بسم اللہ الرحمن الرحیم

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
دواوین اشعارِ ملتان بشست

دُرِّ یتیم

پہلا شعری مجموعہ!

فخر الشعراء فردوسیٔ ملتان سردار غلام حیدر خان یتیم جتوئی مدظلہ

ترتیب

اختر علی خان بلوچ جنرل سیکرٹری سرائیکی اکیڈمی ملتان

پیش کش: سرائیکی اکیڈمی ملتان

مصنف

فردوسی ملتان حضرت غلام حیدر خان
یتیم جتوئی

ترتیب وتدوین

اختر علی خان بلوچ

کتابت ـــــ غادم حسین

طابع ـــــ مولانا منظور احمد الحقر

مطبع ـــــ ہمدرد پریس ملتان شہر

ضخامت ـــــ ۲۲۴ صفحات

تعداد ـــــ ۲۰۰۰

قیمت ـــــ [redacted]

(علاوہ محصول ڈاک)

فہرست ابتدائیہ

ناشر

سرائیکی اکیڈمی

۲۹۔ رائٹرز کالونی ملتان

"جہاں محبت ہے، وہاں خدا ہے"

حکومت، اقتدار اور عروج دھوپ چھاؤں سے بھی زیادہ تیز رو اور فنا پذیر ہوتے ہیں۔ مگر بعض شرفاء ان عبرت افزا ایام میں بھی ایسے دیرپا اثرات چھوڑ جاتے ہیں جو ان کے قابلِ ذکر کاموں کے ساتھ ساتھ انکے ناموں کو بھی زندگی کی علامت بنا دیتے ہیں، ایسے ہی کریم النفس اور شرافت مآب لوگوں میں جناب مکرم ایس ایم عثمان صاحب کمشنر ملتان ڈویژن اور محترم ڈاکٹر امتیاز احمد خان ڈپٹی کمشنر ملتان کے اسمائے گرامی بھی ہیں۔ محبت، خلوص، شرافت اور دیانت کے امتزاج سے اگر کوئی پیکر ترتیب دیا جائے تو بلاشبہ وہ حضرت عثمان اور جناب امتیاز کے روپ میں ہی نمودار ہوگا۔ ان دونو فطرت پرستوں اور انسانیت نوازوں کو سرائیکی تہذیب، تمدن اور سرائیکی زبان و ادب سے جو فطری لگاؤ اور والہانہ شیفتگی ہے اُس کے پیشِ نظر سرائیکی اکیڈمی کی یہ شاہکار پیش کش ان حضرات کے نام نامی سے معنون و منسوب کرنے میں ہم مسرت محسوس کرتے ہیں۔

؎ نہ چشم آستاں بر دارد و گوہر را تماشا کن!

سراپا اخلاص

اراکین سرائیکی اکیڈمی ملتان

گذارشِ احوالِ واقعی

سرائیکی زبان و ادب کے لئے یہ ایک انتہائی خوشگوار اور مسرت افزا علامت ہے کہ گذشتہ چار پانچ برس سے حکومتِ پاکستان کے اربابِ اختیار اور سرائیکی علاقوں کے سرمایہ دار حضرات اس ہمہ گیر دورس اور شیریں زبان کے لئے کچھ نہ کچھ عملاً کرنے لگے ہیں۔ سرائیکی اکیڈیمی ملتان کی درخوست پر اور جناب محترم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب (سی، ایس، پی، ستارۂ قائداعظم) ڈپٹی کمشنر ملتان کی خصوصی توجہ کی بدولت ڈسٹرکٹ کونسل ملتان نے سرائیکی زبان کے نامور محقق جناب ڈاکٹر مہر عبدالحق صاحب (ایم اے پی، ایچ، ڈی، کے بلند پایہ علمی مقالے "ملتانی زبان اور اس کا اردو سے تعلق" کی اشاعت کے لئے گرانمایہ عطیہ منظور کیا، مگر افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف ہمیں اشاعت کے لئے آمادہ کرنے کے باوجود مقالے کے جملہ حقوق اُردو اکیڈیمی بہاولپور کو دے بیٹھے۔ بہرحال مقالے سے مایوس ہو کر ہم نے دوسری سرائیکی کتابوں کی اشاعت کیطرف توجہ دی۔ چنانچہ سب سے پہلے سرائیکی زبان کے نامور اور مقبول جدید شاعر جانباز جتوئی کے فن اور شخصیت پر ایک مختصر مگر جامع کتاب شائع کی جو ہزاروں شیدائیانِ سرائیکی سے خراج تحسین اور سندِ قبول حاصل کر چکی ہے اور جس کی مانگ ابتک شدت سے جاری ہے۔

(در یتیم)



شیخ محمد عثمان کمشنر ملتان



ڈاکٹر امتیاز احمد خان

سی - ایس - پی

ڈپٹی کمشنر ملتان

محبان سرائیکی اور اراکینِ اکیڈیمی نے پرزور مطالبہ کیا کہ سرائیکی زبان وادب کی ایک جامع تاریخ مرتب کرا کے شائع کی جائے کیونکہ وقت اور ماحول اس کے متقاضی ہیں، چنانچہ یہ اہم علمی وادبی خدمت سرائیکی زبان کے بابائے اعظم اور نامور محقق ونقاد جناب صوفی عبدالمجید نازؔ فریدی کو تفویض کی گئی اور وہ بڑی جانفشانی وعرق ریزی سے یہ بلند پایہ محققانہ تاریخ ترتیب دینے میں مصروف ہیں، انشاء اللہ بہت جلد یہ نادر کتاب منظر عام پہ آجائے گی، سرائیکی اکیڈیمی اور سرائیکی زبان کے شیدائیوں کے لئے مقام مسرت ہے کہ سرائیکی کے بزرگ شاعر اور نامور ادیب سردار غلام حیدر خاں یتیمؔ جتوئی نے اپنا کلام بلاغت نظام بمع جملہ حقوق احقر مدیر اختر کو مرحمت فرمایا۔ احقر نے یہ نایاب قومی خزانہ سرائیکی اکیڈیمی کے توسط سے عوام تک پہنچانے کا تہیہ کر لیا اور مقام شکر ہے کہ آج یہ بار گراں ادا کرنے کے قابل ہو سکا ہوں، حضرت یتیمؔ کا کلام جمع وترتیب کے کئی مراحل سے گذر کر آپ کے ہاتھوں میں پہونچ رہا ہے، دراصل ڈاکٹر مہر صاحب کے مقالے سے مایوسی کے بعد مجھے فوراً فردوسیٔ ملتان حضرت یتیمؔ کے کلام جمع کرنے کا شوق دامن گیر ہوا تھا مگر چونکہ یتیمؔ صاحب عالم شباب کا اکثر کلام نذر تغافل کر چکے تھے اور کوئی بھی مکمل بیاض ان کے پاس موجود نہیں تھا اس لئے کئی اقساط میں ان کا کلام جمع ہوتا رہا اور مدتوں بعد "دُرِ یتیم" کی صورت میں

مرتب ہو سکا، گویا ہم نے ہیرے کا ایک ایک موتی جمع کر کے یہ بیش بہا ہار آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے اگرچہ اب بھی یتیم صاحب کا مکمل کلام دستیاب نہیں ہو سکا تاہم مَالَایُدْرَكُ كُلُّهٗ لَایُتْرَكُ كُلُّهٗ کے اصول پر اسی قدر مہیا ہونے کو بھی غنیمت سمجھا جائے، خدا نے چاہا تو باقی کلام "دُرِّ یتیم" کے دوسرے حصے میں پیش کیا جائے گا۔ میں اپنی طرف سے اراکین سرائیکی اکیڈیمی کی طرف سے اور جناب غلام حیدر یتیم کی طرف سے سرائیکی اکاڈمی کے موسس جناب میر حسان الحیدری مہروردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کثرتِ مشاغل اور عدیم الفرصتی کے باوجود "دُرِّ یتیم" کی ترتیب و تدوین میں مدد فرمائی اور ایک بلند پایہ جامع و مبسوط مقدمہ بھی لکھ کر عنایت فرمایا،

ہم اُمید رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی سرائیکی اکیڈیمی کی علمی سرپرستی و نگرانی فرماتے رہا کریں گے:۔ ۵ اجنوری ۱۹۶۷ء

سپاس گزار

اختر علی خان بلوچ

جنرل سیکرٹری سرائیکی اکیڈیمی ملتان

کچھ اپنی زبان میں

فردوسیٔ ملتان فخر الشعراء سردار غلام حیدر خان یتیم جتوئی

مجھے "دُرِ یتیم" کی طباعت و اشاعت کا مژدہ سنکر باب مدینۃ العلوم سیدنا مولائے کائنات حضرت حیدر کرار علیہ السلام کا یہ مقدس قول یاد آرہا ہے کہ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ جس کی ترجمانی حضرت ابو الاثر حفیظ جالندہری نے یوں فرمائی ہے ؎

ارادے باندھتا ہوں سوچتا ہوں توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو جائے کہیں ویسا نہ ہو جائے

کسی شاعر کو یہ تمنا اور آرزو نہیں ہوتی کہ اس کا کلام انکی زندگی میں چھپ جائے۔ میں نے بھی اپنی کم و بیش ستر سالہ عمر میں اپنے کلام کی اشاعت کے بارے میں بارہا سوچا ہوگا۔ مگر انسان کے سوچنے سے کیا ہوتا ہے، مجھ سے بڑے بڑے فنکار۔ قادر الکلام شاعر، بے نظیر محقق اور صاحب طرز ادیب۔ اپنی تخلیقات کو حیات جاوید کا لباس پہنانے پہ سوچ بچار کرتے کرتے آغوش لحد میں جا سوئے اور آج ان کا نام و نشان تک بتانے سے تاریخ قاصر ہے، دنیا نام و نشان پر مٹی جا رہی ہے۔ اور یہ کوئی نہیں دیکھتا کہ اس بے رحم زمانے نے بڑے بڑے نامور

اور قد آور شخصیتوں کے نشان مزار تک کو مٹا دیا۔ کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ؕ کئی دوستوں نے میرے کلام کی طباعت پر کمر باندھی اور بہت سوں نے تو اس منصوبے کا آغاز بھی کر دیا۔ مگر بقول شاعر ؎

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا   جو سُنا افسانہ تھا!

سرائیکی زبان و ادب کے محسن اور میرے مخلص کرم فرما جناب اختر علی خان بلوچ جنرل سیکرٹری سرائیکی اکیڈمی ملتان و مدیر و مالک "اختر" ملتان لائق صد تحسین و آفریں ہیں کہ انہوں نے میرے اس اس پچاس سالہ خواب کو شرمندہ تعبیر کر دکھایا ؎

آفریں بر ہمت بازوئے تو

سرائیکی زبان اگرچہ برصغیر ہند و پاکستان کی سب سے قدیم ترین زبان ہے اور بقول حضرت میر حسّان الحیدری سہروردی "ہند و پاکستان کی اکثر و بیشتر علاقائی زبانوں کی ماں سرائیکی زبان ہے اور ایک وقت میں سارے برصغیر میں صرف اسی پیاری اور شیریں زبان کا راج تھا"

لیکن سرائیکی بولنے والوں کو عدم توجہی اور کوئی ایک مرکز نہ ہونے کی وجہ سے اس زبان کا عظیم لٹریچر نذر فنا ہو کر رہ گیا اور جو کچھ دستبرد زمانہ سے بچ گیا ہے وہ کسی مخلص و بے لوث ناشر کی توجہ کی راہیں تک



فخر شعرا فردوسی ملتان
غلام حیدر خان یتیم جتوئی

رہا ہے، آج بھی ایک سے ایک نایاب ہیرا اور انمول موتی ہمارے علاقوں میں پڑا اسٹر رہا ہے، مولوی عبد الحکیم اچوی کی "یوسف زلیخا" میر لشاہ، اکبر شاہ، مسکین، مولوی نور الدین اور طالب و جلال شاہ کی مثنوی "سسی پنوں" باغ شاہ قریشی کی مثنویاں، حضرت حافظ جمال اللہ" منشی خواجہ غلام حسن گامن"، حضرت حسن پروانہ ملتانی" حضرت علی حیدر" ایسے باکمال شعراء کے دواوین، ملک الشعراء نوروز حضرت دیوان خوشدل سید ولایت شاہ حضرت پرجوش، پردرد، دلسوز، عمر خان شاہد، حضرت کہتر، گلشن، منشی گل محمد فائق، خادم، حضرت مونس اور ہمارے علاقے کے مخیر علم نواز نواب سردار کوڑیخاں مرحوم جتوئی ایسے ارباب فضل و کمال کا کلام اگر منظر عام پر آجائے تو آج بھی سرائیکی زبان دوسری علاقائی زبانوں کی صف میں سب سے نمایاں اور ممتاز مقام حاصل کر سکتی ہے، بہر حال سرائیکی اکیڈیمی کے سیکرٹری جنرل نے اس خاکسار کے پہلے مجموعہ کلام کو اپنے انتظام و اہتمام سے شائع فرما کر ایک اچھی مثال قائم کی ہے اور خدا کرے یہ روایت پوری آب و تاب کیساتھ آگے بڑھتی رہے، غالباً جنوری ۱۹۶۷ء میں جناب اختر علی خاں مدیر "اختر" ملک کے نامور ادیب صاحب طرز صحافی، خوشگو شاعر اور سرائیکی و سندھی زبان کے بلند پایہ محقق و نقاد جناب امیر البیان میر

میر حسان الحیدری صاحب سہروردی (سابق مدیر اعلیٰ "آستانہ ذکریا" و "طوفان" ملتان) کے ہمراہ خاکسار کے غریب خانے پر تشریف لائے تھے، اسی ملاقات میں انہوں نے میرے کلام کی اشاعت کا منصوبہ سوچا اور مجھ سے بیاض دینے کا کہا۔ میں نے اگرچہ اس وقت محض بے دلی سے اپنے کلام کا مسودہ ان حضرات کے حوالے کر دیا تھا مگر آج "دُرِ یتیم" کو اس خوبصورتی صفائی اور نفاست سے چھپا ہوا دیکھ کر دل باغ باغ ہو رہا ہے خدا کرے یہ حضرات اپنی تمام تر توجہات اسی طرح سرائیکی زبان پر مبذول فرماتے رہیں۔ آمین

"دُرِ یتیم" میرا مجموعۂ کلام ہے میں اس کے بارے میں کچھ اپنی زبان سے کہہ نہیں سکتا۔ نقادوں کی رائے کا منتظر رہوں گا۔ ہاں البتہ چند ایک باتیں گوش گذار کرنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ سمع خراشی معاف فرمائیں گے

(الف) میں نے زندگی بھر نہ تو لالچ کی بنا پر کسی کی ناجائز مدح کہی ہے اور نہ ہی کسی ہمعصر کی ہجو لکھی ہے ہاں البتہ بعض شخصیات سے ایسے روحانی، قلبی، مشربی اور قومی و علاقائی تعلقات ہیں کہ ایک شاعر کی حیثیت سے ان پر بے ساختہ کچھ نہ کچھ ہو گیا ہے۔ اور اسے اپنی فطری شاعری کا ایک ضروری حصہ سمجھ کر شریک اشاعت کر رہا ہوں۔

سردار کوڑے خاں جتوئی، خانصاحب غلام رسول خان، سردار

سید خاں جتوئی، سردار نصر اللہ خاںؒ، خواجہ پیر سیرانیؒ، خواجہ پیر پٹھانؒ
"مُری کنوار طبیا خیا" اور "جے شاہین بستے" اسی قبیل کی نظمیں ہیں
میں آخر گوشت پوست کا انسان ہوں، نفرت و محبت کے جذبات
خداوند قدوس نے میرے دل میں بھی رکھے ہیں پھر کیوں نہ میں اپنے
ان فطری جذبات کا اظہار کرتا۔ کسی کی توہین یا دلآزاری میرے
مذہب میں حرام ہے، مگر باوجود اس کے ؎

"کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے"

نوابزادہ سردار نصر اللہ خانصاحب جتوئی مرحوم میری قوم
کے سردار تھے۔ میرے محسن غمگسار اور مخلص ترین ممدوح تھے، وہ
ایک نواب ہی نہیں بلکہ صاحب دِل پاک طینت اور پاکباز انسان
بھی تھے، وہ ایک سرمایہ دار ہی نہیں بلکہ صاحب علم، علم نواز اور
بذلہ سنج دوست بھی تھے، ان کی ان خوبیوں نے اِن کی مجلس کو ایک
باوقار شاہی دربار اور علمی مجلس بنا دیا تھا۔ جہاں دور دراز سے ارباب
کمال اور صاحبان فن آ کر مہینوں اُٹھنے کا نام نہیں لیتے تھے، اُن
کی وفات کے بعد میری الہامی شاعری کے سوتے ہی خشک ہو گئے۔

بس اب تو برائے نام جی رہا ہوں ورنہ دل میں حسرت یہی ہے کہ اِن
یاران تیز گام کا پیچھا کر کے میں بھی محبوب پس پردہ محمل کی ایک جھلک

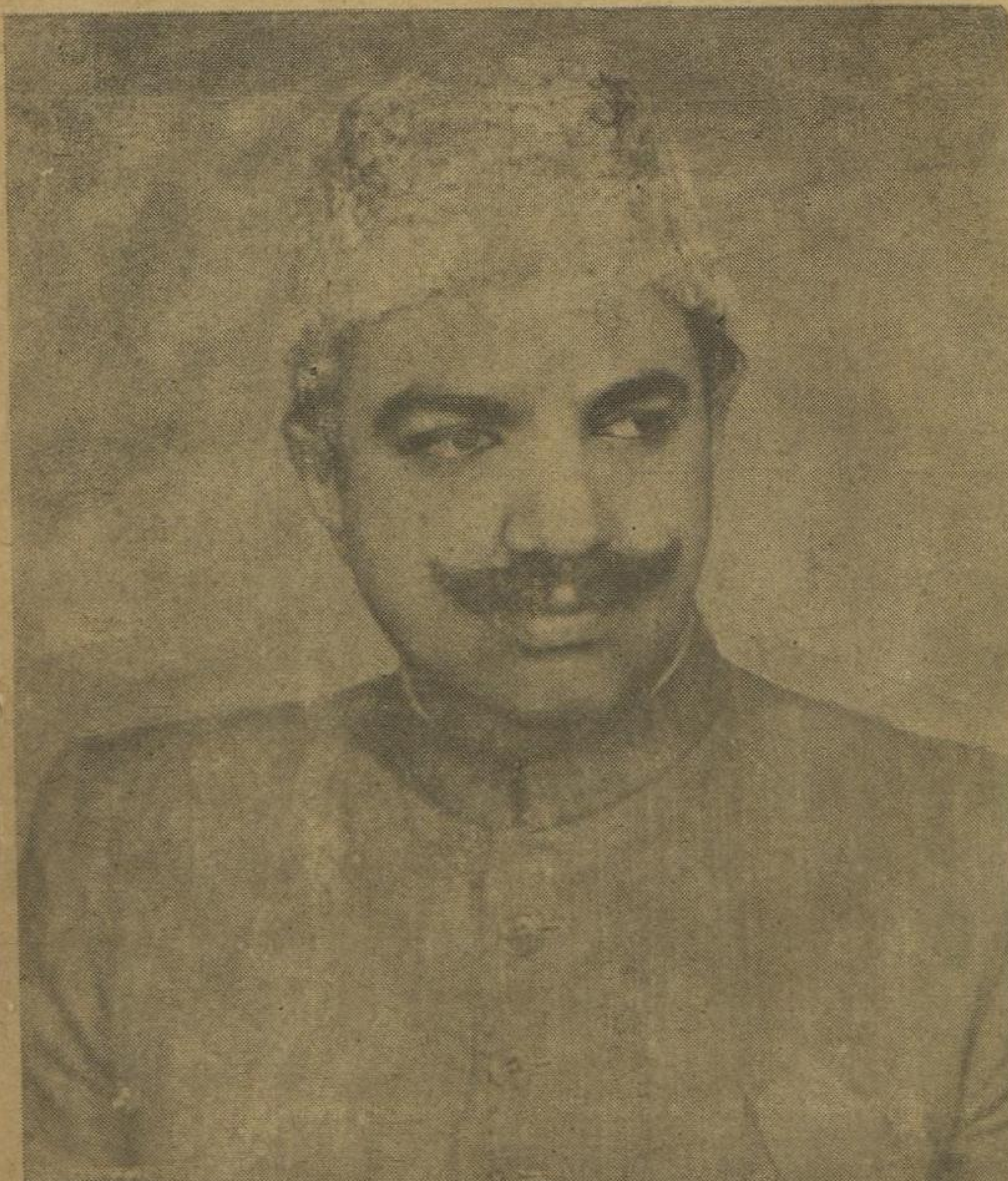
دیکھ کر اپنی جان دیدوں اور پھر بجا طور پہ یہ کہہ سکوں ؎

سر در قدم یار فدا شد چہ بجا شد

خلد آشیانی سردار نصر اللہ خان کے لائق احترام فرزند اکبر سردار نذر محمد خانصاحب کا بے حد ممنون اور متشکر ہوں کہ وہ "دُرِ یتیم" کی طباعت و اشاعت کیلئے سراپا توجہ بنے رہے، سردار سعید احمد خاں جتوئی۔ سردار عطا محمد خان کو تہ جناب۔ سردار شاہنواز خان صاحب صاحبِ دِل بزرگ سردار غلام سرور خان اور عزیزانِ گرامی غلام حسین خان و غلام عباس خان سلمہما کا بھی تہِ دِل سے شکر گذار ہوں کہ ان حضرات نے نایاب کلام کی فراہمی سے لیکر "دُرِ یتیم" کے منظرِ عام پر آنے تک قدم قدم پہ خاکسار کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے یہ سب حضرات میری قوم کے درخشاں ستارے ہیں، اگر یتیم کے کلام کو زندہ رکھنے کیلئے ان کے دلوں میں تڑپ نہ ہوتی تو اور کن کے دلوں میں ہو سکتی تھی؟ ؎

خوش رہو اہلِ جتوئی مجھ کو زندہ کر دیا

(ب) مجھے کسی بزرگ شاعر سے تلمذ کا شرف حاصل نہیں ہے، البتہ ملک الشعراء حضرت نوروز کی صحبت میسر آئی اور انہیں اپنا بچگانہ کلام سنا کر ان سے داد بھی لی اور کچھ ہدایات بھی حاصل کیں، ویسے طبعِ رسا نے ہر استاد سے فیض پایا۔ حضرت خواجہ فریدؒ، حضرت مولوی لطف علیؒ



سردار نصراللہ خان جتوئی (مرحوم)

اور جناب نوروز کے کلام کو اپنا رہبر تسلیم کرتا ہوں۔ اگرچہ نوخیز شعراء کے کلام پر کم اصلاح دیتا ہوں لیکن سردار عطا محمد خان صاحب کوثر آدر عزیزی نور محمد نور وغیرہ ایسے چند ایک جدید شعراء ایسے ہیں جو باقاعدہ حلقہ شاگردی میں داخل ہیں۔

اب میں قارئین کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا آخر میں صرف ایک گذارش ہے کہ خاکسار اور "دُرِ یتیم" کی طباعت و اشاعت میں حصہ لینے والے حضرات کو دعائے خیر میں یاد رکھا جائے کہ یہی حاصل سخن اور مقصودِ حیات ہے اور اللہ بس باقی ہوس۔

خاکسار
غلام حیدر یتیم

فردوسیٔ ملتان بھی دبستان ہے

اثر خامہ

میر حسّان الحیدری سہروردی مونس سرائیکی اکیڈمی پاکستان

مجھے سرائیکی زبان وادب کے قدیم وجدید اور مطبوعہ وغیر مطبوعہ لیٹریچر کی تلاش وجستجو کے دوران ایک ایسے علاقے میں بھی جانا پڑا جو مردم خیزی کے لحاظ سے متمدن ومہذب علاقوں کا ہم پایہ سر سبزی وشادابی کی حیثیت سے کشمیر جنت نظیر کا ہمسر اور شعر گوئی وشعر فہمی کے سلسلے میں دلّی ولکھنؤ کا مثیل ہے. زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں. یہ علاقہ ضلع مظفر گڑھ کی جنوب مغربی تحصیل علی پور کے چند قصبات پر مشتمل ہے. جنمیں جتوئی، جھگی والا. دولت واہن وڈّو والہ. شہر سلطان اور خود علی پور سر فہرست ہیں، اسے وادیٔ پنجند کا علاقہ کہا جائے تو بیجا نہ ہو گا. اس علاقے نے خان بہادر محسن الملک نواب سردار کوڑیخان جتوئی ایسے حاتم دوران فرزند پیدا کئے جن کی مثال یو. پی. سی. پی اودھ جیسے علم پرور خطوں میں بھی کمیاب بلکہ نایاب ہے. لطف کی بات یہ ہے کہ سردار کوڑیخان صرف مخیّر علم پرور اور سیاستداں ہی نہیں تھے بلکہ صاحب فکر اور

خوشگو شاعر بھی تھے۔ موصوف کا نایاب قلمی دیوان خاکسار کے کتاب خانے کی زینت ہے۔ اس خاک پاک نے حضرت مولانا کہتر مرحوم، حیدر بخش مونس۔ زخمی آخیر لوپری، آصف بیلوی سفری۔ خادم بیلوی ایسے کئی نغز گو شعراء سرائیکی زبان کو عطا کئے۔ جھگی والا کے مولانا غلام حسین صاحب قبلہ اپنے وقت کے جید اور متبحر عالم ہی نہیں بلکہ صاحب نسبت بزرگ بھی تھے۔ جن کے شاگرد رشید مولانا نبی بخش مشتاقؔ بلند پایہ شاعر ہیں۔ اسی علاقے میں پاکستان کا وہ قابل فخر اور لائق احترام فرزند پیدا ہوا جس نے تحریک پاکستان میں بڑے بڑے جغادری ہندو سیاستدانوں کو پٹخنیاں دیں۔ اور کئی یونینسٹ مسلمان لیڈروں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے لا کھڑا کیا۔ میری مراد خاندان سردار کوڑے خان مرحوم کے ایک ہونہار فرزند نواب زادہ سردار نصر اللہ خاں جتوئی مرحوم کی ذات گرامی سے ہے۔ اس علاقے کی ان تاریخی حیثیتوں پر اس بات نے تو سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ فردوسیٔ ملتان سردار غلام حیدر خان یتیمؔ بھی اسی علاقے کے ایک قصبے وڈو والا میں پیدا ہوئے اور تا حال وہیں قیام پذیر ہیں، چنانچہ اسی سفر کے دوران حضرت یتیمؔ کی بارگاہ میں بھی حاضری دی۔ یتیمؔ کا کلام اولاً مجھے ایک صاحب ذوق دوست نے غالباً

۱۹۵۳ء میں سنایا تھا جبکہ میں ایک طالب علم تھا، مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ جب سے اب تک یتیمؔ میرے قلب و ذہن پر چھایا ہوا ہے گو زمانہ نے ہزاروں رنگ بدلے اور حادثاتِ وقت نے کبھی یکسوئی و فراغت سے ہمکنار نہ ہونے دیا مگر باایں ہمہ یتیمؔ اور اس کے کلام کو فراموش نہیں کر سکا۔ غالباً اس لئے کہ ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

شاید اسی رابطۂ قلبی اور فکری ہم آہنگی کا نتیجہ ہے کہ سرائیکی اکیڈمی ملتان کے سیکرٹری جنرل اور سرائیکی زبان کے بلند پایہ مجلہ "اختر" ملتان کے مدیر اعلیٰ جناب اختر علی خان نے حضرت یتیمؔ کے پہلے مجموعۂ کلام "دُرِ یتیم" کا مقدمہ لکھنے کی سعادت بھی خاکسار کو بخشی، میں حیران ہوں کہ "مدیر اختر" کے اس اقدام کو احسان سمجھوں یا امتحان تصور کروں، یتیمؔ بلاشبہ سرائیکی زبان کے فردوسی ہیں۔ مگر وائے حسرت کہ میں محمود غزنوی نہیں ہوں جو کم سے کم زر و جواہر سے ان کا دامن بھر سکتا اور افسوس بالائے افسوس کہ میں نہ تو شبلی نعمانی ہوں کہ شعرالعجم کے پایہ کی کتاب لکھ کر "فردوسیٔ ملتان" کو زندہ کر سکونگا اور نہ ہی حافظ محمود شیرانی ہوں کہ تنقید شعرالعجم قسم کی کوئی چیز لکھ کر کسی محمود غزنوی کا دامن ان کی زد سے بچا سکتا۔ بہرحال دُرِ یتیم آپ ہی

اپنی تنقید ہے اور آپ ہی اپنی تعریف، حسن اتفاق دیکھئے کہ سردار غلام حیدر خان جتوئی نے آج سے پون صدی پیشتر اپنا تخلص محض اس بنا پر "یتیم" تجویز فرمایا کہ دنیا ان کے مجموعۂ کلام کو بلا مبالغہ "دُرِّ یتیم" کہہ سکے اور یہ تو سب جانتے ہی ہیں کہ "دُرِّ یتیم" ہمیشہ "خاصے کی چیز" ہوتی ہے، سردار غلام حیدر خاں یتیم آج سے تقریباً ستر برس قبل ۱۸۹۸ء میں بلوچ قوم کے ایک نامور قبیلے جتوئی کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے. اس دور کے ملتان و مظفر گڑھ کی پستی و زبوں حالی سے کوئی باعلم بے خبر نہیں. عوام میں تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر تھا. انگریز کا پنجۂ استبداد مقامی لوگوں کی تہذیب و تمدن کے صحت مند جسم میں پیوست ہو چکا تھا، مگر خدا جنت نصیب کرے. سردار کوڑے خان جتوئی مرحوم کو کہ انہوں نے اپنے علاقے کے نادار اور بے حیثیت لوگوں کی دینی و دنیوی تعلیم کا خوب اہتمام کر رکھا تھا، ان کے جاری کرائے ہوئے دینی مدارس اور انگریزی اسکول برابر اپنا علمی فیض بلا امتیاز عام کر رہے تھے، یتیم صاحب نے بھی انہی مدارس سے ابتدائی عربی تعلیم حاصل کر کے ورنیکلر مڈل پاس کیا اور محکمہ تعلیم میں مدرس ہو گئے. زندگی بھر شعر کہتے اور لڑکے بالے پڑھاتے رہے، اردو کے تلوک چند محروم

آنجہانی اور سراسیمگی کے، غلام حیدر یتیم کا ذوق شعری دیکھ کر اس حقیقت کو افسانہ کہنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے کہ "شعر مرا بمدرسہ کہ بُرد" کیوں کہ یہ دونوں بلند پایہ شاعر زندگی بھر مکتب و مدرسہ کی فضا سے وابستہ رہنے کے باوجود سخن فہم بھی تھے اور سخن سنج بھی مگر شاید اس کا ایک سبب یہ بھی ہو کہ اُس دور کے اہلِ مدرسہ طلبار کا گلا گھونٹنے کی بجائے انہیں صدائے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا خوگر اور عادی بنانے کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرتے تھے!

یتیم کا مجموعہ کلام ایک جنگل اور صحرا ہے، جہاں خوشبودار پھول بھی ہیں اور محض خوشنما پھول بھی پھلدار پودے بھی ہیں اور شجرِ سایہ دار بھی، جھاڑ جھنکار بھی ہے اور مفید عام و خاص جڑی بوٹیاں بھی اس گھنے جنگل کی سیر کرنے کو ہر ایک کا جی چاہتا ہے مگر اس بادیہ پیمائی کے لئے وقت بھی چاہیئے اور جگر بھی یتیم نے غالباً چودہ، پندرہ برس کی عمر میں شعر گوئی کا آغاز کیا اور اب تک وہ بلا توقف شاعری فرما رہے ہیں اس پون صدی میں انہوں نے کیا کچھ نہیں کہا ہوگا؟ ہر صنفِ سخن میں انہوں نے طبع آزمائی کی ہے، کافیاں (غزلیں) دوہے (رباعیات) بند (قطعات) بحریا وار (طویل قطعہ بند) مولود (نعت) قصیدے، مثنوی، مخمس، مسدس، مراثی، مناقب

سلام ، سہرے ، غرض کونسی صنف ہے جو یتیم کی دستبرد سے بچ گئی ہو؟ مگر افسوس کہ ان کا کلام ضائع ہونے سے نہ بچ سکا اور تقریباً دو تہائی کلام کا خود ان کو بھی علم نہیں کہ کہاں گیا اور کیسے گیا؟

جناب اختر علی خان صاحب لائقِ تحسین اور قابلِ داد ہیں کہ کئی برسوں کی مسلسل تگ و دو کے بعد ان کا پہلا مجموعۂ کلام "دُرِّ یتیم" کے نام سے منظرِ عام پر لا رہے ہیں ؏

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

یتیم صاحب نے جس ماحول میں آنکھ کھولی وہاں شعر و نغمہ کی گھن گرج نے پورے ماحول کو متاثر کر رکھا تھا۔ اگر ایک طرف خواجہ غلام فرید کی شاعری کا سورج نصف النہار پر چمک رہا تھا تو دوسری جانب حضرت نوروز کے نغمے فضا میں چہچہے بکھیر رہے تھے۔ ایک سمت جامپور میں جان محمد گداز کی درد بھری پر سوز شاعری نے شعلے دہکا رکھے تھے تو دوسری طرف امام بخش خان دلسوز نے ڈیرہ غازیخان کو اپنے قطعات اور مراثی سے گرما رکھا تھا!

آصف میلوی ، حیدر بخش مونس ، زخمی خیر لودی ، اللہ بخش خادم مکھن بیلوی اور مولوی نبی بخش مشتاق وغیرہ ایسے باکمال شعراء کی صحبت نے حضرت یتیم کی طبعِ رسا پر تازیانے کا کام کیا۔ اس پر طرہ یہ کہ

یتیمؔ صاحب ابھی مڈل کلاسز میں زیرِ تعلیم تھے کہ سرائیکی زبان کے ملک الشعراء حضرت میاں محمد بخش نوروزؔ کی خدمت میں باریابی کا شرف ملا۔ ہوا یوں کہ سردار کوڈے خان جتوئی کی راجدھانی شہر جتوئی میں حضرت پیر منگل شاہ علیہ الرحمۃ کے مزار پر میلہ لگتا تھا۔ جسمیں دور دراز سے قلندر منش فقراء جمع ہوتے تھے غالباً ۱۵-۱۹۱۴ء کے میلے میں معلوم ہوا کہ ملک الشعراء نوروزؔ بھی تشریف لائے ہوئے ہیں جو کہ ہمیشہ اِس خانقاہ پر کئی کئی مہینے تک فروکش رہتے تھے، یتیمؔ صاحب بھی لرزاں وترساں نوروزؔ صاحب تک جا پہونچے، نوروز صاحب کو یہ معلوم ہو کر مسرت ہوئی کہ یہ نوخیز طالب علم بھی شاعری سے شغف رکھتا ہے چنانچہ یتیمؔ صاحب کے مُبتدیانہ اشعار سن کر حضرت نوروزؔ نے خوب داد دی اور جوہر شناس کی اس داد نے سرائیکی زبان کو یتیمؔ ایسا بلند پایہ نغز گو شاعر عطا فرمایا گویا ؎ اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تُست

حضرت یتیمؔ کی مُتنوّع بوقلموں اور ہمہ گیر شاعری پر ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے، اس مختصر سے مقدمہ میں ان کی شاعری کے محاسن کو کسی صورت بھی اجاگر نہیں کیا جا سکتا، یتیمؔ کی شاعری اس قدر پُرکار اور مُتنوّع ہے کہ میں ان کو اردو کے کسی ایک شاعر کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیلئے پیش نہیں کر سکتا۔ وہ اگر فطرت پرستی و مناظر نگاری میں

نظیر اکبر آبادی ہیں تو غزل میں سرائیکی زبان کے مومن و داغ ہیں۔
نعت گوئی میں ان کا مقابلہ اگر امیر مینائی سے کیا جا سکتا ہے۔ تو
نظم میں شاعر انقلاب جوش ملیح آبادی کے ہمسر ہیں میرے نزدیک ان کا
اصل میدان قطعہ اور رباعی کا میدان ہے جس میں ان کا کوئی ہمسر و ہم پایہ
نظر نہیں آتا۔ ان کے قطعات و رباعیات کو فارسی کے حضرت ابو سعید
ابوالخیر حضرت خیام اور سرمد شہید کی رباعیات کے مقابلہ میں رکھا جا
سکتا ہے لیکن یہاں بھی ایک مشکل پیش آتی ہے اور وہ یہ کہ ان اصحاب
ثلاثہ کی رباعیات کے موضوع محدود تھے ایک صرف توحید و تصوف کے
کوچے میں چکر کاٹتے رہے دوسرے نے مئے و میخانے سے واسطہ رکھا۔
اور سرمد شہید نے بھی غم دوراں سے زیادہ غم جاناں کو اپنانے کی کوشش کی
مگر حضرت یتیم نے بقول خواجہ حسن نظامیؒ چاکلیٹ سے خدا تک کے موضوع
پر رباعیات کہیں اور ایسے انداز میں کہیں کہ باید و شاید۔ دیکھئے یتیم کس
انداز اور وسیع درجے کے ساتھ کسان سے مخاطب ہیں کیوں کہ وہ خود ایک زمیندار
اور کسان ہیں انہیں ہم پیشہ مظلوم کسان کی حالت کا بخوبی پتہ بھی ہے، اور
اس کا احساس بھی اگر آپ ذرا بھی غور کریں تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ یتیم نے

کاغذ پہ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کر

الف اُٹھ کسان غریب تُساں ہتّاں مٹیاں ٹنگ منگھا نڑیاں تے

چھٹی لُٹی گئی غلہ غرق ہویا اُسٹوں تیل تھیا وچ گھانڑیاں تے
مکھن تول گیے کھٹے دار تیڈے باقی مکھیاں بھیاں منڈھانڑیاں تے
مجھے بیٹ یتیم خراب ہویوں ہڈیں آپ تے ڈوہ مہانڑیاں تے

ترجمہ " اے نیند کے ماتے غریب کسان اٹھ تو نے تو دودھ بلونے کے مٹکے بھی خوب مانجھ کے صاف کر کے ٹنگنیوں میں اُلٹے لٹکا رکھے ہیں تیری تو کپاس بھی لوٹی گئی - تیری خوراک کا اناج بھی غرق ہو گیا تیرے سرسوں اور تارے میرے سے لوگوں نے کولہو کے ذریعے تیل نکلوا کر چاندی ہی چاندی کمائی ہے. تیرے تکم سیر جانوروں کے دودھ سے نکلا ہوا مکھن قرضخواہ مہاجن (بصورت موجودہ مسلمان ساہوکار) تول کر لے گئے اور اب تو دودھ بلونے کی خوبصورت زرین مندھانیوں پر صرف مکھیاں بھنبھنا رہی ہیں. سارے جتن کر کے بھی تو بھوکا ہی رہا۔

اے یتیم سچ تو یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھوں ڈوب کر الزام ملاحوں پر لگا رہے ہو اور یہ تو سب جانتے ہی ہیں کہ ؎

خود کردہ را علاجے نیست

بلامبالغہ یتیم استاد الشعراء اور سرائیکی زبان کا فردوسی ہے. اس نے سرائیکی تہذیب و ثقافت کو اپنی شعری کے ذریعے حیاتِ دوام بخشی ہے وہ ایک محبِ وطن شاعر ہے اور اسے اپنے وطن کے ایک ایک ذرے سے

بے حد انس اور پیار ہے چنانچہ ان کی شاہکار نظم "چیڑی دا گھر" (چڑیا کا گھونسلا) میں حب الوطنی کے سچے جذبات اور بے لوث احساسات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔ "شاہین لبس" "ڈیہ گز گھگھرا" "مُری کنوار طباخیا" "شکار نامے" "پہاجیں دھیڑا" "ڈنڈاں بغیر بندہ" "منڈی گوہ گیر گھوڑی" "جتوئی دا میلہ" "ان پڑھ جٹی دا خط یار دے ناں" "کنواری دی فریاد" "اپنا غریب خانہ" "لال بیگی بے شناس" "بگلے بھگت کھجی" اور اس قسم کی دوسری بے شمار نظموں میں حضرت یتیم نے اپنے معاشرے اور سرائیکی تہذیب و تمدن کی عکاسی جس چابکدستی اور خوبی سے کی ہے اس کا مقابلہ بہت کم سرائیکی شعرا کر سکتے ہیں اب میں زیادہ دیر تک قارئین اور "دُرِ یتیم" کے درمیان حائل ہونا نہیں چاہتا کہ حضرت یتیم کے ایک تلمیذ رشید اور سرائیکی زبان کے نامور شاعر حضرت کوثر جتوئی کا ایک قطعہ جو انہوں نے حضرت یتیم کی شخصیت اور فن کے بارے میں کہا ہے، ضیافت طبع کے لئے پیش کر دوں!

یتیم استاد ہے میڈا جے حق دی کئی پرکھ ہووے
کئی منظر ڈکھا سگدے جے ڈیکھݨ والی اکھ ہووے
الاوݨ ڈھیر کیا فائدہ؟ ہوندے عطراں دے ہن قطرے
لکھیں دی دُھنج ڈکھالے کیوں پلے جیندے نہ کَکھ ہووے

تو ڑیں سرخاب دے لاپر ڈِکھا مستی رِجھادِن پئے
او ڈِیوا کون ڈِسماوے جینکوں اللہ دی رکھ ہووے

ترجمہ :۔ یتیم صاحب میرے اگرچہ اُستاد ہیں لیکن جسے بھی حقیقت کی پرکھ ہو وہ بلا مبالغہ یہ کہہ سکے گا کہ حضرت یتیم نے اپنی شاعری میں اپنے ماحول اور تمدن کی پوری منظر کشی کی ہے وہ ہر صنف اور ہر بحر پر قدرت رکھتے ہیں اور ہر منظر کی عکاسی کر سکتے ہیں. زیادہ بات بنانے کی کیا ضرورت ہے۔

"مشک آنست کہ خود ببوید"

جس کے پلّے میں تنکا بھی نہ ہو اور وہ لاکھوں کی بات کرے تو یہ بوالفضولی ہے ایسے ہی جو لوگ سرخاب کے پر لگا کر اور نٹوں کی طرح اسٹیج پر تھرک تھرک کر لوگوں کو رجھاتے ہیں وہ حضرت یتیم کا ادبی مقابلہ نہیں کر سکتے بھلا جس چراغ کا محافظ خود خدا ہو وہ کیسے گل ہو سکتا ہے؟

حضرت یتیم کے بارے میں کوثر صاحب کے اس قطعہ کے بعد کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں. خدا کرے حضرت اختر علی خاں جنرل سیکرٹری سرائیکی اکیڈمی کی یہ عظیم پیش کش قبول عام کی سند حاصل کرے اور وہ سرائیکی زبان کے دوسرے شاہکاروں کو پیش کرنے کے قابل ہو سکیں آمین

ہیچمداں :۔ **میر حسان الحیدری**

جنوری ۱۹۷۶ء چانڈیہ ہاؤس ابا وڑو، ضلع سکھر

عاصی کرنالی

اعترافِ فن

فن تیرا برائے زندگی ہے
تخلیق، زباں سے بولتی ہے
مدہوشی و بے خودی کا کیا ذکر
اک موجِ محیطِ آگہی ہے
ہے دُرِّ یتیم تیرا ہر شعر
دل تیرا وہ بحرِ شاعری ہے
ہر لفظ میں ہے بلا کی تاثیر
ہر غنچہ یہاں شگفتنی ہے

اللہ رے سوز آفرینی!
ہر پھول کی آنکھ شبنمی ہے
ہے تیرا ادب حیات کا عکس
آئینے کا کام بھی یہی ہے
ہر راہ ترے قلم سے پامال
معراجِ سخن تجھے ملی ہے
اشعار ترے دلوں میں محفوظ
اِس رتبے کا نام "دلبری" ہے
ہر فکر و نظر کی ظلمتوں میں
تُو ایک منارِ روشنی ہے

فہرست

اشاراتِ کلام

سرائیکی زبان و ادب کے شائقین کی مدتوں کی

آرزو پوری ہو گئی

سرائیکی قاعدہ

مرتب و موجد :- امیر البیان میر حسّان الحیدری

یوں تو سرائیکی زبان کے قاعدے تقریباً ایک صدی قبل سے منظرِ عام پر آنے لگے ہیں مگر بعض فنی و تعلیمی خامیوں کی وجہ سے کوئی قاعدہ مقبولِ عام اور رائج نہ ہو سکا یہی وجہ ہے آجتک سرائیکی زبان کا کوئی رسم الخط مقرر نہیں ہو سکا حضرت امیر البیان نے ان تمام قاعدوں کے فنی و تعلیمی نقائص کا جائزہ لینے اور پاکستان کے ممتاز ماہرین لسانیات سے تبادلہ خیال کرنے کے بعد یہ انوکھا، آسان اور مقبول عام قاعدہ مرتب کیا ہے جسے غیر سرائیکی علاقوں کے اہلِ علم بھی بخوبی سمجھ سکتے ہیں، واضح رہے کہ حضرت امیر البیان سرائیکی زبان کے محقق سندھی، بلوچی، پشتو اور بنگالی کے صاحب علم ماہر ہیں۔

یہ قاعدہ عنقریب منظرِ عام پر آرہا ہے

اپنے آرڈر جلد بک کرا لیجئے :



اوّل

حمد ربّ دی آکھاں

اللہ ہی اللہ

الف احد ب بیحد برتر، رتبہ پ پرور دا

ت توفیق رکھیندے وحدت ہمسر ہوے نہ دھر دا

ث ثابت ہے قدرت قادر صادر صاحب اثر دا

ج جلال جلیل قدر بے مثل مثال نظر دا

ح حاکم حق پاک حقیقی دعوے حق ز آور دا

خ خالق مخلوق تمامی بالک زیر زبر دا

د دلال دلاندا والی بجھدا راز اندر دا

ذ ذبیح اللہ دے کیتے حکم خلیل تے کردا

ر رازق رب رہبر ہادی شان قرآن اُتردا

ز زور آور زمین زمن لتے لہندے تائیں ابھردا

س سُہاگ ڈوہاگ دا سائیں آمر آپ اَمردا

ش شہنشاہ شاہد واحد ناظر بحر تے بردا

ص صرّاف حقیقی پرکھے فرق ہیں گوہردا

ض ضعیف جوان دا مولا ط طالع انوردا

ظ طالب مطلوب ملیندا ڈے مطلب دلبردا

ع عدل دا عادل عالی علم رکھے ہر ہردا

غ غنی توحید خزانہ بیحد رب اکبردا

غ غفار قہار قدیمی موجد شمس قمر دا

ف فردوس جہنم والا ناظم نور سقر دا

ق قلم ڈِے شاعر کوں کرے کاتب نظم نثر دا

ک کریم رحیم سنیندے آپ ہے خود در پر دا

گ گناہ کر معاف ڈیوے رکھ شان نبی سرور دا

ل لہا در فلکاندے دیدار کرے سانور دا

م محمدؐ والا مولا عاشق پیغمبر دا

م مصور موجد منبع آلی تے کہتر دا

ن نوا سلطانیں کوں بھر ڈیوے پانی زر دا

و ولایت مدنی دا سر عرشاں نال ٹکر دا

ہ ہک ہے ہک ہر دَم ہک ہے ہک ہر وقت نظر دا

ی یاور ہے یاد رکھیندے جو جو فعل گذر دا

قائم دائم قابض قادر راقم حرف سطر دا

قُدس قدوس مقدس اقدس عالم علم ہنر دا

آپ رقیب حبیب حبیبے شید النور دا

رافع دافع فاتح غالب آپ خبیر خبر دا

ہے اکبر متکبر حاکم نہیں کہیں کنوں ڈر دا

تخت نشین گدا گر جوڑے حاکم جوڑے بر دا

تابع جن انسان پری بے رنگی دے رنگ بھردا

کر پیدا پھر آپ سمجھالے جو چھپیا سو مردا

کیا خاکی کیا ناری نوری حافظ حجر شجر دا!

گذری عمر امیداں اندر آسرا ہیں ہک در دا

باغ میڈے وچ باد خزاں کھتی پھل پھل نہیں نظردا

نال اکھیں دے ڈیکھ گھناں ہا نخل مراد ثمر دا

دیر نہیں تیں داور کوں جے بخش کریں گل تر دا

بے اولادی ناشادی بربادی درد جگر دا

رحمت نال ونجا سگدیں ایہہ کاری داغ قبر دا

میم طبیب حبیب دا صدقہ صُدقہ آل اطہر دا

ہی صدقہ چوں یاراں دا بوبکرؓ عثمانؓ عمرؓ دا

صَدقہ حیدرؓ شاہ مَردان دا بی بی دے شوہر دا

صَدقہ حسنؓ حسینؓ شہیداں صَدقہ سائیں اصغرؓ دا

صدقہ عباسؓ دے سہرے بانہاں ہی صدقہ سبھ صفدر دا

سبحانیؒ محبوب دا صدقہ شاہ بغداد نگر دا

دافع مونجھ دفع کر میڈی پر جو ڑیں بے پر دا

صدقہ شاہ اجمیرؒ ولایت لوز بی مظہر دا

صدقہ پیر جلال الدینؒ جو والی اوچ الور دا

صدقہ شمس الدینؒ جیلانی سبحانی جوہر دا!

صَدقہ محکم الدینؒ کھرل دا سیری نور سحر دا

صَدقہ فخر فریدؒ تے نازکؒ صدقہ کوٹ شہر دا

صَدقہ پیر مہارؒ ملاح دا صدقہ خضر بحر دا

کامل پیر پٹھانؒ دا صدقہ صاحب ذوق فقر دا

صدقہ پیر کورتبجے دا سائیں ہوتؒ مٹھے منظر دا

صدقہ فرشاں فلکاں دا شب روز تے شام سحر دا

چنبر چرخ محیط دا صدقہ مرکز تے محور دا

کُلہم کائنات دا صدقہ کیا پردہ در پردا

صدقہ نظم نظام حقیقی صدقہ پیغمبر دا

نیں بھیج بہاراں رول خزائیں ڈکر خار ضرر دا

ہک سامان تمنا گل دی بلبل رہیا پنجر دا

پر بھن تے پرواز کرے کیا زور لگے نہ زر دا

حیلے بانڑ ہزاراں ہاریم بھر پانی در در دا

تیں دا اور بن در نہ ہیا کئی ڈے میوئی کئی ور دا

مُراں نہ تھی لاولد خدایا رو رو زاریاں کردا

معاف خطا کر بخشش عطا کر بندہ تیں پرور دا

مصرعے مست یتیم تیڈے جوں ہُلا مشک عنبر دا

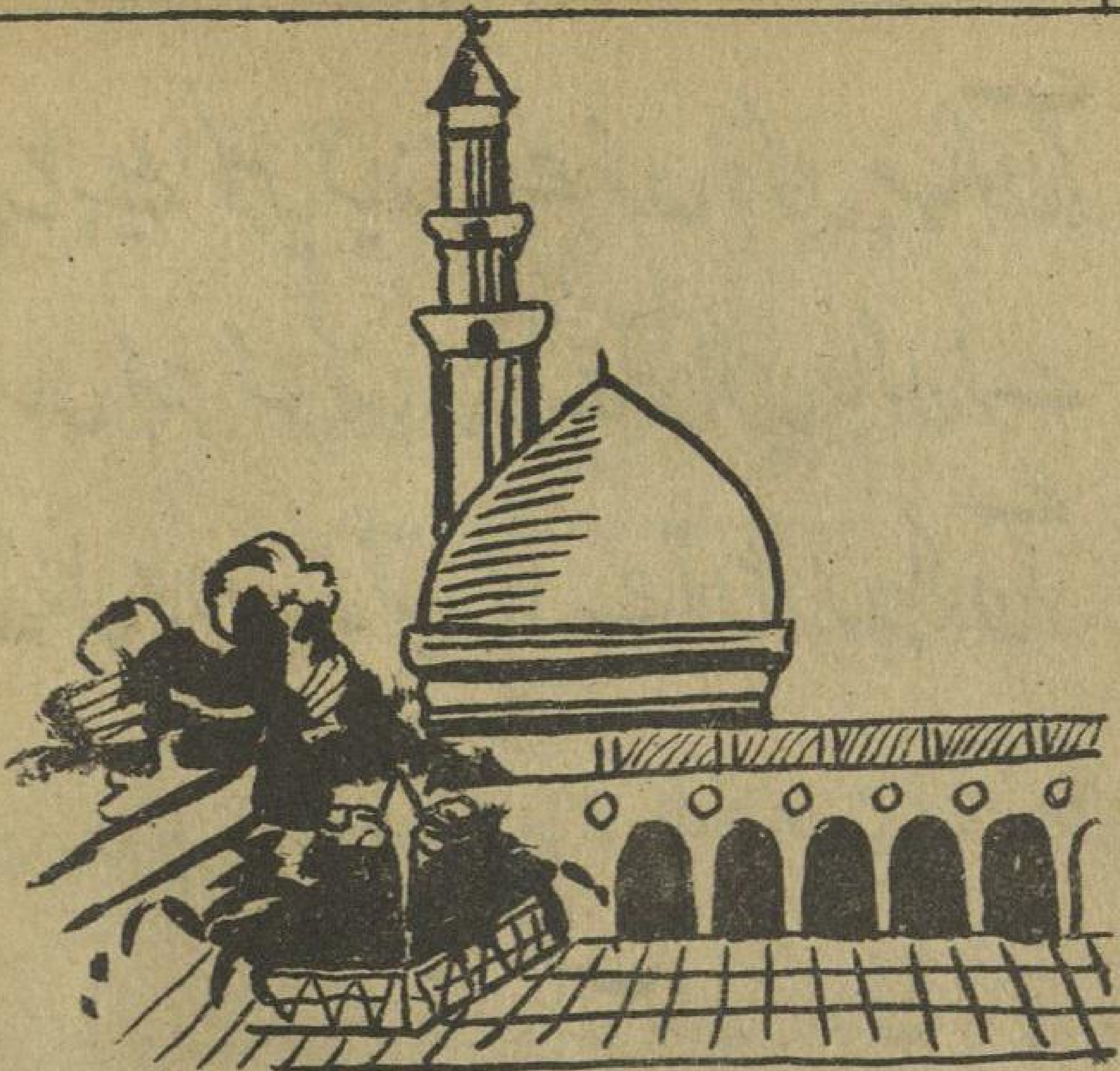
ہیا کون کرے؟

غم درد فراق دے پھٹیاں دی جے توں نہ کریں ہیا کون کرے
میڈے زخم تے ملماں پٹیاں دی جے توں نہ کریں ہیا کون کرے
میڈے جرم قصور دے چٹیاں دی جے توں نہ کریں ہیا کون کرے
سِر و سد دے پتھر دھیاندی جے توں نہ کریں ہیا کون کرے
سُدھ سوہنا کوجھیاں جٹیاں دی جے توں نہ کریں ہیا کون کرے
ڈُدھ پاندے مکھن مٹیاں دی جے توں نہ کریں ہیا کون کرے

وِچ ہیلے کوہیں گئیا ندی جے توں نہ کریں ہیا کون کرے
اساں کھتر کمتر گھٹیاں وی جے توں نہ کریں ہیا کون کرے
لگے نیل جولان تے گئیاں دی جے توں نہ کریں ہیا کون کرے

رُباعی

رَب دے راز انوکھڑے رب دی ذات قدیر
سیجھ سوہدن باندیاں بر دے بنڑن اُمیر
قاتل خوشیاں مانڑدے پھاسی بے تقصیر
پانی بدلے کہیں دسواے اصغر دے گل تیر



"ڈھولا خوش وسدا وِچ ملک عرب"

(فریدؒ)

مولود و نعت

مولود

محمدؐ بنیا نذا سلطان مدنی ساڈا دین مدنی تے ایمان مدنی

خدا تاں خدا ہے بنی ناخدا ہے ہے ساری خدائی تے احسان مدنی

محمدؐ بے سایہ ہے نور خدا ہے بظاہر آیا بن کے انسان مدنی

محمدؐ ہے محمود احمد محمدؐ حبیب خدا عرش مہمان مدنی

ہے ناصر محمدؐ قریب محمدؐ ہے حاضر تے ناظر نگہبان مدنی

شفیع خلیل حکیم منیر رسول بنی ہے مہربان مدنی

ایہہ صادق مصدق لیسینے مزمل ایہہ مہدی ہے مومن ہے برہان مدنی

ایہہ عربی ایہہ مکی ایہہ مدنی لبھ لے ایہہ قاری ایہہ حافظِ قرآن مدنی

محقق حقیقی حقیقت دا ماہر حکیمے مرضیاں دا درمان مدنی

محمدؐ ہے قاسم براتاں ونڈیندے عنایات ربی دا دربان مدنی

ولی اولیا غوث اقطاب سائل ہنیاں تے رحمت کرے دان مدنی

یتیمِ خطاکار کوں یاد رکھسی بروزِ حشر روزِ میزان مدنی

تسبیح محمدؐ پڑھدا چُل

چُل قائل اللہ والیاں دا چُل مارو کافر کالیاں دا

ابلیس خبیث لتاڑی چُل در منکر مشرک تاڑی چُل

لڑیہ کابل شیخ دا پھڑ دا چل

دارین دا گوہر لاثانی ! بحرین دا لعل بدخشانی

توظلِ ہما توشہ گر ہیں ! زرساز بھی ہیں تو زرگر ہیں

ایمان دے زیور گھڑ دا چل

تیڈے در تے وچ قربانی ہے تو زندہ! دُنیا فانی ہے

رب شان شہادت بخشی ہے توحید سعادت بخشی ہے

توفاتح ہیں تو لڑ دا چل

تومومن ہیں تو غازی ہیں تو عابد پاک نمازی ہیں

تیڈے حق تائید آسمانی ہے تیڈی نور بھری پیشانی ہے

دشمن دے سینے چڑھدا جل!

توں توپاں ٹینک بھنیندا چل   طوفان چٹان چریندا چل
توں شہ تارا دریاواں دا!   شاہ باز توں مار کانواں دا
پٹ چوٹی چوٹ رگڑ دا جل

جو مومن پھیرا پیندا ہے   بن پتھر پانی وِیندا ہے
جنھ نام نبیؐ دا جل دیندے   بن شوخ انگارے پھُل دیندے
در دشمن چیناں چھڑ دا چل

تیڈے ساتھی پاک فرشتے ہن   ہمراہی ازل نوشتے ہن
لکھ دشمن ہے تیڈا اللہ ہے   نہ سمجھا بھارت جھلا ہے

نہ کھڑدا ہُجل نہ اُڑدا ہُجل

محمود یتیمے مستانہ! ہے نور اسلام دا پروانہ
تکبیر دا نعرہ ماری آ مدنی دا وِرد پھکاری آ

صف دشمن دیوچ وڑدا ہُجل

رُباعیٔ

احد سڈایا احمد کوں آ میم دا برقعہ رکھ تے
پاون ڈی کئی لوڑ نہیں تیکوں عینک بشری اکھ تے
فرش دی تیڈا عرش دی تیڈا حور ملائک تیڈے
تیں محبوب کیتے جگ جوڑیا عشق دا ذالقہ چکھ تے

شہِ کون و مکاںؐ

یا سرورِ کونین فلک فرش دا والی آدم کیا فرشتے وی ہن سب تیڈے سوالی
قطرہ وی کرم تیڈے کنوں ذرہ نہیں خالی آغاز جمالی تیڈا انجام جلالی

محبوبِ خدا دی ہیں تو اللہ دی زباں ہیں
تو بانیٔ اسلام شہِ کون و مکاں ہیں

●

رب فرمایا یار میڈا میکوں قسم تیڈی گلیاں دی ہے قسم میکوں اوں خاک دی ہے جو پاک تیڈی تلیاں دی
زلفیں پاک دی قسم میکوں حبِ حدت وچ پلیاں دی ما اندھیا نہیں سنجان سکتی مت ماری گئی جھلیاں دی

●

خدا نی مِلدا

خدا دا بندہ دُوئی دے اندر خدائی والا خدا نی مِلدا
بغیر مُرشد بغیر ہادی مچا نہ غُل کبریا نی مِلدا
بہشت دوزخ ڈسا نہ وُلول سُنٹی جھر ہے سناٹا نہ وُلول
کریم ذاتے کریم کیتے بخیس کوں آشنا نی مِلدا
جتھاں محمدؐ مقام کیتا فرشتیاں نہ قیام کیتا
راہیں رہیہے جبرئیل یار البشر دا اِتھ مرتبہ نی مِلدا
شکی بنڑا نہ معراج شک دا نہیں کوئی بیا حبیب حق دا

نہ شان مدنی کوں تول بنیا مکائیں اگھ مصطفےٰ نی ہلدا
نہ شیخ کامل کہیں تے تکّے خدا تے حملہ نبی تے تُکّے
زبان میلی خراب نکّے کسوٹی ویخ اِتھ دوا نی ہلدا
ہزاراں منصور دار لڑکن ہزاراں موسےٰ پئے طور پھڑکن
مگر محمدؐ جیہاں مقرب حبیب حق دوسرا نی ہلدا

یتیم واہ شان، شان احمدؐ
کریم احمدؐ، قرآن احمدؐ
کلام قدرت زبان احمدؐ
بجز محبت بقا نی ہلدا

●

ہیں جوڑیا محبوب تیکوں اُتے نتیں جوڑیا رب میکوں!

راز رموز محبت والے سُدھ ساری سب میکوں

کیوں نہ کائنات ڈیواں تیڈے بھاگئے ہن لب میکوں

بُتاں لئے قادر کر چھوڑیا ئیں ڈھول والی ڈھب میکوں

●

ہیں خالق مخلوق داہاں اُتے تو خالق خلقاندا

ہیں کونین دا خالق ہاں تو سائیں ملکاں فلکاندا!

ہیں رازق تو قاسم مدنی تو شافعی بندیاندا

احد کریم رہیے احمدؐ میم وچوں مسکاندا

انھاں

پیراں وچ

رب ملدے

(مناقب)

تجلّٰی

غوثاں گھے قطباں تے ولیّاں نے چڑھائی
گاہ پیر فقیراں دے کیتے تیغ اُٹھائی
ہر وقت مزاراں دے کیتے شوق لڑائی
اَزلوں میڈے اللہ نے جیڑھی جوت جگائی
باران یا طوفان اندھاری کوئی جھلّہ
لگ سگدا نہیں نوُر تے بُجھدا نی تجلّٰی

•

کرن کبوتر ذکر الٰہی برُ وچ کرن بسیرے
یا وت رہن مزاریں اندر گھُوکن خمرے گیرے
حق ہُو وِی آواز ہمیشہ ساجد شام سویرے
قید کرن آزاد پکھی کوں جرم سرا ہر ڈھیرے

•

ت تیر کماناں نکل گیا ہتھوں شیخ دے واپس ول ہیگدے
جتھاں شیخ دی نظر کریم ہووے سکی کاٹھیاں کوں لگ پھل سگدے
رُڈہ جبل پہاڑ دی جھک ویندے کانی کوں ڈیاں دی جھل سگدے
رکھا رب یتیم پیاریاں دا ڈیوا وِچ اندھاریاں بل سگدے

قبلہ عالم خواجہ اجمیریؒ

شہنشاہ خواجہ اجمیری ایں ہند پاک دے والی
بے دیناں دے اندھارے وچ شمع اسلام جیں بالی
ایں لا الہ الا اللہ دا نعرہ مار ڈکھلایا؛
ایندے دروازے جو آیا سوالی گیا نہ کئی خالی

قبلہ غریب نواز حضرت سید جلال الدین بخاری اُوچ

جلال الدین بخاری کوں ہیں اولاد علیؑ آکھاں
ولایت اُوچ دے والی کوں ولیاں دا ولی آکھاں
شمع اسلام دی روشن کیتا جیں آ بہاولپور
محمدؐ پاک دے دلبند کوں نورِ جلی آکھاں

•

بسم اللہ آستان سبھے ذیشان ولایت اُوچ ہے
فلک رکھیندے ہوں بلندی پھر بھی اُچا اُوچ ہے
اُوچ اُچا اُوچ والے اُچے اُوچ بیشک اُوچ اُوچ ہے
شعر ہیتم تیڈے ہن موتی جو لکھدیں سچ مُچ ہے

حضرت خواجہ نور محمدؒ سائیں مہاروی رح

پیر مہار سنڑیندے جگ وِچ جیں ہتھ بیت مہاراں
قبلہ نور محمد خواجہ تیڈے فیض ہزاراں!
گھر گھر دے وِچ لنگر تیڈا جگ تاریا حب تیڈی
جول تیڈی توں گھول گھتاں لکھ واری کونج قطاراں

حضرت پیر پٹھان خواجہ سلیمان تونسوی رح

تونسے تخت سلمانی دا رَوہ پہاڑیں سکہ
فلکاں تائیں خواجہ جو آیا بھی جھکا
پا گیا فیض فیاضی منصب بھر گیا جھولی نوری
ایں در خیال نجات والا جو آیا لا گیا ٹکہ

حضرت خواجہ فریدؒ

وَلی ہے "کوٹ مِٹھن" دی وِلایت پاک دے اندر

چمکدے ذرّہ ذرّہ چاچڑاں دی خاک دے اندر

بَدل رَہی دے اُتے جیں وسائے فیض رحمت دے

عُمر گذری جیندی حُبِّ شہِ لولاک دے اندر

●

تصویر فریدیؒ

آہدن کہ نہیں صورتِ تصویر الیندی ، تقدیر الیندی ہے نہ تحریر الیندی

تقدیر مقابل نہیں تدبیر الیندی ، قرآں دی نہیں خاک تے تعمیر الیندی

سب چیز الیندی ہے تے سنڑدے نہیں کوڑے ، بے دید بھجاون ودے انکار دے گھوڑے

ایمان دے کن والے کوں اکھ ڈیکھ سنڑاوے ، اندھے کوں کوئی چیز نظر آوے الاوے

قرآن دی تصویر ہے جو اللہ دا دعوےٰ ، ہر ذرہ ہے ناطق ابتھاں کن کون رلاوے

ہر حال دی حالت کنوں احوال نظر دے ، مدنی پیا ڈسدے تے خدا نال نظر دے

بلکہ ڈیہہ جو نظر آئی ہے تصویر فریدی ، ہر نقش ڈسیندا پیا توحید جلی دی

تصدیق نبیؐ دی اتے تائید نبیؐ دی ، ایمان دی زر ڈیکھے چا تصویر خریدی

اللہ تاں نہیں مرشد کامل دی شکل ہے ، ایں شیشے دے وچ عاشقِ مدنی دا محل ہے

خواجہ فرید تے روہی

پہلے مکمل پیر ہتی وانگے فرید فقیر ہتی!

روہی دے راز کوں فاش کر ہر ذرّے نُور تلاش کر
دریا، جبل پیماش کر وحشت جنوں زنجیر ہتی
برہاں تے سینہ چاک ہتی اُڈریں تاں پہلے خاک ہتی
بُڈو نجھ ہے تر ٹی کاک ہتی پابند عشق اسیر ہتی
مَر مَر حیات خرید کر بِنڑ ہو فرید فرید کر
بَنڑ کے مُرید مُرید کر فاتح قلوب نصیرؔ ہتی
سرور کریم دے دَر تے جُھک بھر جھولیاں نک تاریک

تک منزلاں راہیں نہ رُک ! ، بجد سیّاح و سفیر بھتی

نک نازکیؐ نتھ بُوں پا ، سوز و گداز دے سُول پا

رکھ سرمہ خاکِ رسُولؐ پا ، سوہاں سمیع و بصیر بھتی

بڈ شہ تاییں پھر ترَ کے جی ، نذرانہ جندڑی بھر کے جی!

کُشتے مثّل مَرمَر کے جی ، پارے مثّل اکسیر بھتی

جھل نوک ناوک نینہہ دی ، رکھ من فراق دے مینہہ دی

مُن ہونگ عشق دے شینہہ دی ، بن خود شکار نہ تیر بھتی

لا نفس تے لوہے دے گُل ، بدھ پیٹ تے پتھر دی سِل

نتّھ جھاگ تے ماہی کوں مِل آہوے ملکِ ملھیر بھتی

نازاں نہ رہ کاریں ڈیوچ ریڈیو ہوائی "تاریں ڈیوچ
کئی رَین کٹ غاریں ڈیوچ منظور نوز قدیر بھی

مصرعے یتیم دے جام ہِن لبریز مے اسلام ہِن
وِچ میکدے الہام ہِن! پی پی کے پاک سریر بھی

وَنج گِھن سبق بُلبُل کنوں، شبنم نسیم تے گُل کنوں
قمری دی کوکوُ غل کنوں! طالب لئے عبرت گیر بھی

پھلول پریت دی ریت سکھ، ڈھڑا منا ونڑ میت سکھ
الحب فراق دے گیت سکھ، الحسان خوش تقریر بھی

•

کئی رُلدیاں کوں راہیں روہی دے راز کھُل گئے

روہ خارزار اندر ہل مہرِ خاںؔ دے گل گئے

فردوس بیٹ بیلے قصے وصال ہُل گئے

دشت و جبل دے اندر دنیا دے عیش بھُل گئے

جیں وقت وائیں گھلدیاں وحدت دے ساز وَجدے

آہو سماع دے کیتے صوفی مثال بھجدے

کِھپ بوٹی کھار لانڑا کنڈے کریہہ کریٹے

گم پھوگ اک پورنبہ کھیرل بئی کھیر ڈیٹے

سہجوں سنوار سنگری مخمل مثال چھیٹے

آہو مثال بھیڈاں کُن بکریاں دے کیٹے

بھریٹیاں مجاہد ہر ذرّہ لغت پڑھدا

قاری کتاب قدرت سوہنیٔ قرات پڑھدا

تتر تلور تہیر مجرے کرن سویلے !

رڑہی توں صدقے صدقے اڈ کالے کاں رہیلے

غلمان خلد آہو سُرخ و سفید تیلے

اللہ کریم ہر وا وِچ رڑہی میل میلے

کیوں نہ یتیم پھڑکے نقش طور پیا چمکدا

ہر ذرّہ ریت والا بن نور پیا چمکدا !

خواجہ مُحکم الدّین سیرانی اُویسی رح

کرامت ______ "تماشے دا تماشہ"

ہک پیر برادر لکھدا ہے قسم کر   گُر پیر دا چیلہ محکم دا شاگر
سرکار اُویسی شیدائے پیغمبر   ساڈھی اوتے کالی مستانہ قلندر
درِ عشقِ الٰہی گردیدہ اکبر   حُبّ دار محمدؐ دیوانہ صفدرؓ
حسنینؓ بجر داشہ تارہ شناور   سلطانِ ولایت ٹوپی شاہی بر سر

در پردۂ تقدیر تماشے دا تماشہ

لکھدن کہ مُداری پھر دا ہا بازاری،   محکم دی نظر پئی، لگ ویندی ہے یاری
حضرت نے صدا دی کیا حالے مدارا ہی؟   بندر تیرا کیسا؟ کیسی ہے پٹاری

ہتھ جوڑ کے فقیر پھر ایہہ عرضی گذاری ، سائیں ہے تماشہ ایہہ جادو دی کھاری

اللہ والے آکھیا کر کھیل تو جاری ، کیا ڈیکھیں ڈساڈے ایہہ آکھیا مداری

تصویر دی تصویر تماشے دا تماشہ

پہلے کوں وچھایا خوش ہو کے گداگر ، تسلیم دے سر کوں قدماں تے جھکا کر

بندر کوں نچایا ڈگڈگی بج کر ، پھر منبری بولی کوئیں دا سر در

مخلوق دا میلہ ہا کھاڑے دے اندر ، واہ واہ مداری آواز سراسر

حضرت دی محو ہن خاموش برابر ، والی با ولایت خوش مجمع دے اندر

دربار جہانگیر تماشے دا تماشہ

چالاک مداری واہ کھیل ڈکھایا ، بندر اتے بندری رٹھیاں کوں منایا !

بنڑی تے بنڑے کوں بھرے تے چڑھایا! ڈھولک وی وجائی سہرہ دی سنایا
بنڑے کوں بنڑا تے چوکی تے بلہایا، ونڈ میوے مٹھائی بسر مسل کرایا
لانویں والی گھڑی سر سوہا سوہایا، دلہن کوں لاڑے ہاں نال رلایا

راضی ہوئے دلگیر تماشے دا تماشہ

سلطان ولایت ہانہہ پھڑ کے مداری، رحمت دی مداری اُتے ہک دید گذاری
بس ہفت سمندر ناؤ پار اتاری حاضر ہا مداری مدنی دی کچہری
دربار نبوت سرکار سوہانڑی، مسجود ملائک حضرت دا دیاری!
کونین دا بانکا عرشاں تے سواری معراج دا بنڑا ڈیکھ آیا مداری

معافی ہوئی تقصیر تماشے دا تماشہ

مضمون یتیمی دریائی روانی ہے' اللہ دا کرم ہے خوش تہذیب بیانی

مدنی دی محبت بخشش دی نشانی' پنجپاک دی رحمت مرطوب لسانی

ارزانی سخن ہے گاہکاں دی گرانی' حلیہ تے غریبی ہمت ہے شہانی

فلکاں موڑے لگا ہے در ضعف جوانی

الطاف فریدی اُستاد روحانی

عرفان دی تفسیر تماشے دا تماشہ!

خواجہ محمدالدین سیرانی اویسی مرحوم

سجادہ نشین خانقاہ مبارک صاحب السیر

محمدؒ الدین سیرانی اویسی پیر لاثانی ؛
اسا ڈا پیر کامل ہے کراں کیوں نہ ثناخوانی
نمازی پارسا صاحب شریعت حاجیِ مکہ
مجاہد عاشقِ مدنی رکھیندے تاج سلطانی

غلط عقیدے

وَلی ہاں نہ مُلاں نہ واعظ نہ قاضی ' گویا نہ ذاکر نہ ناچا اعزازی
نہ عالم نہ فاضل مجاہد نہ غازی ' فقط ناز اللہ دی بندہ نوازی
سڈیندا ہاں شاعر تے لکھداں قصیدے
غضب ہے کہ اَج تئیں غلط ہِن عقیدے

الٰہی میڈے عیب خلقوں بے حدّ ہِن ' میڈے فعل بد ہِن تے اَعمال بد ہِن
تیڈیاں رحمتاں فیض ہر شے توں وَدھ ہِن ' محالے محمدؐ ایہہ وعدے اَحد ہِن
فرشتے نہ چھوڑ ایہہ اُمّی بنیؐ دے

نہ یادِ خُدا ہے نہ یاد جلی ہے !! نہ یادِ محمدؐ نہ یادِ علیؓ ہے
بکر ہیر کنڈا خدا داولی ہے ، جتھاں ہاں نہ ہوئی اڈی وِچ گلی ہے
قطب غوث بھل گئے نہ سوہنیاں ولی وے

کمینے دی جاہ ہے زرانہ اویڑا ، خدا والیاں نال تکرار جھیڑا
بشر نور دی جنگ نت دا بکھیڑا ، صحاباں تے پاکاں دا اولول نکھیڑا
محمدؐ تے حملے گلے گو وجی وے

سدا گھوٹ دھن وا الاغارض گولیندے ، رہن دُختراں دی تجارت کریندے
غریباں کوں غاصب نہ دھی بھین ڈیندے ، محمدؐ دے احکام کوں نہ منیندے
آکھن ایہہ گنگا تے بکھا جریدے

اے قرآن کولا دیری آے

بلوغت کوں سٹ سال توں وی زیادے
کلام اللہ کوں پڑنی ہے دھی والا ہدے

اُجاں کھیڑدی بوہے جھناں وی یادے
کیویں یار دِلگِن منہتے مصطفٰے دے

خطا کار خونی پٹیٹے کھیں ڈھی دے

بے غیرت غنی کوئی پیسہ کماون
غذا ماس خنزیر اپنی بنڑاون

سڈاون مسلمان تے سود کھاون
بیدیناں کنوں وی زیادہ ستاون

کراڑاں دے نطفے نکوڑے ہری دے

امیراں وی گذران ہجاں گندی
لسوکڑ لگے ہتھ تاں فوراً ولندی

غریباں وی افسوس تقدیر مندی
خدا دی پکڑ جیں گھڑی ہبرتے اندی

لبھن ونجھ بھاے نہ ہیڑ ای ہڈی دے

ہُوں گرم بازار رشوت ستانی — تشکل پارسائی تے اندھی جوانی
غریباں دی سنڑدا نہ کوئی کہانی — بجز فیس سائل تے غصہ گرانی

گنہگار خوش بے گناہ آبدیدے

ادب بھیندے آکھاں جے ملاں اوہیڑا — الگ تھیندے فتوے گھیندے نکھیڑا
کریندا ہے قاضی ریا دا ہنیڑا — ڈکھاوے نہ ساحل ایہہ خطرے دا بیڑا

ملاح ہن خطرناک چوڈاں صدی دے

خبر قوم رکھدے نہ ملکاندے سوہیں — ہے گڑگڑ حقے دی ملنگاں دے دھوئیں
نہ چاہندے بلندی قدم رکھ اگوہیں — خودی بے خودی وچ اراوے نچھوہیں

بتاں دے پجاری قصے دل لگی دے

کلامِ الٰہی دا چوتھا سیپارہ ڈتے خود خدا سائیں نبی کوں وَنڈارا
مُسلمان ہندی دے گھر وچ اندھارا وراثت دا لے فیصلے توں کن ارا

کرن حق تلف یار چھوٹی وڈی دے

بھوں بال رکھدی ہے چھوٹی زنانی بصد شوق لاعشق عیاش رانی!
دگر زال ونڑ جی برنگ زعفرانی مساوات بھل گئی عمل کافرانی!
ڈوجھی زال ونڑجی

وڈی وا گذارے تابع نکی دے

جے اکھ ہیڑ تھیوے تاں بھوتاندی چھڑے جے نزلہ زکامے تاں جنات ویڑھے
خُماری جگر ہے تاں دیہہ وا بکھیڑے ایں چھپری دے اندر بلا دا بسیرے

ایں مظلوم تے یار و سایہ پری دے

متاں بھوت جادو لڑے وہم کھا گیا — جتائے نبی ہدی دا تعویذ آگیا
گہن آلا دھاگا کمر کوئی پا گیا! — پڑھی ہوئی مندری نہ ڈھولن پوا گیا

ونڈیندے مینڈے پے کھوپے گری دے
دلنیدے

خدا تاں خدا ہے نبی ناخدا ہے — محمدؐ دو عالم والا پیشوا ہے
طفیلے محمدؐ جہان دی بنا ہے، — نبی دی رضا جو خدا دی رضا ہے

ڈسا حدّ ہی کیا سوا بے حدی دے

دگرگوں خطرناک دنیا دا رنگے — شکل پارسائی ارادہ فرنگے
کوئی نعرہ مدنی دا صادق ملنگے — کہیں بے حیا دی نبی نال جنگے

پدم کوئی سنگ چوڑ ہوئی گلی دے

بگلا بھگت

پھرن بگلے بھگت ساحل ہلدے مچھی ڈیکھن جیہڑی ویندن نکلدے

ہوں ہادی وڈے ہن اج تے کلھ دے وڈے دانا تے صاحب عقلدے

کریندن روز گالھیں نال رب دے بیٹھے معراج چیندن پرچ محلدے

سبق ابلیس دا پڑھ پڑھ پکا دن کرن گمراہ ڈس تن خضری شکلدے

حبیب رب دے راہیں ہرنی کر خدا دے گھر ہیتیں روز پلدے

وتی اپنا خدا اپنا رکھیندن میتھے محراب فتوے وچ بغلدے

خدا جیں دیس دیاں قسماں اٹھیندے سُنبڑن جبھ کو گلی دل نہ دلدے

کوئی مومن آکھے جایا محمدؐ — تاں پوک اُٹھدے مثل بھر کے اُہلدے

کفن دے چور دشمن خواجگانی — سدا قبراں پٹن کیتے سمبھلدے

رہے کسی گورخر یا گوریٹ ہن — مسافر رو سیاہ مظلوم چھلدے

ڈِسن آدم ادا نہ آدمیت — خدا جانڑے ایہہ ہن کیہڑی نسلدے

ہمیں شاعر ہاں مداحی پنجتن دا — ایویں لکھداں جداں ڈُھولا نکلدے

یتیماں حب نبیؐ وچ مالداراں

نہیں پرواہ خزانہ پیا اُچھلدے

خضر نما راہزن

شکلاں ڈیکھ نہ بھُلیں کا کا سانبھ رکھیں دل بھولی
کوئل کالی کاں وی کالا فرق وڈا وچ بولی

ہم حلیہ ہم رنگ ہزاراں یک جامہ یک چولی!
خضر نما ایہہ راہزن پھردن راہیں ولیں رولی

بن ہا دی گمراہی بخشے بے اَدباں دی ٹولی !!
محب سڈا حب نبوی کھوہن لگنے ہاں وچ گولی

ناپی
خالق دے محبوب دا رتبہ رہندن بنیے تولی،
ناری نور کنوں انکاری منکر باد مخولی

اپنی مثل محمد سمجھن، لگّے روگ رسولی!
بن ٹوروز یتیم ہمیشہ رہے ردیفاں گولی

کافیاں

●

آہن سہانہ ماہیا قرباں تھیندیاں　جانویں مکھ نوں موڑ کے رخ ڈیکھ جیندیاں

باغاں وچ بلبل کنوں حسن جمال خوش تھیوں　غنچے گلی ہر برگ توں ول ول وتیندیاں

دریا کنارے کوکدی بیلے بھراں اداس　روہیں پہاڑیں رل ٹوی مردی نہ جیندیاں

بادل تے بجلی رل ڈوہیں کھیندن ہسن الونیں　ہک ہک کنوں ہیں باپوری ناحق مریندیاں

کونجاں کنوں بچھڑی پھرا ایکلاں کنوں ہمیش　خبراں سناوے نال کوئی جرنت بریندیاں

آئی ڈکھاں دے دات بے جندڑی یتیم دی

سوہناں نہ لویں یاریاں ہرگز لوندیاں

بے خبر ہم درد ڈِنجم حسن دے آڑے کنوں مرونجان جندڑی چھُٹے ایں روز دے سارے کنوں

نانگ نِت ڈنگیا ساکوں کھا گیا سپ زلف دا ہے بہوں مشکل بچن ڈا ایں عشق دے دھارے کنوں

کیا گلا نے دس مٹھی چار گل گئی واہ ہی دھوتیاں دی ڈیدے ہے اگواڑے پچھواڑے کنوں

تار دریا وا مخالف بیڑی گھنی وَنجھ ہنیں یار مولا کر ڈبوئے دریا دے اُدھواڑے کنوں

سنگیاں تجھاں سہاون میتی ترپا ہیش رات ڈینہہ سارے سہاں اُڑ کنوں یار دے کنوں

تار قلبی نال ٹیلیفون دی کئی جاہ ہنیں عاشقاں دی گفتگو تھیسی تیس بارڑے کنوں

آسچن سِک تیڈی اندر مر گیا دُرِ یتیم
لُٹ جنازے وچ دسیں پنج کفن چھاڑے کنوں

•

موسم چیتر بہار، ویس نویں ون دے
ستی جنگل بار، وقت ہن یار ملن دے
کھڈیاں ہیلاں، تھڈیاں وائیں!
مست ڈیہاڑے سرد ہوائیں رم جھم جھینگ کھنگار
رات ڈیہاں مینہہ کنڑ دے
پھل پھل شاخ شگوفے پوتے
لڑی لڑی وچ لڑ گن طوطے

پیارے لگدن خارا گل محبوب سجن دے
بھاگ یتیم اساڈے بھیڑے،
لنگھ سردار نہ آیا ویڑھے!
روندی ہاں زار و زار!!!
پاند پُٹسے بوچھن دے

لا غرض دِلبر نہ کر کریرے

لئے حسن تیڈے وِچ ہاندے تیرے

تو ڈیں اساکوں جھنڑکاں جو ڈیسو آکھے رقیباں چھمکاں مریسو!

متھڑے نہ لیسو ڈر دور کریسو مر در تے ویسوں نکھی نکھی فقیرے

لا غرض دلبر نہ کر کریرے

سِک تیں سجن ڈی سُکھ دُور کیتے تیڈی محبت مجبور کیتے،

حشریاں تے ہنڑے منظور کیتے یاری دے ہوندن الویں ویترے

لاغرض دِلبر نہ کر کریرے

بھیڑا نتیجہ گردن درازی، سوھنا نی جائز بس بے نیازی
اِتھاں عشق منگدے بھر بھری بازی گن گن ٹُٹنا نہ کوڑیاں کسیرے

لاغرض دِلبر نہ کر کریرے

حالت یتیمی بے حال حیلہ بُت بے رحم توں بھی وِنج پسیلہ
لجپال مدنی بنڑسی وسیلہ ! ضامن ڈُکھاندا اوّل اخیرے

لاغرض دلبر نہ کر کریرے

●

●

مُونہہ ڈیکھ نہ شیشے وچ اپنا ! اپݨاں دیوانہ بݨ ویسیں !
تو آپ کوں ڈیکھ تے بیوس تھی اپݨاں نذرانہ بݨ ویسیں

بھج حسن حجاب دی ونگ ویسی گل پئے نیناں دی جنگ ویسی
دل زلف دا مشکی ڈنگ ویسی پاگل مستانہ بݨ ویسیں !

مُونہہ ڈیکھ نہ شیشے وچ اپنا . .

نہ تیر نگاہ دے کھا سگسیں نہ دیدیں دید رلا سگسیں
نہ رعب جمال بچا سگسیں بے ہوش بیگانہ بݨ ویسیں

مُونہہ ڈیکھ نہ شیشے وچ اپنا . .

وِچ شیشے وسدے میخانہ ، وِچ مندر لاتھے بتخانہ

وِچ ساقی ہے وِچ پیمانہ ، پی جام بیگانہ بن ویسیں

مُونہہ ڈیکھ نہ شیشے وِچ اپنا

تیڈی شکل مثال پنل ہوسی ، تیڈا عکس مثال مونل ہوسی

تیڈی صورت آپ اصل ہوسی ، بے گھر بے خانہ بن ویسیں

مُونہہ ڈیکھ نہ شیشے وِچ اپنا

ایہہ دُرِ یتیم آدم دا ہے ، آدم ہک پتلا غم دا ہے

غم حق ساڈے جھجدا ہے ، تا حشر فسانہ بن ویسیں

مونہہ ڈیکھ نہ شیشے وِچ اپنا ۔ ۔ ۔

سَٹ وِلڑی دعوے یاریاں دے

پڑ پیٔے نہ ٹھگ وَنجاریاں دے

تتی رُلیاں خان امیراں تائیں تتی رُنی ہاں پیر فقیراں تائیں

ڈکھ دَند ڈِٹم سسیاں ہیراں تائیں کر قصڑے مونجھ مونجھاریاں دے

سَٹ وِلڑی دعوے یاریاں دے

سائیں بکھڑی وے سکڑے تھئے جیکوں دھانہہ ڈِتم سو تکڑے تھئے

میڈے وال چٹے تھی ککڑے تھئے جھل جگری سیک انگاریاں دے

سَٹ وِلڑی دعوے یاریاں دے

مٹھی خوابدے وچ دل وِچ پیٹھی لاڈیداں راہیں کیچ بیٹھی!
پا کیچیاں ڈاگل، ٹیچ ہیٹھی کھا دو کھے لے نزدائیاں دے

سٹ ڈلڑی دعوے یاریاں دے

توڑے قیس ڈِہیں مونہہ کر اُٹھیاں بن لیلیٰ لیلیٰ بن مٹھیاں
ہائے تقدیراں گیاں ہے پھٹیاں! ڈٹھے رنگ پاک نظاریاں دے

سٹ دلڑی دعوے یاریاں دے

گھتی حسن جوانی ہے ہے گئی! جندڑی مُکلا دے کرٹے گئی!
کئی دھاڑ بلوچاں دی پے گئی ہتھ آگے مال ہزاریاں دے

سٹ دلڑی دعوے یاریاں دے

جیں ڈیہہ دیاں لایاں یاریاں ہیں ہیاں طاعناں سبھو ساریاں ہیں
لگے خفناں تے گئی ماریاں ہیں سجے سوہے لال کناریاں دے
سٹ دلڑی دعوے یاریاں دے

پھٹ چاک تھئے پھس چھالے گئے برسات اکھیں ڈیہہ نالے گئے
در قسمت کوں لگ تالے گئے واہ سودے عشق وپاریاں دے
سٹ دلڑی دعوے یاریاں دے

روحانی سبق فریدؔ والا ڈیہہ سمجھ یتیمؔ دی عید والا
پیا پڑھسی مصرعے دید والا ڈِل ہِل وِیسن درباریاں دے
سٹ دلڑی دعوے یاریاں دے

(مصرعہ فریدیؒ)

"بھیسی اُوہا جو رب گنڑیں"

قسمت سیتی بنڑدِن بنڑا بے آئیں وِچ نہ ناں گنڑا
سیڑھاں ویلو چ پھٹدن سنڑا نہ پلسّے چولے دی تنڑیں
بھیسی اُوہا جو رب گنڑیں

ولا رکھیں دید پہاڑ لتے ! رُگ رو ہی ریت اُتاڑ لتے

اللہ مینہ وسیسی نماڑتے پک پوسی اپنی سانوڑیں
بھیسی ادہا جو رب گنڑیں

لڑھ پیر کامل چھوڑ نہ غیراں اگوں ہتھ جوڑ نہ
پیٹھاں کنوں موہنہ موڑ نہ ہیں جایا جیکر ڈو تھنڑیں
بھیسی ادہا جو رب گنڑیں

خواہ ڈکھ یتیم ہزار ہن! سوہنے سخن ہر وار ہن
سے سول ہاندے پار ہن جیویں گل چکی وچ ناونڑیں
بھیسی ادہا جو رب گنڑیں

سجناں دی آندراہ ڈیہدی کھڑی ہاں
اَکھیاں بنیاں ہن پلکاں تے گھڑیاں

ہک تانگھ تیڈی ہک سانگ لائی ہیا ساہ نکلدے تلخی رُکھائی
جیئں ڈینہہ دا سانول چا رُخ وٹائی نیناں دے مینہہ ہن ساونڑ دیاں جھڑیاں

سجناں دی آندراہ ڈیہدی کھڑی ہاں

رل مل رقیباں کیتیاں صلاحیں دردا ندے دُھوہیں ہجراں دیاں بھاہیں
اللہ بنڑ ڈیسی سانگے کڈاہیں! حالی تاں لاویں سگنیں دی مڑیاں

سجناں دی آندراہ ڈیہدی کھڑی ہاں

اُجھو آیا ماہی گُلیاں پوہاراں سیجھاں وچھیندی کجلے دیاں دُھاراں
من مَن منوتیاں بھج بھج مزاراں ٹھمکیندی بینے کھڑکیندی کڑیاں
سجناں دی آمد راہ ڈیہدی کھڑی ہاں

جیں ڈینہہ آکھیں دلبر دے ڈاسے در در ڈھنڈ لیساں نسریاں تپاسے
ڈیکھن اکھیں نہ کہیں غیر پاسے جیڑھیاں لگاہاں مدتی ڈواڑیاں
سجناں دی آمد راہ ڈیہدی کھڑی ہاں

سنگیاں سہیلیاں کر میں آیاں "اڑی او ڈکھاہاں جھتاں دیداں لائیاں"
میڈے خان جیں ڈینہہ داگاں ولایاں آپے ڈیسن مانگھاں تے دھڑیاں
سجناں دی آمد راہ ڈیہدی کھڑی ہاں

اپنے عیب پھلور

اکھ تیڈی وچ لکھ لکھ فتنے، تاں پرائے کھا گن کتنے؟
مار اندر دا چور تاں توں ہک بھتیں، اپنے عیب پھلور تاں توں ہک بھتیں
گل جنجوں ہتھ تسبیح پا نہ، حیلے کر کر لوک رجھا نہ
ٹھگ نہ بنڑ پی لاہور تاں توں ہک بھتیں
دل تیرا ہے حب توں خالی، کیوں درباریں کریں قوالی!
صوفی لواں نکور! تاں توں ہک بھتیں،

بحرِ خودی دے اندر وڑ توں ٹُھرک ریا دیاں مچھیاں پھڑ توں
گھُٹ کُنڈیاں چھک ڈور ، تاں توں ہِک ٹھیسیں

بندیاں نال فریب کما نہ رب اپنے توں راز لکا نہ
او ناظر توں کور ، تاں توں ہِک ٹھیسیں

تھی پھر کعبے پاک روانہ بھن پہلے اپنا بت خانہ
رکھ محمودی زور تاں توں ہِک ٹھیسیں

قوم وطن دی سُدھ نہ کائی نال بیگانیاں یاری لائی
چھوڑ دلیلاں ہور تاں توں ہِک ٹھیسیں !

ہِک ہونویں تاں ہِک دارہ توں راہ اسلام دے وکدارہ توں

بھتی زندہ درگُور　　تاں توں ہک تھیسیں

کیوں بتیاں بہہ وزن کریندیں　　لوڑ ہئی داشان تولیندیں

بک نہ ہرپی مہور　　تاں توں ہک تھیسیں

کہنیاں کریں حدیثاں نبوی　　فیساں بھریں تے رلیساں نبوی

کر کجھ شرم لغور　　تاں توں ہک تھیسیں

حاسد جگر یتیم جلا نہ　　نازک شے ہے ٹھوکر لا نہ

دل ہے مثل بلور　　تاں توں ہک تھیسیں

ایہا مُندری میڈے یار دی ہے

جیہندی گھارٹ ڈسدی یار دی ہے

آ مُندری تیکوں کھیر پلاواں اکھیاں تے رکھ جھم جھم چاواں

سک تے لہے ہاں نال لاواں حُسن دے بازار دی ہے

ایہا مُندری میڈے یار دی ہے

بن مُندری میڈا دل چھٹ جاوے جے مُندری میکوں نظر نہ آوے

نظر نہ آوے جی تڑپھاوے مُندری کئی اسرار دی ہے

ایہا مُندری میڈے یار دی ہے

مُندری دے وِچ یار دے جلوے   گُل پھُل باغ بہار دے جلوے
جوبن ہار سِنگار دے جلوے   مُندری لکھ ہزار دی ہے

ایہا مُندری میڈے یار دی ہے

مُندری دا میڈے مَن وِچ ڈیرا   وَل وَل ڈھیدیاں سو سو پھیرا
ڈیکھ تے چین کرے مَن میرا   فرقت مینجھ پگھار دی ہے

ایہا مُندری میڈے یار دی ہے

ایں مُندری وِچ کھتوا نوری   مَلّے عنبر تے کستوری
ڈَس مندری مَن عرض ضروری   مہر کیڑھی سرکار دی ہے

ایہا مُندری میڈے یار دی ہے

مُندری دا مُل کون چُکا وے　　تول کرے جو وزن کراوے
اپنا دین ، ایمان وِنجاوے　　ایہہ شے غیر شماروی ہے
ایہا مندری میڈے یار دی ہے
مُندری پاک ایہہ سانبھ رکھیساں　　بعد وفات قبر گھن ولیساں
سند نکیریں کون ڈکھلیساں　　گالھ یتیم وِپار دی ہے
ایہا مُندری میڈے یار دی ہے
جیندی گھاٹ ڈِسدی پار دی ہے !

اللہ بنا وڈے "اُڈرن کوڑی"

اُڈاں میں ہوا کھِی مل آل واپور ی

ڈراں جے پیا دی پیرے لِجھیندن — جے واٹ بھالاں اکھیں کڈھیندن
لُک لُک تے ڈیکھاں چھاپے مریندن — چغلیٹ پاڑا ہمسائے شور ہی

اللہ بنا وڈے اُڈرن کوڑی!

وِچ خواب ڈیکھاں موہنہ جا ونانوین — نہ آپ آوین نہ وت سڈاوین!
کیوں تھیون بیگانہ سائیں ساڈا ہانوین — گیوں رول راول چھوڑی ندوری

اللہ بنا وڈے اُڈرن کوڑی!

چھٹیاں جے بھیجاں ولدا نہ آوے   بھیجاں سنہڑے کوئی پچاوے
ویران جھوکاں اللہ وساوے   لاغرض پھر دے ٹھگ لاہوری
اللہ بناڈے اُڈرن کٹوری

دیدیں اڑایا دِلڑی مٹھا جے   جیں ڈینہہ وسایا راجاندے رُاجے
ڈیساں منوتیاں وَجلیساں واجے   لایم تے پایم سِر دی ڈوری
اللہ بناڈے اُڈرن کٹوری

قادر مِیتما ڈکھڑے وَنجیسی !   بلے آس نہ کھی نکھڑے مِلیسی !
اللہ کڈاہیں آسال پُجیسی   مُنتاں منی رہ رکھ ہِیر سُوری
اللہ بناڈے اُڈرن کٹوری !

تیں باجھ حُسن رُلیا دِل سخت بے قرار ے
جوبن جوانیاں گیاں مشہور جگ آوارے
گاہیں سُنا نہ دُکھیاں دُرشن تیڈے دِی بکھیاں'
بکھیاں تے بھانویں ڈُکھیاں ہر حال انتظارے
منگدی ہنی براتاں گھندی ہنی' سوغاتاں!
لے وَس عذاب واتاں بھُل نہ بنا انگارے
لگیاں چھڈاں ویاں لیکاں ہَن تیڈے اہ اُڈیکاں
حشری سوا شریکاں ہک ہک دی مار مارے
راہیں تیڈیں جو رُل گئے او یار تیکوں بھُل گئے

ہیرے دِکا بلے مُل گے لئی دُھوتیاں بازارے

دِل چاک چاک چا کے آ ڈیکھ زخم آ کے!
لُوں لُوں تھئی ہلا کے پرزے تے پارے پارے

سَڈ سَڈ ظہیر سنگھے سنگھوں نہ آپ لنگھے!
تھل کوک دے کرنگھے سیکوں تتی پکارے

اکھیں کوں کوئی رُل تیڈے راہیں موئی
تُوں مان پیا جتوں ای سیجھاں سو ہا مہارے

جھلکے یتیم کھا گئے دُلبے تیڈے مُسا گئے
لاہرے فراق لا گے رب خیر پیا گذارے

جیکوں زُلف حضور دے سپ لڑن اُتھ جوگی تھی مجبور ویندن

ہوس ہوئے بھج دُور ویندن

جیکوں روگ محبت لگ ویندے تھی سُک سُک تار طنبور ویندن

پے گل وچ ڈھیر فتور ویندن

بن مجنوں جبلیں گشت کرن تھی ہک ڈینہہ پیش حضور ویندن

در لیلیٰ پاک ضرور ویندن

بے آس یتیم نہ تھی اصلوں ہٹے ریت والے بن طور ویندن

جتھاں موسیٰ تھی مخمور ویندن

•

دِل سنگ سپاہی حسن والے ناواقف سوز گدازاں دے
نہ سوہیں یار دے نازاں دے

کیا ڈیکھن کیا ہے قدماں وِچ پرواز عقاب تے بازاں دے
پروانے مستی سازاں دے

محمود بنڑن تاں مُل پانوِن تھی ڈیکھن پیش ایازاں دے
بھُل ویندن فرض نمازاں دے

کیا پھڑکن مُرغ یتیم اُتھاں گُل دام ہِن زُلف درازاں دے
کراماتاں دے اعجازاں دے

سی حرفی

(بحر ۱)

ہر وقت تصور یار دا ہے		دیدار کیتے تصویر تاں ہے
ہے حب دی لِکھ پڑھ سینے تے		تقریر نہیں تحریر تاں ہے
جو مُو ہوں الیندا ہُل ڈیندے		نہیں سنڑدا کئی تاثیر تاں ہے
کئی غم نہیں عزت اپنڑیں دا		میڈا سوہنا خان امیر تاں ہے
کئی غرض نہیں بے پیراں دی		میڈا شالنے والا پیر تاں ہے
کئی لوڑ نہیں لے زخماندی !		میڈے مَن وِچ سِک دا تیر تاں ہے
نہیں خواہش بنگلے ماڑیاں دی		میڈی وحشت دی جاگیر تاں ہے
بن رانجھن پاندہے راس نہیں		ادہو ہیلہ تے ادہا ہیر تاں ہے

چھیڑی نال عقاباں بھڑ دیندی ہے

جیھڑ ڈیکھے ناز حسیناں دے — دل تھڑدی ہوس تھڑ دیندی ہے

ہلواری دیداں اٹک ڈیچن — دل چھیڑ ڈکھاندی چھپڑ دیندی ہے

شہباز اندر ہے ناز غلط — چیڑی نال عقابیں بھڑ دیندی ہے

تھل مارو وچ گردان کسی — تکی خان پنل دا نتڑ دیندی ہے

ہنیس قافلے کوں ول مل سگدی — جو غفلت نال نکھڑ دیندی ہے

لگ بھاویندی ہے پانی وچ — تھی حُب دی جیھ اڑ ڈڑ دیندی ہے

کرلاندی ماندی مندتاں دی — محبوب کوں ڈیکھ ویگڑ دیندی ہے

جھُل چوٹاں جندڑی ہجر دیاں
بھی تنگ "چڑا کل" چیڑ دیندی ہے

نہیں بائجھ وصال دے بچ سلدی
جیڑھی ساتھوں کو بخ وچھڑ دیندی ہے

تدبیر نہ ہندی راس کوئی !
بدبختی کڈھ جھگ پڑ دیندی ہے

جیں وقت مقدر بدل ویندے
تقدیر دی تند و گڑ دیندی ہے

ڈنگ لیندن ڈیہو غیر بھر تیے
بن چولیاں کھلکھر کھڑ دیندی ہے

او چادر عیب لکا وے کیا ،
جو بھی بھتی چاک اُدھڑ دیندی ہے

ڈیہنہ جور جفا دے گذر ویندن
مظلوم دی رَین ہنڑ دیندی ہے

نہیں لگدا ٹور غریباں دا !
ڈاڈھے دی گا مدھی گھڑ دیندی ہے

کر یار یتیم ضرور ڈیسی !،
جیندی ہڑی چاتی سڑھ ڈیندی ہے

۳

دِل ستھری صاف کھری ہئی مَل صابݨ پاک پَڑی ہئی

ہتھ مرسیں لاش رُلیسیں کھا پیچ تے کیچ نہ پیسیں!

توکے تاہیں خان گولیسیں گیا رول بلوچ بَری ہئی

ہک سانگے ہتھوں ہک ہک ݙی اُݨ سوہیں ہئی اوچ جھک ݙی

گل سولی پا کے رہندی آ پہلے پیش اَڑی ہئی

ہے حب ݙی منزل کرڑی سے روگ تے سُول سفر ڑی

متاں تلک پوویں موہنہ بھرڑی ناخوش مغرور غری ہئی

جے گولیں یار دے در کوں ہتھ پا پہلے رہبر کوں

لا کونڈے جنذر تے درکول مرخاک تے ذری ذری تھی
بن ہوندی جو ہے جگ دا گھن رستہ مدنی وگ دا
ایہہ حسن ابھار ہے جھگ دا بھن عنبر زنجیر بری تھی

سٹ خاک یتیم سوا تھی
بن کیری گرد ہوا تھی
اس ڈکھ دی آپ دوا تھی
پھر لائق تاجوری تھی

••

●

" کرماں سڑی ہے "

اُس کنس چھوڑ تے بے وس ولڑی ہنس ہنس تے ونج اڑی ہے

کرماں سڑی ہے

رگ رگ ریش تے سے ڈکھ پیش ہن نال لگا ہاں اڑی ہے

کرماں سڑی ہے

زلف دے گھوگھن سندھ سندھ سوگھن دار تے لڑکی کھڑی ہے

کرماں سڑی ہے

سے منڑ بار ہن نیر ہزارن ماہ ساونڑ دی جھڑی ہے!

"کرماں سڑی ہے"

کون سُنے فریاد بھلا گھر زور وراں دی بخ وڑی ہے

کرماں سڑی ہے

سر وچ پھاڑن وال اجاڑن نہ دت مانگھ تے دھڑی ہے

کرماں سڑی ہے

عُمر تمام یتیم توڑے کھل اُجن تایئں لئی تڑی ہے

کرماں سڑی ہے

••

●

جھتاں دِل ڈِتی پردے لِگّھیں بُرقعے حجاب نقاب گئے
خُطبے پڑھاتے عشق جیھڑ خم تھی گُناہ ثواب گئے

سوھنی ندر دریا تھئی ستی ختم سونج دا تھئی
گَل گئی جوانی سک ڈیوچ جوبن تے حُسن شباب گئے

ڈِٹھڑی جھلک جیّں نور دی حاجت نہ حور قصور دی
خطرہ نہ کئی دوزخ ریہا بھُل خوف روز حساب گئے

دریا پے ہک بولی ڈِتن فلکیں دیوچ قائم حسن

جھک گئے پہاڑ سلام کر کے خود وی بیتاب گئے

اللہ بنائی آپ گل مٹی دے وچ گیا نور رل

سجدے ملائک لئے کرن ہک ہتھی حساب کتاب گئے

جیں دل دماغ تے عکس پیا حافظ تھئے قاری تھئے

صورت مثل تفسیر ہتھی بن ساری آپ کتاب گئے

ہک ہتھی یتیم نہ ہک تُوں چُک

شہرت ملامت تو ٹُک

رَج رَج کے پی بھر بھر کے ہک

ہتھی حب دے جام حباب گئے

جے ہوش آوے تاں پھٹ سگھداں
شکل شعلے دی پا سگھداں،
(یتیم)

منظومات

جوانی

خطرناک منزل ہے چڑھدی جوانی

جوانی گوُ لیندی ہے انسان اُٹھدے
لویں جوش والے پہلوان اُٹھدے
جُھکا ڈیندی ہے مرد میدان اُٹھدے
دفن بے کفن تھی گئے سُلطان اُٹھدے

ختم کر ڈیندی ہے شرف خاندانی

جوانی، بزرگی ادب دے مخالف!
ہے کر ڈیندی پیدا غضب دے مخالف
حسب دے مخالف نسب دے مخالف
شریعت دی دشمن تے رب دے مخالف

ایہہ گُستاخ اندھی بلا آسمانی

حیا دی ہے دشمن وفادی ہے دشمن
ایہہ اُبتے دی مار دھاڑ دی ہے دشمن
ایہہ بھینڑیں دی ڈاں ڈے تے ماں دی ہے دشمن
نہ یاریں دی یار آشنا دی ہے دشمن

ایہہ دریائی موجے شبابے طوفانی

نہ خوفِ جہنم نہ فردوس چھہندی
مثل رودکوہی ہے سُکدی تے ودہندی
اُونکوں نی وسیندی جیندر تے ہندی
لڑا کی آپائی تے جھنڑ کاں نہ سہندی

نہ خوفِ حکومت نہ غم جیلخانی

پہاڑیں کوں چیرے سمندر چھُولے
ایں توں موت ڈردی ایہہ خود موت گولے
کفن پوش خونی جنازے دے چولے
ہتھیں تیغ تندی ارکھے بمب گولے

اکھیں سُرخ خونی تے اندھی دیوانی

مثل مست ہاتھی جیہناں پیل پیندی
جیل دا پھڈ یندی بحر جھاگ دیندی
جیہناں ڈیکھ میدان نعرے مریندی
مثل رود کوہی پوڑ بیندی پوڑھیندی

نہ رُکدی نہ اڑدی غضب دی روانی

نہ تیغاں تفنگاں نہ توپاں تے تکّے
قدم کوہ بہ کوہ ہے نگہ بر فلکّے
غدر دے ارادن بغاوت دا شکّے
ایہہ مر سی مر سیسی یقینے تے پکّے

نہ گرمیزبانی نہ من میہمانی !

جوانی دے محتاج پھاسی تے دیندن
جوانی تے جوبن کوں کاول چکیندن
ولی غوث اقطاب باندی بنیندن
پیغمبر قدم دے تلے دا پھڈیندن

کیا یوسفؑ دا کیتا زلیخا زنانی

مَن کھٹو

نہ ڈھوری ہئے نہ گھوڑی ہئے واگ تے ہتّاں لا کھڑے

توڑ وندیں ہک مکڑے کوں اٹھ کھڑ جُل بھنّاں لا کھڑے

ہک کوں روندی ہیا ڈکھ کھیندے اُتّے ہناں ہنیں کا کھڑ چرندے

ڈنڈے کوں ڈنڈ لسیی کا کا! نہ گھر کنّاں لا کھڑے

کیا دھوواں کیا خاک نہیڑاں عزت رول چھڑیندی چینیاں

نہ سلوار، نہ گھگھرا، ناں پتلون گھٹنا لا کھڑے

ڈیہہ گذرئے وچ پہترے بازی لے روزہ ہیا ہنیں نمازی

مَن کھٹو بیکارے دا گھر ڈیٹی ڈیتاں لا کھڑے

انتظارِ یار

واہ کیتے وعدے اقرار لتاں ساڈی سولاں دیوچ شب گذری

میڈے سک سامان مکان اُلٹے آ ہجر دی سخت لقب گذری

طالب مطلوب دی رین ایہا با مطلب بے مطلب گذری

میڈی توں توں رگ رگ انگ انگ وچ تیڈی تانگھ دی سانگ ضرب گذری

تیڈے غبغب چاہ زنخداں دی چھری حلق اُتے بر لب گذری

تیڈے نرگس نین نگاہاں دی کئی ناوک نوک قلب گذری!

ہتی آس دی رین نراس گئی منحوس خطاب لقب گذری

اقرار پری کر پرے بیٹھی نہ سانگے نال سبب گذری!

ہوش یتیم نہ جوش ڈکھا جو گذری رین عجب گذری!!

خدا دی قسم
خدا نہ وِچیساں

محمدؐ دی اُمّت تے قربان رہساں
مسلمان ہاں ہیں مسلمان رہساں

بفضلِ خدا مردِ میدان رہساں!
وِکا ڈلیساں خود پر حیا نہ وِچیساں

شمعِ دینِ اسلام توں جان صدقے
پتنگے مثل نورِ ایمان صدقے

صداقت والا سارا سامان صدقے
خودی نہ وِچیساں غِنا نہ وِچیساں

زمین وِچ ڈلیساں زماں وِچ ڈلیساں
خلا تے ہوا آسماں وِچ ڈلیساں

وَہم وِچ ڈلیساں گماں وِچ ڈلیساں
خدا دی قسم میں خدا نہ وِچیساں

محبت علیؑ وِچ میڈا دِل آباد ہے
حسینی سبق دا میکوں رَس یاد ہے

ڈِٹھڑے ہنیں سب ستم کربلا دے لہو ڈِلیساں رنگِ حنا نہ وچیساں
تیڈے تیر لگسن نہ کشمیر ڈِلیساں نہ جولان ڈِلیساں نہ زنجیر ڈِلیساں
میں اندا کوں اپنی نہ تصویر ڈِلیساں دوا گھن کے اپنی دُعا نہ وچیساں
مثلِ غزنوی تروڑ بُت سومناتی بھٹی ہو کے مرساں پا دائم حیاتی
جھلیساں جگر گولیاں تاں چھاتی جیویں کھیسی بدی رضا نہ وچیساں
وچیساں تاں جنجوں تے چوٹی وچیساں بے دیناں دالی بولی بوٹی وچیساں

فتن باز اندا دی کوٹھی وچیساں!

مگر سادہ اپنی قبا نہ وچیساں!

جوابی چِٹھی

مولوی اللہ بخش دا جلی دے نا

پنجاہ سال گذر گے پورے نکھڑے عمر تمامی
دسیر گیاں کوں یاد کیتو رکھ جذبہ حبّ اسلامی
جو گذری سو واہ واہ گذری آغازی الخامی
عرض کراں کیا طول قصے ہن واقعے "شاہ بہرامی"
نال ڈکھاندے حاصل کیتم یار کوں جا بدنامی!
ئک الموت جدائی پاتی غالب تھئی ناکامی،
رگ رگ دے وِچ روگ لگا ہڈ کھا گیا ہجر حرامی

وقت اچھے گئے دل نہ آتے سائے بے آرامی
گھٹ گئی دید نہ ڈنڈ سلامت ہر جس دی بے خامی
کوچڑا ہے سامان ہمیشہ نت نظرے پئی "سامی"
یار اسا ڈے لڈ گئے پاروں گل پئی غیر غلامی
کیتا ہئی چا پلے پھوگ بھگیسوں غم دی سدھ نہ ہامی
قدر کلام نہ ادبی جگ تے چمکی "طول کلامی"!
ہنیں سنجاڑ کہیں کوں کوئے طوطی رازی جامی؟
عطریں دے نہ قطرے رہ گئے ناساں بند عوامی
گل بیکار تے کنڈے نازک نہ بلبل دے حامی

یا رالٰہی بخش عزیزا مُد گذری ، بس کلامی
ملساں حال سُنڑ لسیاں سارا ایہہ قصے الہامی
لکھ احسان وساری نہ تیں صحبت پاک امامی!
شہد یتیم رلا تے بھیجا ایہہ شربت بادامی

آئے شکاری پار دے
یار ساڈے سہر وار دے

خان کوراتی خان احمدانڑ ! بیٹاں ڈیوچ گھتن مندھانڑ
باقی لوک ڈوہڑن پانڑ ! لوٹے گول جھلار دے

آئے شکاری پار دے

اکھیں لوٹ نشانے لاون ! بہرتے رکھ رکھ کوڈیاں چاون
تازے ماس شکاری کھاون ! سبزل دیس دے یار دے

آئے شکاری یار دے

روہی گھمدے تھل دے سودے ! ہرن مرندے چیتے روندے

اُن ٹھک تِلکی قالب لوہدے جیہیں وقت گذاروے

آئے شکاری پار دے

ماہڑوں اینجھاں منتر پڑھدے آپے جیت اگوں آکھڑدے
لُڑدے زوری مُول نہ لڑدے بھرڑدے نال دپار دے

آئے شکاری پار دے!

جیتھ تیج ویندے افضل گھاڑے چیکن مرہوں تے ہاکن پاہڑ
زور شکاری مارن دھاڑے فیر کرن سر تار دے

آئے شکاری پار دے!

آیا وار نہ قضا گرندے جو شے آدے ہنیں چھڑیندے

جیت کوں قدمیں چا پٹونیدے صدقے ہک ہک وار دے
آئے شکاری پار دے

اکھ بچھڑ دی وچ کئی کئی ٹھہکے دھوں دھوں دہ دہ ڈیں ڈیں دکے
جھل گوں ول جیت نہ سہکے نہ ول کھرڑی مار دے
آئے شکاری پار دے

رنگ یتیم خدائی ڈٹھے سنے میدان لڑائی ڈٹھے
اتھے شونہ گائی ڈٹھے دکھرے شو شکار دے
آئے شکاری پار دے!

بھارت والے وحشی آ

بھارت والے وحشی آ ماریاں تیڈیاں متاں
کھا گیو پیٹ کشمیری لگو ڈھک تقدیری
آیو پیش اسیری لنس ڈے گیوں اخیری
لیھی فوج خدائی پھاٹیاں نیلیاں چھتاں

توپاں ٹینک نے بھلیا ظالم جگ وچ ہلیا
تیڈا دگڑیا کھلیا راز فریب دا کھلیا
کیتاں لوٹیاں یاریں کپ کپ تیریاں لتاں

ہلہ کوٹ سیالاں "! رکھ لاہور تے بھالاں
جگ مشہور مثالاں ! سٹ گیوں تیغاں ڈھالاں
قبرستان بنٹ گیوں ہکتر گارڈیاں رتاں

کن گیا کفر قطاراں! کن گئی فوج ہزاراں
پکڑ مجاہد یاراں ، ونیاں رج رج ماراں
تیری شان اجاڑاں پنجاں چھیہاں ستاں

آہیں عرش پچایاں تیرے ظلم ستایاں
تیریاں چوٹیاں پٹ کے پونٹریاں چرخے کتاں
ہک تیئں جیت نہ جیتی! چا لاہور نہ ہیتی

نِھٹّے نک کپوا کے رُلیاں بُھنیّے نِھتّاں

شیراں نال کھِڑا نہ سُتّے شینہہ جگوا نہ
غازی مرد مجاہد مُاریا جاوِین مَتّاں

یاد نہیں کہیں واری بازی مسلم ہاری!
اللہ حامی ہے حقدا ہیاں سب کوڑیاں گلّاں

یاد یتیم ڈِرِ لیسوں!
دِلّی آخر وِلیسوں!
ساوڑے محل قدیمی
آگن غیر دے ہتّاں

"باجھوں کامل پیر فقیراں بیا ہتھ شاہی کیندی ہے؟"

اَج نخوت خالق ہیں اُتے — سیّد فقیر تے شاہیں اُتے
پچھے رسول دے رہیں اُتے — دل چالاں سمجھیندی ہے

پیسہ ہتھیں ہے خبر کلھو کی — حُب کوں شرک بنیندے لوکی
علت آ ابلیسی لوکی — بندیاں کوں بدلیندی ہے

پیر چراغ اندھارے اندر — پیر پچیندے پار سمندر
پیر بنڑیندے شاہ قلندر — پیر سوہاندے میندی ہے

پیرے رہبر پیرے ہادی — پیرے مولا قسم خدادی

گالھ ہے کا کا ساد مُرادی   ہیڑی پار پجیندی ہے

عشق اللہ وِچ جو جل بھیندے   حبّ مدنی دے جام جو پیندے

اُوں کامل والا ڈمیندے   شاخ سُکّی پھل ڈیندی اے

اِیویں مزاریں آ ڈسوں دِلسوں   سک دے نال منوتیاں ڈیسوں

رَب دے ملیاں دی قدر کریسوں   کیوں خلقت جھنبر کیندی ہے

در کامل سے شاہ سک ویندے   ایں در شہنشاہ جھک ویندے

کوہ کنبدے دریا رُک ویندے   خود منتھا رگڑیندی ہے

سونا خالص دفن کریجے   کئی سو سال بعد کڈھیجے

اگہ صراف کنوں پرکھیجے   خود قیمت ودھیندی ہے

کھرا کھرل تھی پارہ مَردے ! تھی کیری اکسیر اتر دے
دانہ زیر زمین بسر دے ، قدرت برکت پیندی ہے

ایں صورت نی کامل مَردا ! ظاہر وِچ پا ویندے پردا
موت ضرور حکم پرورد ا ! ذائقہ ٹھیک چکھیندی ہے

ہے سینگے بھٹے چھتّے چھیلے بہر نگاہ تے چک وِچ لیلے
اللہ جیسی سنہہ کتی سیلے قبراں ڈین پٹیندی ہے

صاف یتیم سنیہا مُتّا ! لے پیراں توں بہتر کُتّا
دُر آقا رکھ نَلے سُتّا ہر شے سائیں سوجھڑ نیدی ہے

بولے کیا، مجبُورِ لسان

٭

جتھ دارُو اکسیر نہ ہووے   کامل جیند امیر نہ ہووے
اُکھ ہووے تے نیر نہ ہووے   جتھ حُب دی تصویر نہ ہووے

اُتھ سمجھیں ڈَسدے شیطان

جتھ امریکی آن جُھلک تھئی   مصری دُنیا شلجھل دھک تھئی
اُدلی بدلی بشر ملک تھئی   فلک زمین زمین فلک تھئی

ہوش نہیں چیتا گردان!

محل مقدس ناپے پُجدے   دھوتیں دُکھدے پچ پے مُجدے
گردش اندر جلوے سجدے   ایہہ فرعون کوں پچنی پچدے

موسیٰ سمجھیں بھتیا مہمان !

ریت ہووے تاں تتی ہووے   لہو کنوں بھوئیں رتی ہووے
لکھ تیراں دھم گھتی ہووے   سانگ لتے جھوک ستی ہووے

قطرہ قطرہ پڑھے قرآن

ساہ نکلے تاں آہ نہ نکلے   جگر جلے تے بھاہ نہ نکلے
کوئی بچن دا راہ نہ نکلے   نعرہ بن اللہ نہ نکلے !

پڑھے نماز حسینؑ جوان !

اللہ تاں اَزمیندا رہ گیا مُدنی اَندا وَیندا رہ گیا
بابا گنڈ بھیندا رہ گیا دین دی پارت ڈیندا رہ گیا

اندھی اُمت بے قربان

موت حیات بُرات خدائی ہے عزت ذِلت چیز پرائی ہے
حسرت رزق دی ریت اُچائی ہے پنجتن قلبی تار ہلائی ہے

قربانی ساڈا ایمان

خالق بخش حبیب دا صدقہ اپنے قرب قریب دا صدقہ
دافع درد طبیب دا صدقہ امت نیک نصیب دا صدقہ

صدقہ حیدر شاہ مرداںؑ

صدقہ حسنؓ حسینؓ بھرا دا صدقہ فاطمۃ الزہراؓ دا !
صدقہ کربل دے شہدا دا کر محتاج نہ غیر خدا دا

رکھ اپنے اسلام دی شان

وَردن ڈھیر دوا پیدا کر محمود دی جذبہ پیدا کر
عمرؓ امیر ولا پیدا کر حیدرؓ شیر خدا پیدا کر

دُور تھیون غم ڈے درمان

درد یتیم محبت ڈیہدی حب وت شان صدا ڈیہد قت دی
وحدت شرف تہاڈ ڈیہدی آپ تماشے قدرت ڈیہدی

ہووے کیا مجبورالشان

مَن کھٹو چاہی سنّاں
اُجاں کھیڈے ڈِیٹی ڈنّاں

کرے پوری گالھ نہ مُونہوں | جے بولے اوہُوں اوہُوں
محروم انسانی رُوحوں | رِڈ ٹی کوں سَڈّ بے اُنّاں
کر ڈھیپ تے صُورت کالی | رہے ڈُبوے ڈُبھیہہ وے پالی
اسلامی نور توں خالی | "وڈ بُچھیا" لونمبر کنّاں
جو لقمہ مُونہہ وچ پیندا | نہ جھٹے بُگّل چھوڑیندا
بے وزنہ پیٹ بھریندا! | نہ چھوڑے گاجر گنّاں
نہ دین رسول دا سوہناں | جیتھ ڈیکھدے گھر ادھواں

۹۷ وڈ بُچھا ۔ لاڑ کنّا

پٹ وات تے رنگدا کوہاں   گل پے گئے گاٹے بھناں
بنت میعاداں سے گنڑدا   جتھہ موت قضیاں بنڑدا
اُٹھ یار ضروری ہنڑدا   چک ولیسی میں نہ منّاں

رُباعی

جڈاں دی سجناں دی پیڑ پئی ہے
نہ کارگر کئی ہر بڑ تھئی ہے
جھپیڑ پوکھی بھناواں پوکھی
لہو بدن دا نپیڑ گئی ہے

وستی دا تماشہ

طبلے تے لگی تھاپ ڈھولک دے ٹھنگورے
چڑھ آئے مکاناں تے بدل کالے تے بھورے

بدلی ڈٹھی کالی تلے برسن پئے کردورے
ہتھ ڈیکھ حنائی لگے یاراں دے کھنگورے

گھوڑیاں پیاں ہٹرکن تے سواریں دی سلامی
وستی دا تماشہ ہو یا یاریں دی سلامی!

ہکی ویلی توں بی ویلی کڑا ویلی ٹھکا ویلی
مُرناں پکارے پیا نقلی دی ہولا ویلی
سردار، ملک، خان تئیں ڈلول ایہہ سُنا ویلی
منڈا پیا پنج پنج تے تہاڈ پیا سوا ویلی

بلبل دی نگاہ گل تے بہاریں دی سلامی
وستی دا تماشہ ہو یا یاریں دی سلامی

بے اَدب ادیب

•

نہیں شاعر سمجھدا میں او ڈھادھی یا مراسی ہے
اَدب دے علم توں محروم غالب بے ثناسی ہے
ثنا خواں آپنڑ آپے اندھے کھوہ دی انگاسی ہے
او خونی ہے او مجرم ہے سزا قاتل دی پھاسی ہے
بہو شاعر دا مُل موہنہ تے جو کھیڈے خون دی ہولی
جیڑھا جو بے ادب ہووے ادیباں دا بُگس گولی

•

شاعر

شاعر والی سخن ولایت شاعر قطب قضا دے
شاعر اللہ نال کلامی ساجد صبح مسا دے
شاعر بلبل باغ رسالت عاشق لوز خدا دے
شاعر قوم جگا سگدے ہن نال خدائی ایما دے
شاعر ملک دے والی وارث شاعر شاہ شہزا دے
شاہ دماغ مدبّر شہ دِل رکھدن نیک ارادے
بہوں اُوچے پرواز کریندے طائر عرش عُلا دے
ویس دیار دے ادبی حاکم نہ محتاج ہُما دے

بحر بھرن وچ کوزے دے شاہ تارے شاہ دریا دے
رُوح پا ڈیندن گذر گیاں وچ مردہ مسیح مُولا دے
شاعر ہیرے لعل کریندن گوہر حسلم حیا دے
شاعر ہن آزاد ازل توں نہ قیصر کسرے دے
قطرہ کر دریا ڈیندے ایہہ حاکم بحر ہوا دے
مستانے مئے وحدت والے ساقی مئے مینا دے
شعر نواز محمد مدنی قدر کیتے شعراء دے
شاعر پھیر مقدر ڈیندے رکھدے زور زیادے
قیمت قدر کلام دی ہوئی بیش علی مولا دے
شعر یتیم تیڈے شاہواری لسنخے ہن کیمیا دے

سرائیکی بولی

- سائیں حسّان تے اختر نے واہ خوب حقیقت کھولی!

سکھّاں داپھ لتاڑی پہلے ول انگریزاں رولی
پاک حکومت جاگ لائی نپ باہوں پکڑ ڈھنڈولی
جوش سیتی آہوش وچا لے لا کے سُرخی گولی!
پیر فریدؒ پنگھے اندر ڈِتی عشق دی لولی
نازک سیئں ہتھ نازک پھیریا لا سینے پا جھولی
پھل پھل نال بہار تھئی جوں ہکے گل ہر تولی
شربت ساقی پاک پلایا بھر بھر گھلگھر ڈولی

چشمے آب حیات اُتے آئی سخنوراں دی ٹولی
جلسے جشن سرائیکی اندر تَر گئی بولی بھولی !
لطفِ علی "شاہ سیفل" اندر بولی ڈِکھائی پولی
دل ایں اَجڑی پیچڑی کوں نوروز پوائی "چولی"
آدِلسوزؔ، گدازؔ، تے آصفؔ چول ایہا دل چولی
کہتر مرد مداحی مومن کر کر صاف چھچھولی!
حیدرؔ، گامنؔ، باغؔ تے حافظؔ پکڑ غلیل غلولی
صحیح نشان نشانے بیٹھے مارے "زاغ مخولی" !
وِچ ملتان بہارؔ تے اخترؔ بھری ادب دی جھولی
خوش تر اُتے بخت فقیر نہ کیتی خدمت تھولی!

دِل مجروح خلیق تے شاطر تیشہ مار "دھولی"
بن فرہاد سرائیکی والی شیریں ندی پھولی
گھن کیفی گل کیف کنوں ہَہ پوتے ہار پٹولی،
سوکڑ دے اقبال ٹکر لا محنت نال ٹٹولی!
تو آنسے پاک دے اندر نصرت ویل محبت گھولی
واہ ارشاد کیتا اپریشن چھٹ گئے زخم رسولی
ایں رن وچ جانباز جتوئی نکھتا مار پٹولی
ناز، طالوت، فریدی سائیں پا کنڈڑے زر تولی
سائیں حسان امیر بیاں دا اچھل پیا ڈے جھولی
کشفی نور محمد سائل باد بہاری گھولی!

ظامی ترُت سلامی ہو یا ڈیکھ سوہاگ دی ڈولی
شاہ مجور تے ڈاڈا سہر در گاہک ہولی سولی

زائر بسمل خان فدا دل حبیب سفیر الولی
کوک یتیم دی ہُوک پئی کوہ مری قصور کسولی

ماہر مہر زبان اپنی دی پوتھی سالم بھولی
"اختر" دے اخبار وچ لے تھئی برات سمولی

شعر یتیم سیانے لکھدے خواہ صورت ہس بھولی
سیّد نذیر تے حافظ تے آ مکا قصہ قصولی



"سَیمل ہے نہ سونہہ ہے سفر پُر خطر ہے"

آہڑ دا مہینہ تتی ریت لکھ ہے
پٹی پندھ پیدل پرے پاک مکھ ہے
جدائی دا غم ہے وچھوڑے دا ڈکھ ہے
نہ کوندھی نہ چھاگل تے سجناں دا ڈکھ ہے، بیابان وحشت روہیلا نہر ہے
نہ تارو نہ تُلہا سنداری ہنا ہے
ملاح نال اُن بن مخالف ہوا ہے
شری شور دریا اندھاری سوا ہے
ہتساراں دی فاں فوں بلا در بلا ہے، بھنور گھاٹر دریا چکر در چکر ہے

پتن لا پتہ ہے تے دریا دی بھر ہے
کڑک ہے چمک ہے بدل شور شر ہے
نہ جھوک ہے نہ جھوکا بیابان بر ہے
جتھاں کھیڈ بالاں دی ڈینہیں وا گھر ہے مسافر غریب ضعیف العمر ہے
الٰہی ڈکھاڈے شکل یار والی
خطا معاف کرڈے گنہگار والی
تماشا کرے اکھ خطا کار والی
یا ار وار کرڈے کندھی پار والی قیامت ہر یوم الحشر ہے
نہ نیکی دا ناز ہے عملی گھمنڈ ہے
نبیؐ نال ہند ہے کجھ ڈو کنڈے

بشر نور والی ڈیہاں رات ڈنڈے
خطا ہیں دا بوجھ اے گناہیں دی پنڈے
نہ تاب نظر ہے نہ زور کمر ہے
سمل ہے نہ سُوہنا ہے سفر پُرخطر ہے

•

جتوئی میلہ دا وساکھی سڈیندے

آہا دور کافر آیا شاہ مُسافر او رہندا قلندر مستیاں دے اندر
نہ منگدا الیندا عبادت کریندا ہا بندہ نمازی کمھاراں تے راضی
اہیں مست موسم ہوندا عرس تھیندے
جتوئی دا میلہ وساکھی سڈیندے

ہوا چیتر دی ہے فضا چیتر دی ہے ضعیفی کوں مستی جوانی کوں مستی
دِرندے پرندے نویں گیت گندے پکے کھیت دانے کڈھن پے کوٹانے
مرکانے تے غوغٹ پے گھوٹے گھٹیندے
جتوئی دا میلہ وساکھی سڈیندے
بلا گھوڑیاں ہن گوتیں ڈوڑیاں ہن جوناڑیں دیاں پلیاں حسیلا تے ٹلیاں
پے کھوہ ڈانڈ واہندے ہکل کئی نہ سہندے جیڑھے جیت ولین الغامات پیسن!
لفافے دے اندر پے حصے ونڈیندے
جتوئی دا میلہ وساکھی سڈیندے
سوا دِل سُرودِل سبھے حور نورن کہیں جاہ تے طبلے کہیں جا تنبورن
صدا مست مستے تبسم کھنگورن جے کھجاں تے بوچھن ڈتاں انہاں تے بلورن

محبّت دے میخوار پے جام پیندے
جتوئی دا میلہ وساکھی سُبدّ ہندے

زراعتی نمائش نمونے دے شوہن سلوکاں دے ڈٹھے جو دل آکھی سوہن
خوشاں بے شمار ن تماشائی ہوبن جو دل دے ارادے حاصل سبھو ہن
ایوّبی عہد ہے جشن پے منیندے!

فلودے تے کانجی دے سے ناگ لگّے جیندے پیش پے گئے الا دل نہ سگّے
پہتی پیٹ گڑبڑ اتے تلوں جھگّے اد مشکل نظر وے عشا تائیں تگے
اکھیں پیاں نوپیچن تے ہاں پیا کنبیندے

بھنوتی کوئی بھن تے آیا غریبے کوئی والی چھلا بھنایا غریبے
کہیں سود گھن تے پھسایا غریبے جیویں کیویں میلے تے آیا غریبے

طباخی کیتیں خام چھچھڑے تونبیدے

آکھے سڈ زمانی میڈا ہار آنی یا پونچاں یا پوڈی لڈاں پا کے لوڑی
تو تو ڈا ایں تودی بہیں نال گوڈی آویں پونگراں گھن تاں کھیڈساں جن
بھلے مانساں رکھی رن کوں مندے

نہ تاں ہتھ گھتیساں نہ تیلا رکھیساں اول چک بھکیساں پچھے تیلی لیساں!
چھکیساں ہوشیساں ہیں مرساں مرلیساں یا ہیکیں پئی ولیساں!
زمانے کوں سدھے میڈا ضد سنیدے!

جیوا آکھیا ہیں ولیساں، پیئے آکھیا ہیں ڈلیساں، نیندی تئے تیکوں گھن ہس آندلیساں
جیویں آکھسو میں اولویں کر لیساں، سنار دے ہٹ تے ہیں آپ ولیساں!
دساکھی دا ڈینہہ ہے میڈا روح دی تھیندے

تیکوں چاندی سونے دی کیڑھی شناسے تیکوں کیا خبر تولہ رتی ماسے
نہیں علم تیکوں خراب ہے کہ خاصے کھوکی نہی گئی میڈا دل اُداسے

اساں ڈیہی ہیں انسان جائے کہیں دے

ہٹھائی وازورے جیویں کھل دے بھورے جلیبی ہے پیلی جیویں ناگ زیلی
جے لڈو تا لڈے نقل پاک ڈبے وکدے پکوڑے مکھیاں ادہ مکوڑے

لویں لوٹ بھجدے پڑے پیٹے تولیندے

پئے ڈرکوں تے مرد پے گھن خشک زادے تلکم پیا اکھیردے تاں ڈول الردے
آچھترے ڈاچیلہ جیکر کیئی ٹکردے لا پترے تے بازی رہن یار ہردے

جتی بوٹ وکدے پئے کپڑے لہندے
جتوئی دا میلہ ڈسا کھی سڈیندے

پلّے دام کائے نی وَدّے وات پیّٹی نہ ہالیں دی خرچی نہ کئی چیز جھتی
نہ ملے اُدھار اپھیرن ہٹی ہٹی لگّے تھال ہتھ کئی ہتے ڈر کوں دی متّی
تو نہڑے کئی نہ کئی شئے تاں گھر گھن ویجیندے

نہ دنگل نہ تھیٹر نہ فلماں ڈٹھو سے دیواریں قناتیں دے باہروں پھر لو سے
مٹھے بول سُن سُن تے ہسدے رہو سے تماشے کروں ہاں نہ گھلڑ اندو سے
جے چوری کریندوں تاں چالان تھیندے

آ کھے دِل توں حلوائی بول حملہ سُنہڑیندے مگر سخت تھانیدار دا عملہ
خدا ڈیسی کھو سوں نہ تھئی گیا کملا نہ بت کر عذابی نہ دلڑی کوں غم لا
کریندے جیڑھا جرم آخر ڈھکیندے
جتوئی دا میلہ وِساکھی سہڈیندے

ڈُگوں لے رہا ہیٹھے مجسٹریٹ واسطہ جیکوں یار پولیس ڈے ویندی دلّا
سدّھا جیل ویندے گنہگار جھلا ہٹھائی کوں بھا لاسا کوں ساگ بھلا
ہنا لے سیا لے جھول ڈُڈھ بھر یندے

دُکاناں والے مست مغرور ڈسدن شہر دار باقی تاں مجبور ڈسدن
جیتھاں یار مہمان بھر لور ڈسدن انہاندے صفا ہوش تھکّے دُور ڈسدن
ورھیوں بعد قسمت سیتی ڈلا ویندے

یتیما! تیڈے شعر سُن لوک کھلدن نہیں چھوڑ ویندے جتھاں یار ملدن
انہاں میلیاں وچ وڈے میل ملدن الیکشن دی جنگلے پے ہتھیار کلہدن
جنہاں مار کھادی اُوہے نی جھلیندے

رشوت

کِتے بے تقصیر ڈھکائی کھڑی ہے   کِتے نا حق دار چڑھائی کھڑی ہے
گھر وسدے نسے اُجڑائی کھڑی ہے   پر نخ رشوت جھمراں لائی کھڑی ہے

ہر جاہ تے رشوت آئی کھڑی ہے

ہر مند وچ بیحد نزد نظرے   گم زیر زبر جیٹ شد نظرے
ہر قدم تے غار لحد نظرے   تا فلک بلندی قد نظرے

رشوت دی ڈین ڈرائی کھڑی ہے

رشوت حرام زادی

دشمن ایمان دی ہے اسلام دی عدو ہے
شیطان دی ایہہ مادر ناپاک لے وضو ہے
گھر گھر مقام رکھدی موجود کو بکو ہے
مظلوم دے مخالف ظالم دی آبرو ہے
سوہنیں ہنیں حیا دی رشوت حرام زادی

ہنت قوم کوں لتاڑے وسدا وطن اجاڑے
ہسدے چمن کوں ساڑے دُھک ہن ایند کراڑے
نر کوں بنا دے مادی رشوت حرام زادی

ٹھاٹے پیوں تکیندی تحصیل کوں سہیندی
اُشراف کوں پوڑیندی کم ظرف کوں تریندی

بے شرم ہے بلادی رشوت حرام زادی

رکھدی مزاج غرّا غم جیل توں مبرّا
رکھ بے گناہ تے ارّا کر چھوڑے ذرّہ ذرّہ

رفتار جوں زیادی رشوت حرام زادی

آیات کیا حدیثے نکتار جیب رکھیسے!
کیا کالو کیا خمیسے نہ ڈیسی تاں ڈھکیسے!

نہیں گالھ چھپ چھپادی رشوت حرام زادی
سُو نہیں نہیں حیادی رشوت حرام زادی

زور آوراں دی یار بیکس تے مار مارے
انصاف تے سوارے منظور جیب کارے

پیدل نہ تھی پیا دی رشوت حرام زادی

بن بن حسین ٹھگدی بن ماہ جبیں ٹھگدی
مذہب تے دین ٹھگدی تقوے یقین ٹھگدی

راہزن ہے ابتدا دی رشوت حرام زادی

لُٹ تے بیدار ڈیندی ایمان کوں مو سیندی
اسلام کوں سٹیندی قرآن کوں بھلیندی

منکر ہئی خدا دی رشوت حرام زادی
سُو ہیں ہیں حیا دی رشوت حرام زادی

جگمگوندی خواب اندر برقعے نقاب اندر
ملدی حجاب اندر مستی شراب اندر

نہ بھین نہ بھرا دی رشوت حرام زادی

بَن ٹھن گھیوے دیندی کھیں کھیر پئی پلیندی
غلّے غذا چھپیندی سودیس پئی وٹیندی!

عصمت فروش مادی رشوت حرام زادی

رکھدی مرید ڈھیرے کئی نوجوان پکیرے
تک کوٹھیاں تے ڈیرے پئیندی ہزار پھیرے

ہے تخلیئے دی عادی رشوت حرام زادی

ہے مرض بے معیادی رشوت حرام زادی

رِچھ دا سلام

▲ شاعر کوں شوق گھن گیا رِچھ دے سلام کیتے،

حلیہ جناب رِچھ دا ننگی پوشاک پاتی
بوتھی مثال کُتے قدرے سفید چھاتی
صورت غلیظ رِچھ دی شاعر صحیح سونجاتی
کوسن تے خرخرایا پاتی دھوش چھاتی!

ہک باندری میانکی اپنے انعام کیتے، شاعر کوں شوق گھن گیا رِچھ دے سلام کیتے

آئی ہوا عفونت بوئے خراب والی،
مستی درندگانی نشے شراب والی!

پھوٹے حضورؐ جھگ دے حالت عتاب والی

اکھ شوخ مرچ کالی غصے عذاب والی

تقدیر وچ پھسایا نزلے نے کام کیتے، شاعر کوں شوق گھن گیا، رچھ دے سلام کیتے

کنب کنب کلام کیتی جھک جھک سلام کیتا

پاسِ ادب دی خاطر ہوکے کلام کیتا

بھر بینس باندراں کوں پیسہ حرام کیتا

رچھ لوز خرس کوہی غل غام غام کیتا

بندے دا نہ بلے آدم کہیں احترام کیتے، شاعر کوں شوق گھن گیا، رچھ دے سلام کیتے

آہستہ پھر الایم عرضے حضور ڈیکھو!

دیدار دی تمنا کجھ تاں ضرور ڈیکھو

ڈیکھو ضرور ڈیکھو خواہ گھورگھور ڈیکھو!

گھن آئے شوق ساکوں نزدیک دُور ڈیکھو

چا اُسترا قلم دا پھیرا حجام کیتے ، شاعر کُوں شوق گھن گیا رِچھ دے سلام کیتے

غرّا کے طیش اندر کر کے دراز نَلّہ

بونگیا حرام زادہ کر کے وَحوش ہَلّہ

دِل اہلِ دِل دُا ہِل گیا جندڑی بچائی اللّٰہ

پیرِ دِل پیزار ڈِھہہ گیا ہِک پیر بُوٹ گُلّھا

بھج بھج کے دم کُشتی بھتی ہوٹل قیام کیتے، شاعر کوں شوق گھن گیا رِچھ دے سلام کیتے

رچھ نامراد سمجھے شان سلام کیا ہے

کیکوں حلال آہد سمجھے حرام کیا ہے؟

کیا بے شعور سمجھے ادبی مقام کیا ہے

رب رحیم کیا ہے یا رام رام کیا ہے

شاعر کہیں بلا ہے جیں بے آرام کیتے، شاعر کوں شوق گھن گیا رچھ دسلام کیتے

سارا قصور شاعر کوں آکھے بیگناہی!

مُرلی سُنائی گوہ کوں آداب دی تباہی

رچھ نال چھیڑ خوانی رچھ نال خیر خواہی

خفا ہے ادبی دُنیا شاعر دی بے نگاہی

ڈس کیوں یتیم نکرہ تیس بے لگام کیتے، شاعر کوں شوق گھن گیا رچھ دسلام کیتے۔

• • •

نک نہ ناساں

"نک نہ ناساں ، اُدھ وِچ پھساں"

توڑے کوجھی ہاں بے عملی
لوک سڈیندے بھولی کملی!

ہتھوں خالی پیا بے سملی!
جگ دے میہنے سٹھنے سہساں

نک نہ ناساں
اُدھ وِچ پھساں

مہندی سرخی کجلے پیساں
لیٹ پلنگیں سیجھ سہیساں

سینگیاں کوں سڈ یار ڈکھیساں
باندی بنڑساں مطلب لہساں

نک نہ ناساں
اُدھ وِچ پھساں

ہک بے عملی پیا بے ڈکھی
فیل وماغ مزاجوں تکھی

نہ کیتی ہوش الاون سکھی ہک ہک نال کریندی بحثاں
نک نہ ناساں ، اُدھ وِچ بہساں

ڈیڑھے پاڑے پھرے آواری اُڑی تھُڑی شے رہے لوہاری
توبہ توبہ زاری زاری لَڈ ولیسن جیں پاڑے بہساں

کہیں داسُول سُہاپَے سہساں
نک نہ ناساں، اُدھ وِچ بہساں

خط

اَن پڑھ جٹی دا — یار دے ناں

آ غفورا! لکھ ڈے چِٹھیاں، سوہنیاں سوہنیاں مِٹھیاں مِٹھیاں!

لکھ چِٹھیاں آکھن "منشاناں" باندی رہساں نہ کر ماٹراں!
یار ہلاویں تاں میں چانٹراں مُد گذری نہ شکلاں ڈِٹھیاں

آ غفورا! لکھ ڈے چِٹھیاں!

یار ساڈے دل بھیج سنیہڑا دُشمن بن گے سارا ویڑھا!
رات ڈِیہاں گل پے گیا جھیڑا آون ڈی کر نہ گھت وِٹھیاں

آ غفورا، لکھ ڈے چِٹھیاں،
سوہنیاں سوہنیاں مِٹھیاں مِٹھیاں!

ویڈاں لائیم وقت کنوارے — لوہندی رہ گیُم کر کر چارے
کرن مقالاں لوک اَوارے — مُونہہ سہرا پایُم دھوڑاں ہٹیاں

آ غفورا ، لکھ ڈے چِٹھیاں

ہن مُونہہ ڈِٹھیاں بک لاہندی — ہجر وچھوڑا دل نہ سُہندی
تا نگھ تیڈی وچ ہر دم رہندی — اُجڑی موئیم شکلاں پھٹیاں !

آ غفورا لکھ ڈے چِٹھیاں

بادِ صبا ہتھ بھیج سنیہڑے — چھوڑ رُسیمے تر ور بکھیڑے
اکھیاں ڈیکھن وس پیا نیڑے — مُد گذری پٹکارے پٹیاں

آ غفورا ، لکھ ڈے چِٹھیاں

سونٹیاں سوہنیاں مِٹھیاں مِٹھیاں !

ہنوں نیاز تے لکھ ہتھ جوڑی تانگھ سوائی ہک ہم ڈوڑی
روندی مراں نہ چندری بھوڑی گل چا لابھا نویں کالی کٹیاں

آ غفورا! لکھ ڈے چِٹھیاں

روگ لگا ہک تیڈے دم دا تار پیا ہم گل جے جم دا
صدقہ اپنے قدم قدم دا آپ گنڈھیسوں تانڑیاں کھٹیاں

آ غفورا! لکھ ڈے چِٹھیاں

جیں ڈینہہ منشی بھیسی چوکھا ہک ڈے نال موکھیساں موکھا
پکے وعدے سمجھ نہ دوکھا کوڑ کریندن پیریں پٹیاں"

آ غفورا! لکھ ڈے چِٹھیاں
سوہنیاں سوہنیاں مٹھیاں مٹھیاں

کُتیاں کُوں عیزت ڈھیر ہے

نہ حُب ہے کابل پیرو دی • سِک قلم رانجھے ہیر دی
چھک ہے پرائی تصویر دی • یا خط رقعے تحریر دی
پَک پَک تے کِردی ہیر ہے • کتیاں کوں عیزت ڈھیر ہے

دِھی والے زر گولہن وَدے • دھن والا دَر گولہن وَدے
رَج والا دَر گولہن وَدے • وستی شہر گولہن وَدے
کابشد کھرن چو پھیر ہے • کُتیاں کوں عیزت ڈھیر ہے

ویس کیا کراں خواندی ہے دھی • اپنے کنوں ماندی ہے دھی
سونا ہے دھی چاندی ہے دھی • بچدی ہے دھی گاندی ہے دھی

بھوئیں لے دُکھیندی پیر ہے — کُتیاں کوں غیرت ڈھیر ہے

•

پڑھنی قرآن میت کوں! — پی پالے پاک پریت کوں

کھمکا دے شوق پلیت کوں — مَن والے گوں لے بیت کوں

ڈھلی شب زبر ہے نہ زیر ہے — کُتیاں کوں غیرت ڈھیر ہے

•

کُتے جتھاں کر گھر ویندن — غیر آوے تاں بیٹے شُر ویندن

مادیں دے راہ تے مُر ویندن — نہ چھوڑ اپنڑا در ویندن

کُتا دی گھور تے شیر ہے — کُتیاں کوں غیرت ڈھیر ہے

•

کُتیاں تو بد کئی مرد ہن — مردود کئی نامرد ہن

لُچاں کھتیاں لے پردہن — لکھ سُول ہن ساہ سرد ہن

آموت ہن کہیں دیر ہے — کُتیاں کوں غیرت ڈھیر ہے

پاک نگری

سادی ہے پاک نگری سوہنا ہے شان سادا

شاہان مغلیہ دی عظمت وقار یاد ے

اورنگ دی حکومت خود مختیار یاد ے

نورجہاں دا قصہ عصمت شعار یاد ے

لاہور والا قلعہ تے شالا مار یاد ے

ہر ملک وچ ہا روشن نام ونشان سادا

فردوس دا نمونہ کشمیر دی ولایت

تا غرب شرق شاہی اللہ دی عنایت

بھوئیں لے تے گھیندی پیر ہے — کُتیاں کوں غیرت ڈھیر ہے

•

پڑھی قرآن میت کوں ! — پی پالے پاک پریت کوں
ٹھمکا دے شوق پلیت کوں — مَن والے گو لے میت کوں
ڈھلی شب زبر ہے نہ زیر ہے — کُتیاں کوں غیرت ڈھیر ہے

•

کُتے جھتاں کر گھر ڈیندن — غیر آوے تاں تے شر ڈیندن
ماویں دے راہ تے مر ڈیندن — نہ چھوڑ اپنا در ڈیندن
کُتا دی گھور تے شیر ہے — کُتیاں کوں غیرت ڈھیر ہے

•

کُتیاں تو بد کئی مرد ہن — مردود کئی نامرد ہن
لجاں کھتیاں بے پرد ہن — لکھ سول ہن ساہ سرد ہن
آ موت ہن کہیں ویر ہے — کُتیاں کوں غیرت ڈھیر ہے

پاک نگری

ساڈی ہے پاک نگری سوھنا ہے شان ساڈا

شاہاں مغلیہ دی عظمت وقار یاد ے

اورنگ دی حکومت خود مختیار یاد ے

نورجہاں دا قصہ عصمت شعار یاد ے

لاہور والا قلعہ تے شالا مار یاد ے

ہر ملک وچ ہا روشن نام ونشان ساڈا

فردوس دا نمونہ کشمیر دی ولایت

تا غرب شرق شاہی اللہ دی عنایت

اسلام تے عطا ہے ہر فیض دی رعایت
پیغمبری حدیثے سچی ہے ایہہ روایت

تکبیر ضرب ساڈی نعرہ اذان ساڈا

شیرِ خدا علیؑ ہے مشکل کشا علی ہے
اسد اللہ ہے یداللہ شاہ اولیا علی ہے
اوندا گدا ہے حاتم اوہ باسخا علی ہے
چن تارے سجھ سلامی نورِ خدا علی ہے

یزدانی شیر ساڈا فاتح جوان ساڈا

حسنؑ وحسینؑ واللہ لخت جگر ید اللہ!
اوہ مصطفےٰ دے پیارے خاتون دا اَللّا

شہدأ شہید اعظم انوار دا تجلّا
کئی روز دے پیاسے قربان راہ اللہ

غلمان و حور ساڈے جنت مکان ساڈا

یاران مصطفٰے ؐ ای ہن یار غار ساڈے
فاروق ؓ عمر عادل عثمان ؓ یار ساڈے
صدیق ؓ با صداقت ایہہ جاں نثار ساڈے
علم نبی ؐ دے در ہن حیدر کرار ؑ ساڈے

ساری خدائی ساڈی سارا جہان ساڈا

مکّہ شریف ساڈا مدنی جوان ساڈے
ساڈا عرب دا والی سارا ایران ساڈے

ساڈا عراق اردن — افغانستان ساڈے
مصری ملوک ساڈا — بصرے نشان ساڈے

ہے نافذ تر گیاندا ہے حکمران ساڈا ہے

قربانیاں زکاتان — روزے نماز ساڈے
اللہ کریم جوڑن — وڈے اعزار ساڈے
سجدے فرشتیاندے — رُتبے دراز ساڈے
رب دا حبیب ساڈا — شاہِ حجاز ساڈے

مہمان عرش والا خود میزبان ساڈا

میرانیؒ پیر ساڈا — شاہ تونسویؒ ہے حامی
لکھ فیض ہِن فریدیؒ — او ذات ہے گرامی

نک نہتھ مہاروی ہے   الطاف ہن مدامی
زکریاؒ رکنِ عالمؒ   ہند، سندھ ہے سلامی

محبوب رب دا دیرہ سبحانی تھان ساڈا

اجمیر دیاں بہاراں   گل گوناگوں ہسدے
وِچ بخاریاں دے   ابرِ کرم پے وسدے
شمسی شعاع اساڈی   وارث جو کس لے کس دے
لکھدا رہاں قصیدے   شوقن قلم تے مس دے
گاہکاں دی خوش نصیبی گرم اے دکان ساڈا

جٹ دی بُکھ دا عِلاج

واہ ہالیا تیرا ہَل ہے

ہَل کردا مشکل حَل ہے

(۱)

ہَل ہالیاں دا ہتھیار وَڈّا ‏ ‏ ہَل پیٹ زمین دا چیر سکدے

روہ جبل پہاڑ سلام کرن ‏ ‏ فرہاد چلا جوئے شیر سکدے

ہَل ہل کے روس کوں تار ڈِتا ‏ ‏ ہَل خنجر دی گھن تصویر سکدے

ہَل ہَل کے تاج پوا سگدے ‏ ‏ ہَل جوڑ نواب امیر سگدے

ہَل کیمیا گر اسلام والا! ‏ ‏ ہَل خاک بنا اکسیر سگدے

ہُن کنجی ہے غلّے غذا والی
ہُن جوڑ اناج کثیر سگدے

جیں دیس دیو چ ہُن ہلّے پیا
ہُن پھیر قضا تقدیر سگدے

ہُن ہتّے حرامیاں کافراں دے
ہُن مار کے جوڑ اسیر سگدے

ہن روٹیاں لگّاہیں سبھ کھوٹیاں دے
ہُن جذبہ جوڑ سریر سگدے

گئے پار یتیم سمندراں دے
جیڑھے پی بھاگ وا کھیر سگدے

(۲)

الف اُٹھ کسان غریب سُتا
سُتا منیاں ٹنگ منگھانیاں تے

ہلّے پلیاں مکھن حرام کیتا
باقی مکھیاں رہیاں مندھانیاں تے

پھٹی لُٹی گئی غلّہ غیب ہویا
اُتّوں تیل ہویا ہنج گھانیاں تے

کانواں کالیاں دی جھار ماریا سی
وٹّا رکھ تاں ڈنگ کھانیاں تے

ڈِکھے پیٹ یتیم خراب ہویوں   ہڈیں آپ تے ڈوس ہُہانیاں تے

ہَل

ہَل گولیاں کوں گُل کر سگدے   ہَل پکڑ فرعون دا تیر سگدے
جیں ہتھ ایمان دا ہَل ہووے   گھن جموں تے گھن کشمیر سگدے
نعرہ مار ہالی تکبیر دا لا!   ترنج دِلی تے ملک بلمیر سگدے

ہَل دارول ہے درد زمین والا
پیڑ ڈِڈھ دی مار چنیر سگدے

•

اپنا غریب خانہ

سوئی چھڑی دا لوٹا سلطانی تازیانہ — تکمہ تنی نہ چوڑے ٹوپی قلندرانہ
عاصی گھار صابن جوئیں دا کارخانہ — ایازی ناز نخرے ستھ غزنوی خزانہ

ڈٹھل سیم و زر نظر دے اپنا غریب خانہ

زیرین چھاڑیاں دی اچا ہے باڑیاں توں — دریائی موج اندر بالا پہاڑیاں توں
محفوظ شیر نہریں گدڑاں گداڑیاں توں — اللہ میاں بچائے بدبینیاں بھاڑیاں توں

نورِ سحر نظر دے اپنا غریب خانہ

عُریاں لباس خاکی میلہ وجود چاکی! — چھپری خراب کہنی کونڈا نہ طاق طاقی
وارث بھرانہ کاگی دم فاقہ مست باقی — ناچاکی تے نفاقی اللہ دی فراق پاکی

کسریٰ دے قصر نظر دے اپنا غریب خانہ

سرکنڈے کانہہ کانے لیاں دے شامیانے
آلو دگرد یا پائی کھنڈ کھیر خسروانے

جنگل پہاڑ ٹبے چٹ بھوت دیہہ دیوانے
مستی مستے دی رولی لسی فتے مغانے

شملہ نگر نظر دے اپنا غریب خانہ

تسی پروکھی جاتی سکی سٹری چپاتی
چوبھی سمیت ول لیپ لون مرچ پاتی

الحمد پیٹ بکھے داخل تھئی چپاتی!
دھسہ بدن نباتی صورت نہ گئی سنجاتی

حاتم دا در نظر دے اپنا غریب خانہ

نہ کوئی پلیٹ پیالہ ہک کناں ساگ والا
دھوئیں دے وچ پراٹھا دور دے وچ نوالا

کیا ہاڑ پوہ سیالا گرمی نہ خوف پالا!
ہمر ننگے پا پیادہ شاہ گام نت اچھالا!

حج دا سفر نظر دے اپنا غریب خانہ!

بیکس گدا دی مُڈّی حُقہ ضعیف تڈّی ۔۔۔ وِچ گودڑی دے وانہ نہ تھتی نصیب ہڈّی

قسمت خراب وڈّی سولاں سمیت لدّی ۔۔۔ دریا دی بھر گر پڑا طولہ لڑانہ اڈّی

پیتر سق شہر نظر دے اپنا غریب خانہ

کئی قوم کُش درندے پوات ماس کھندے ۔۔۔ غیراں دی کر غلامی ایمان پیتے وِکندے

نیت منافقاں دی نظرن اللہ دے بندے ۔۔۔ گمراہی دے چراغن بن نانگ راہ تے پندے

خود باخبر نظر دے اپنا غریب خانہ

کیا تھیا غریب دور دے دل ہے امیر عالی !! ۔۔۔ تاج خودی مست سلاسلطان در سوالی

ایمان دا خزانہ من غیر توں ہے خالی ۔۔۔ محبوب کبریا ہے وارث کریم والی

فردوس گھر نظر دے اپنا غریب خانہ

مصرعے یتیم مصری گلقند خواہ مخواہ ہے ۔۔۔ بے دام دام اندر پیر دل غنی تے شاہ ہے

گو فرش تے مکانے عرشاں اُتے نگاہ ہے   پہنچے نہ جتھے فرشتے مسلم دی درگاہ ہے

باعثِ فخر نظر دے اپنا غریب خانہ

ہَتھ آس شے پرائی خوش آپنی کمائیؑ !

نعمت نماز روزہ مٹی وطن مٹھائی

کیا خویش سب خدائی محرم نہ راز کائی !

غمخوار رات کالی تاریاں دی روشنائی

بُرج قمر نظر دے اپنا غریب خانہ

شاہین بس

"ساڈی یار بسّے ، جے شاہین بس اے"

ایہہ بھن گھڑ ابھنو گھڑ پرانی مشینے
علی پور پچاوے ایہہ مشکل یقینے!
بے پرواہ مالک ڈرائیور نابینے!
ڈھکیسی جے مجسٹریٹ ساڈے کیا وس اے!

نہ پیشی تے بر وقت نیندی انیندی
نہ سائل نہ ملزم کوں قیدوں بچیندی!
چار پڑھی منزل وچ ہوا دے اڈیندی

چڑھے جو مسافر ویندا یار، پھس لے
جتوئی نوں چل پئی تے پھلن تے پھاکھی
دھکے ڈے تے لوری تاں پر تے لاکھی!
گڈھاں دے برابر ہے لوہے دا ہا کھی
ہیا کثرت سواری تے ہوسا جیس اے
ایں بس دی سواری توں بہتر پیادا!
نہ جیس دی ہے منزل سفر ہی جیادا
گناہاں دی شامت غضب ہے خدا دا
متھے پھاڑ پئے گئے تے ڈھونگر تے گس اے
چا بندے تے بندہ دبا دب چڑھیندے

زنانی تے مرداں دی کھچڑی پکیندے
جے چاہتی دی لبس اے تاں اِسّی ٹھلیندے
کفن دا نہ کپڑا مرن دی ہوس اے
آکھے کون شاہیں آکھن گناہ اے
ایہہ کمی ایہہ کچھوں ہے اللہ گواہ اے
ایہہ سوندے ایہہ ڈودڑ ایہہ کرگس دی ما اے
ساڈی یار ہیں اے جے "شاہیں لبس" اے
پٹن بال معصوم ہیہات ردلہ!
کہیں دا ہے ننگ ناس توں سُرخ چولہ
جو گذری بڑی کھتی نہ بیا پھول پھولہ

جے مظلوم نوں نہ ہے تاں مجبور سَس اے
سلامت نہ کئی سیٹ حالات خستہ
ٹاسر ٹیوب کُھنے کَم انی شکستہ!
نگھبان چیکر اجَل دا فرشتہ
نکیرین دے ہَتھ قلم ہے تے مَس اے
نَھڈے کوٹ پتلون تے بوٹ والے
ڈَھٹے چوٹ کھا گئی بھنا سر پیالے
ٹرنکاں دی کھڑ کھڑ پٹے پھا پھالے!
سواری ٹکٹ چھوڑ گئی ڈُور نَس اے
ساڈی یار بَس اے جے شاہین بس اے

اَٹھے کٹھے

ہِک ویلھے ہِک جاہ تے تھی گے سارے ظالم کٹھے
چوری، ظلم، زنا، رشوت، بیا کوڑ حرامی پٹھے
جُوا، چُغلی، ٹھگی موذن کئی نکھے کئی مٹھے!
ہِک ڈُو ترائے کیا چار پنجے چھیہ ستے اٹھے
دارو داری اپنی اپنی کارگذاری بک دے
اپنے اپنے پڑھن قصیدے تارے بکر فلک دے
چوری کرموہنہ زوری بولی جیں گھر پھیرا پاواں؟
او گھر اجڑیا پھیر نہ سُدھرے جڑ بن تے دھک لاواں

۲ ظلم الاناں کر کے ماں نڑاں گھر گھر وین کرانواں
لاتویں دیوچ پاواں ٹیکے اینجھاں ظلم وسانواں
بے تقصیر غریباں کوں کر کانوہ کان کوہیندا
ہجڑے جھولی آندی دیوچ تیریاں ناں جو ہیندا

۳ جرم زنا دا عادی میں ہاں شان بنا دا دشمن
کر کے جوش زنا کر لولیا شرم حیا دا دشمن؟
رب رسول کوں ہیں کیا جاناں قدر قضا دا دشمن
ہے جاگیر جہنم میڈی روز جزا دا دشمن
شغل شراب غذا بدکاری یار میڈا ابلیسے
کیا کیتے ابلیس دا خالق کون کرے ابتھ ریسے

۴
رِشوت ہو کی ہینگ لے اُٹھی ہیں ہاں موت حیاتی
قاتل کوں چھڑوا سگدی ہاں نال لگاہ ہک جھاتی
صحیح گناہ کر معاف ڈیواں گل بے مجبراں رکھ کاتی
بس بے دین بنا چھوڑیا جیں میڈی سُتاں سنجاتی؟

ہیں ہو واں انصاف نی رہندا نہ قانون دی ہستی
مذہب دست بدستی سودا دین ہے دام پرستی

۵
کوڑ آکھیا ہیں سب لوکاں اُتے سچ دی دال نہ گلّے!
لب جو لاں تاں اٹک وچن تلواراں سانگاں بھلّے
ڈیکھ میکوں سچ موہنہ کر دیندے اپنے چھوڑ محلّے
تکھی بھاہ پٹرول دی ہیں کئی صادق سیک نہ جھلّے

اُجکل کوڑ دی رات وڈی گئی سچ دی بات نہ پچھدا

چغلی ڈے ایمان والا صورت آیات نہ پچھدا

جتھے لوک سڈیندے میکوں ہیں جیندے پڑ پتے گیا

ایجھا منٹھا دل نہ ڈٹھا مار یا تھی ہے ہے گیا

تن تنہا لج رول گیا ارمان فقط گھن سے گیا

فاقہ مست یتیم ہتھیا ئی خون جگر دی مے گیا

چوری ڈاکہ جیب تراشی، دھماں جتھوں ولے

ترک تڑک پیچ موہنہ تے وڈدے "پاکستانی کھلے"

ٹھگی ٹھوک وجا تے ابھری ہیں ٹھگیا جگ سارا!

خلق نیاز محبت میڈی خاص فریب گذارا!!

کسب گراں میں یاریاں لا کے کھوتہ بنْڑ گوارا !

"چیں والی دیوار" اُساراں بن پانیْ گِل گارا !

گاہ مجذوب تے پیر بناں گاہ بناں کنوار کنواری

شینہاں کوں بُدھ پنجرے پاواں گھت سنگل ہاگاری

بھنگ افیم تے چنڈو چرساں روز گھٹانواں گھوٹے

چُنڑ چُنڑ جوگے جیونْڑ جوگا گھڑے رنُوری سوٹے

موُہنہ پھوٹے کئی کرے نہ ہوٹے بھر بھر دیندا لوٹے

گل وِچ مڑکے چنڑا کی گھڑکے گھمدا رہندی، کوٹے

موُہنہ وِچ "مست قلندر" اندر رہ گیا ہوش نہ باقی

خبر نماز نہ روزے دی اسلامی جوش نہ باقی

پھاجاں

سخت پھاجیں پاتا شور

رَناں زور تے مَرد لغور

نکی۔ نکی آکھیا ہیں ہاں خواندی کرسی مُوڑھے کھٹ تے بہندی

مرد مینڈا جو میں چاہندی اللہ ڈِتن سارے زور

وڈی۔ رَن بے قدری چل بے ذاتی پیچ تیڈی ہیں ذات سنجاتی

پیو ماتیڈے چھری پاتی نانا تیڈا اظلم چور

نکی۔ نکی آکھیا چیکر بندری چوڑ چپٹ چوکے دی چندری

پھول کنوں گذراں قلندری قہر پوی نہ ول ول گور

وَڈی۔ وڈی آکھے بسترچا کے : اُٹھ رِوسیں کھٹے کھا کے
گندی بھیتیں لوک رُنا کے بھونک بیٹھی مار نہ لور
نکی۔ نکی آکھیا بستر کھس کے مُونہہ تے لیساں تیکوں دُھس کے
میں رہساں توں ویسیں نس کے بھاہ بھڑکا نہ چوئیں بسور
وڈی۔ وڈی ہوش کتوں کر ویلاں کا ڈر طیش بھریاں کر فیلاں
رشتہ پیر تیڈے گھت گھیلاں گھیل تیکوں سٹاں وچ گھور
نکی۔ نکڑی مہتھے تریڈھی پا کے موہنوں اُلانی ایہہ فرما کے
تو کُتی تیڈے کُتے کا کے پنجاہ سالی نویں نکور!
وڈی۔ وڈی نال غضب دے بولی! جدائی دی تیڈی آئی ڈولی
جگ دا میلہ لہو دی ہولی رات ڈیہاں گھر گاہک چور

نکی :- نکی آکھیا نہ کر نازے ! | بھّا پول تے نخرے نازے
مردے بوتے خوار جنازے | اجاں گولیندی گڑ رے بوُر

وڈی :- ہیں جائی شرفا دے گھر دی | توں بھکھی دنیا تے زر دی
ہیں باندی شوہر دی بر دی ! | توں ٹڑدی کنجراں دی ٹور

نکی :- تو بھرڈی جے ہوندی کم دی | ور کوں لوڑ نہ میڈے دم دی
ختم گاڑی چھیچڑے چم دی | توں بھکھی ہیں لوہیں نکور

وڈی :- ور میڈا ہے میں ہاں ور دی | ہیں مہترانی ما اپنے گھر دی
سیتے پوتے صاحب ہنر دی | رن گندی نہ گند پھلور

نکی :- میں گندی توں کتھوں ستھری | سس ڈگڑی پئے مونہہ نہ متھری
واہ ڈڈ حور بہشتوں اتری ! | چلیئے ہل دے نخرے مور

وڈی: وڈ شانی تو پڈے ، مُردی — لنڈے دے وال انگریزی وردی
اندروں باہروں بجے لپڑی — ہندی پھردی مثل چکور

نکی: ہردم رہساں اویں ہندی — رہساں نال سہیلیاں دُسدی
پا سلوار گوں چس رُسدی — ٹُری ویساں ملتان ، لاہور

وڈی: اوسے مردر پورٹاں ڈیلیاں — دس لیساں ارمان مرسیاں
شوق شکار تیڈے سنولیاں — گھن طلاق ڈیساں لوڑ

نکی: جوش کنوں کئی وڈی پھٹی — سوٹی بھری پہاج تے سٹی
ڈس لے بھری گھادی کھٹی — جے بولیوں سٹ لیساں ہور

وڈی: لہو لہواں رتو رت وڈی — چولا پاڑیا بھج ہئی ہڈی
پیکیں ٹری مُنڈی لڈی — گھر پیو ماں وِنج پایا شور!

نکی۔ مُڑ وآیا گھر نکی رُنی !
ڈیکھ تیڈی رن پاڑی چینی
ہر اَپنے وِچ مارئیس کُنی
پیکے گھر ہِی کرے ٹکور !

خاوند۔ خاوند آکھیا تھی مجبور
جے ہوندا وِچ وڈی شعور
ڈوجھی کیوں ونجیندا حور
چنگاں تھی گیا گئی لٹور

نکی۔ جے او آئی ہیٹ رہسال
چلی ویساں ونج پیکے ہسال
روز دی جھڑی ہیٹ سہسال
سہندی نہیں طبیعت جور

خاوند۔ بھانویں پڑساں بھانویں ترساں
لکھ طلاق روانی کرساں
تیں محبوب دا پانی بھرساں
موہنہ شیشہ تے بدن بلور

وڈی۔ وڈی خط لکھ پاتا چوری
رن تیڈی گڈھ چھوڑیا زوری
کُٹیاں نال فسادن شوری
بُری طرح تے بھیڑی ٹور

خاوند - خاوند لکھیا پھر جوابی
تیں کیتی ہے بہوں خرابی
تیں توں ہوں بہاج عذابی
گھر نہ آویں پھیر لنڈور

وڈی چیٹھی پڑھ کے نیر وہائے
رب دی قدرت لے پڑا ہے
رووے آپ تے خویش روائے
بدل اکھیں دے لئی گھنگھور

یتیم

جاہ یتیم اشراف نہ باقی
لچاندا ہے ہر کوئی واقعی!
ڈھیر نہ کھپ دے روح کوں طاقی
ایجھاں رناں مرن مہور!

کنواری دی فریاد

ہیں مر ویندی یا ہیں کنواری نہ ہوندی

وٹاواں پوشاکاں متقالیں دا زورے
کراں سیندھ سُرمہ تاں اکھیں ایہہ چورے
میڈی بیڑی ٻڈ گئی نہ گدّی ڈورے

نہ طوفان ہوندا اندھاری نہ ہوندی

جوانی میکوں ہیں جوانی کوں کھا گئی!
کیتی پیو بھرا دی میڈے سر تے آ گئی!
میڈی عیش دُنیا دی بوٹی کما گئی!!

مُلامت ندامت خواری نہ ہُوندی

جیڑھے ویلھے جذبہ جوانی مُشتیندے

یا دریا شتابی جڈاں مُوج ڈِیندے

تاں سنبھلن نی ڈِیندا اچا گردن بھنیندے

شکایت الویں شرمساری نہ ہوندی

جتھاں لوک ڈیکھاں میکوں لوک تکیندے

لہے موہنہ توں کپڑا جمع لوک تھیندے

نہ بن ڈا سنجو کے نہ گڈ کھوک تھیندے

ہیں موجھی نہ تھیندی ڈکھاری نہ ہوندی

جگر چھیک سٹے ہن کلیجے چھنوکن !

میڈے سَاہ سہُرن یا بھاہیں دے پھُوکن
پنڈی ہاں مُونہہ لے توڑے ہتھ مَلوکن
میڈے گل حیا والی گاری نہ ہوندی

میڈی ماہے اَندھی میڈا پیو نابینے !
جیندی کَنڈ کعبے نہ مُونہہ ہے مدینے
نظر دی نہی دِھی جوانے حسینے !
جے ڈِیہدا تاں ایہہ بے قراری نہ ہوندی
میڈے وَس جے ہوندا ایں جگ تے نہ آندی
نہ پیوکئی بنڑیندی نہ ماپیٹ پیندی
جے جیندی تاں قاتل زہر گول کھندی !

ہک ہک موت دی انتظاری نہ ہوندی

خدا جانے کیتا ئیں اجاں قید ڈیسن
دِل آہدی ہے بازار بولی ڈویسن!
وِچیسن اگلیسن رِدھیسن پکیسن!
میں دُنیا تے دَرداں دی ماری نہ ہوندی!

یتیما! لکانہ تو، ہوکا پھراڈے
لا احسان اسلام تے وِچ وِچاڈے
میں مجبور تھسی دیسنیہا مناڈے
میں رُلدی نہ ایویں آواری نہ ہوندی

کبُوتر بازی

• آہدن اگلے وقت شغل کر شہزادے ہَن رکھدے
اَج ہر کوئی شہزادہ بَن گے شرم نہیں وِچ رکھدے
سارا ڈیہنہ وِچ ہُوناں گذرے گھر نہ بھناں دانہ!
کُجھ وی نہیں یتیم جمعیت طرُ ے کھیندن لکھ وے

• تھڑ گئی دُنیا بھُوں جُکی پھرن آوارے منڈے
رکھدن شوق کبوتر بازی جو دُنیا دے غُنڈے
ایہہ ذریعہ بدمعاشی دا پیاں روز لڑائیاں بھُون
ہِک سو سٹ وِچ روز ڈھکیندے روز پِٹاون جُنڈے

شکریہ

میر حسانُ الحیدری چانڈیو و میر اختر علی خان بلوچ

ستمبر ست ستاہٹھ سن حسانُ الحیدری "آیا
سرائیکی سوجھلے سانگے شمع گھن اختری آیا

ادب دی کان دے اندر سخن دا جوہری آیا
ہوا بازاں دے زمرے وچ سوارے شاہ پری آیا

وطن تے قوم دی خاطر دِلی ہمدرد جذباتی!
جتوئی قوم دے سردار گوڑے دی قدر چاتی!

وسیع جائیداد جیں بخشی وطن والے غریباں کوں
اوہن بیمار آج تائیں پنیدے ہن طبیباں کوں

نہ حاصل حق لیاں ہویا جتوئی بد نصیباں کوں
ملی امداد غیراں کوں حریفاں کوں رقیباں کوں

حصولِ علم دے کیتے کہیں امداد نہ کیتی !
جتوئی خشک لب رہ گئے شراب حق نہ رج پیتی

جتوئی قوم دے طالب ناخواندہ بے عمل رہ گئے
نہ گئے مقصود منزل تے فقط بستے بغل رہ گئے

وظیفے غیر گھوہ کھس گئے صفا خالی اصل رہ گئے
نگل گئے غیر حلوے اتھ نمک مرچاں وسل رہ گئے

جناب میر فرمایا اہیں غم دا ہے غم باقی
صفحے کاغذ تے کر ڈیسی عیاں ساڈی قلم باقی

میں اپنے ملک دے ہر باخبر کوں ایہہ خبر ڈیساں
اندھارے سو بجھلے دا فرق جو ہے صاف کر ڈیساں
حکومت پاک نگری دے ذہن وچ پا اثر ڈیساں
وظائف کوڑدی کیتے حیاتی کر بسر ڈیساں

جتوئی دا عطیہ ہے جتوئی قوم کم لادے
سراسر حق تلف کر کے بیگانہ غیر کیوں کھاوے

مقبرہ نواب کوڑے خان مرحوم

درد ہے افسوس ہے ارمان ہے ارمان ہے
مقبرہ نواب کوڑے خان دا ویران ہے

کر گیا جو بخشش جاگیراں نواب محترم
ہائے اوندی قبر تے نہ کوئی نوحہ خوان ہے

کیا خبر آمد عطے دی کیڈے گم تھی گئی
نہ ڈیندا کوئی بوہاری نہ کوئی نگران ہے

حق جتوئی طالباندا غیر غاصب کھا گئے
بدنصیباں گھر غریبان بیکسی مہمان ہے

نہ مدد ہے قوم دی نہ کئی غریباں دی خبر
کوئی پچھدا وی نہیں آ صاحب ایمان ہے!

مقبرے تے فاتحہ خوانی تلاوت نہ قرآن
سومناتی بتکدہ یا کوئی متھر استھان ہے

درس ہے اسلام دا نہ دین دا کوئی نشان
کیا سبق سودا لئے اجڑی غریب دوکان ہے

عرس ہے خیرات ہے نہ خان دا رانجھا ہے روح
سن آیا وچ خواب دے "فردوسی ملتان" ہے

دل سنا دو لول سنا او شاعرِ قومی یتیم
قوم دا ہک فرد ہیں ایہہ تیں اُتے فرمان ہے

لاَل بیگ

وڈے وڈے چولے لَگّاں گُل اناری
پیا کنھے قلابے تے گھوڑے سواری
بندوقاں دے لائسن نظرِن شکاری!
قناتاں تے تنبوّ، لکھّی تے ہزاری!!

زبانی تے بسیار گو ماس خورے
کھاون مرغیاں روز بھر بھر کٹورے

اُلاوِن جنیدے ناں، بَنڑ لے تے اُلاوِن
سُنڑا مست مصرعے چا اپنڑا بناوِن

سمجھدا ہئیں وَل جیکوں مے پلاون
اُڈر دے پکھی آسمانوں لہاون !

بدھیندن جیکوں بھیر بھڑکن نی ڈیندے
حیاتی والا پتر کھڑکن نی ڈیندے

سندورے تاں شنگرف مثل زور دھردے
دوا سرخ ساوے سیاہ کوئی زردے
پھلے پھلڑی دے دوار یج کمردے
چمکدار سپی دے کُشتے نظر دے

ہُن کھول بھیلے مداری بازاری !
توبہ! توبہ !! توبہ !!! توبہ! زاری زاری

دوا شیشیاں وِچ کیٹھے تھئے سمولے
خریدار گاہکاندے ٹولے توں ٹولے
دیہاتی مُسلمان کملے تے بھولے
وٹا وِیچ روزی مَنگن تولے تولے

نہ پیسہ ملے چھلّہ مندری وِچیندے
لہا والیاں لال بیگی کوں ڈیندے
مرن لال بیگی تباہ کیتے ویندے
ونجن جنہہ دغا خواہ مخواہ کیتی ویندے
سالو سالھی لتے ماہ بماہ کیتی ویندے
گناہ در گناہ بے پناہ کیتی ویندے

نہ دانے چھوڑیندے نہ اَٹا چھوڑیندے
نہ بکری چھوڑیندے نہ گھٹا چھوڑیندے

زمانی تے داروں حمل وان تھیندے
حُقے والی مَل دے کجل دان تھیندے
ایہہ ٹھگبازیاں ڈیکھ ارمان تھیندے
ہزاراں پلے سائل تے احسان تھیندے

جیندے دَر تے وبندے قدم پاک ڈیندے
دلواۂ بُنّا ویدیں یا خاک ڈیندے

حلف توں حلف ہے قسم توں قسم ہے
دَوا دُم کشتی دا گوہیرے دا جُم ہے

بواسیر گیتے تاں منڈ کا پدم ہے
ہے نامرد کوئی یا معدے ورم ہے

ایس کُشتے دے ککھ توں جوانی اُبھرسی
ختم رات ہوسی خواہش نہ مرسی

مکر ہے فریب اے سبھو کُوڑ کُوڑے
اُوہو حال پہلا اُوہا خاک دُھوڑے
وڈے مار دم گئے لباسی لسوڑے
اُوہا ریح اُوہو دُکھ بدن چوڑ چوڑے

نہ لطفے تماشہ اوہو غم بے قوتی!
ہتھوں ورد بن گے دوا لا یموتی"

ایہہ جرے امیراں رئیساں دا سارا
جنہاندی ختم باہ تے امساک یارا
ڈیون مار جیکوں اے شنگرف تے پارا
سُنہری سند لکھ ڈیندے ہن آوارہ

ایہہ بے علم جوگی نہ حکمت دے سُوہیں
لُٹیندے رہین روز چھجڑے ہنوہیں

ایں ٹھگباز فرقے دا ہر ہر کوں علمے
صدارت کوں علمے گورنر کوں علمے!
کمشنر کیا ڈپٹی کمشنر کوں علمے!
ایہہ ایس پی تے سب انسپکٹر کوں علمے

ایں عیاری دا کجھ بھیو ہے الله دا ہے
یتیما ایہہ ہن چور لائق سزا دے

"وِیہ گز گھگرا"

ڈُنڈ ندارد نخرہ تازہ — بو وِچ مردے خوار جنازہ
کجل مُوسا گے لحظ لحظ — فِتنہ تیل تے وِیہہ گز گھگرا

ٹور عجوبی پوہلی مارے — ہُڈ دے دوروں سے شہ تارے
دِل بھر باوے نال اشارے — ہار حمیل تے وِیہہ گز گھگرا

کہنے نقش تے حُسن شکستہ — وقت گذشتہ دِل بر جستہ
زور ضعیفی جوبن خستہ — ہڈ ہر ڈِبل لتے وِیہہ گز گھگرا

ماس بناں ہتھ ڈڈی اُورے — رگ رگ نظرے مثل طنبورے
چھن چھن پونچاں گھن گھن نورے — مُونہہ ہرڑ بیل تے ویہہ گز گھگرا
وقت زوال تے خواب جوانی — سِر سوہا گجرا لاثانی !
لُنڈڑا چولا تن عریانی — نوئیں لوئیں تے ویہہ گز گھگرا
پاس امیراں اُنڈی وِیندی — صاحب صورت دے من بھندی
گھٹی وٹی ٹہری گھندی — گڑیاں نیل تے ویہہ گز گھگرا
گھگرا ہے یا جال شکاری — پھسن شکاری یا گل گاری
باز عقابیں جندڑی واری — پیندی پیل تے ویہہ گز گھگرا
مار شکار نہ وتے خالی — پھول پولیندی مینو لالی !
چنج رتی تے بلبل کالی — خاص ہٹیل تے ویہہ گز گھگرا

ہِھوں، تکھّی تلوار کنوں ہے خوش بھیندی اغیار کنوں ہے
سُٹڑو ینڈی سلوار کنوں ہے عین غصیل تے وِیہہ گز گھگرا

اُجن ڈیتیم اگھیندی پئی ہے
مِٹھ مزار چمیندی پئی ہے
آس مُراد منیندی پئی ہے

شام سویلے ویہہ گز گھگرا

ساوݨ دی آمد

بݨ بدّل پہاڑ اُبھردے ہن — طیارے پاک اُڈردے ہن
اسمانیں محل اُسردے ہن — فلکوں سامان اُتردے ہن

ساوݨ دی آمد آمد ہے

آئے بدلے جوڑ براتاں ہن — خوش خیمے خاص قناتاں ہن
مینہہ کݨ مݨ ہے برساتاں ہن — ڈینہہ مٹھڑے ٹھڈریاں راتاں ہن

ساوݨ دی آمد آمد ہے

ہر پاسوں ڈھول نغارے ہن — غُل غوغے نغمے نعرے ہن
وچ بُرقعے چِن چمکارے ہن — پے ناچ کریندے تارے ہن

ساونڑ دی آمد آمد ہے

کیہی رُت بہار دی آئی ہے ۔ ہر بوٹی خنکی چائی ہے
ہر بادل صاف صفائی ہے ۔ کوئل دی کوک سُنائی ہے

ساونڑ دی آمد آمد ہے

کہیں ذات کریم دی آمد ہے ۔ اِکھ الف لئے میم دی آمد ہے
کوئی حُسن قدیم دی آمد ہے ۔ سرکار یتیم دی آمد ہے

ساونڑ دی آمد آمد ہے

ڈنداں بغیر بندہ

جو شے غریب کھندا ثابت نگل چھوڑیندے
بھج گئے ہنڑوں ہنڑا کھٹے وچ وات گاہ نہ گاکھٹے
ملدے نہ نت پرا کھٹے لقمہ پچھوں تے رہندا
سوھنا الا نہ نکلے! سوھنی ہوا نہ نکلے
بولی صفا نہ نکلے موہنہ بالورا تے گندہ

سنگڑی ضعیف ہو کھتی
جیویں وسل دی پو کھتی

اجڑی شکل پروکھتی! جیتا ہلیش بھندا

شکارنامہ

ضلع ڈیرہ غازی خان کے احمدانی خوانین نے رئیس اعظم جتوئی سردار نصراللہ خان مرحوم کے ساتھ دعوت شادی و شکار پہ مجھ نیاز مند یتیم کو بھی یاد فرمایا تھا۔ اس دوران جو جو منظر سامنے آئے وہ نظم کی صورت میں پیش ہیں :-

عبدالحکیم حاجی حب نال ٹھار چھاتی
نصراللہ خان دی خدمت چھی جناب پاتی
شادی دا بھیج کانڈھا جیں دوستی سُنجاتی
کانڈھا یتیم پاتا بَن یار گیا براتی

سردار حبیب اندر بلبل عجیب نیت
بیمار کوں شفا ڈے ہتھ پا طبیب نیتا

شادی بخیر گذری پر لطف دعوتاں ہن!
جھمراں تے ناچ وکھرے وڈیاں سنبھالیاں وتا ہن
شادی کمال شادی ہر جا کھاوتاں ہن
زردے کباب قیمے حلوے حلاوتاں ہن!

بہروپیئے بیراگی حُلیے وٹا کے آئے
کئی اکبریؔ[1] مداری رونق بنا کے آئے

رَل مِل شکاریاں وَل تجویز پاس کیتی!
سرکار کوں صلاح ڈے اللہ دی آس کیتی
سُہراب خان[2] آخر الجھن خلاص کیتی
مغرب پہاڑ پاسے کراس کیتی

[1] ایک مداری کا نام
[2] سردار سہراب خان کورائی

جیپاں سٹارٹ ہویاں نالے ٹرالیاں وی
انجن ٹریکٹراں دے ویکھن نہ کھالیاں وی

ٹھپّو قرار پائی مُدّ دریکاں دے اُتّے   لے مچان
تنّو قنات خیمے لا کر پٹھان سُتّے
وگ ڈاچیاں دے چِڑدے کئی توڈے فیل تتّے
گھوڑے دے قد برابر خونخوار زور کُتّے

جیپاں ٹرالیاں تک ہسدیاں پٹھانیاں ہن
خاموش ہوش اندر کئی کئی الاہڑیاں ہن

پُج گئے سبھے شکاری نئیں کاکڑی دے تَل وچ
کیتّا تمام برو چ رو ہی ویران تھل وچ

ہِک دَادی وَنج وَلہیسٹی جو آگئی عقل وِچ
بھر کارتوس بیٹھے یار رفلاں بغل وِچ

خاکی لباس اندر بوٹے دی آڑ بیٹھے
رکھ لبلبی تے انگلیاں ہرناں کوں تاڑ بیٹھے

ہک ڈار دید چڑھ گئی مینہہ گولیاں دے وَس گے
گُس لے سبھے شکاری اُنس کھتی لے جس گے
اُڈ گے ہرن ہوا تھی جندڑی بچا کے نَس گے
ہک بے خطا شکاری وارا ولا تے دَھس گے!

وَس ہوگئی نِشانہ سینہ تنڑی کھڑی ہئی
ہک دُم دراز ہرنی ہرنی نہ لومڑی ہئی

بے چین رین گذری فجریں ولا ہتیاری
حملہ بنا کے باری سب جوش کر شکاری
بُلھے نہر دے دانگوں کیا خان کیا بخاری
ٹھک ٹھک ٹھکا ٹھکا تھئی چیڑی کھیڈ ساری

عبدالحکیم حاجی دل نال فیر کیتا
لگ بھگ دُھیرا ہو تکبیر زیر کیتا

تھیوتے رات پئے گئی پی ول شکاریاں کوں
رل کے کباب بُھنے پرنیاں کنواریاں کوں
چسکا لہو دا لگا غرضیکہ ساریاں کوں
لوٹیاں رہے تو نیدے راتیں اندھاریاں کوں

ہر ہک دی آس پُنّی سب لبھ گئے تھگیڑے
قدرت شکاریاں دے کرڈتے پارہیڑے

شاعر دی بیوقوفی رہی دا حال بُھل گے
سکدے گئے ولی جنجھ دم عاشقاندے رُل گے
خواجے فرید ولگے کئی لکھ دیوان جُھل گے
چالیں تلے ہزاراں بدنام جگ تے ہُل گے

سسی غریب بروچ پنّی دے وات آگئی
مومل ملوک آخر جندڑی کوں روگ لاگئی

کھپ پوئی کھاں لانڑاں گنڈے کرینہہ کرینے
اک پھوگ گم بھڑینہہ کھیرل پئی کھیر دینے

آہو مثال بھیڈاں کن بکریاں دے گیٹے
سہجوں سنوار سنگری مجمل مثال چھیٹے

یاد خدا دے اندر لکھاں دا تیلہ تیلہ
ہر ذرہ نعت پڑھدا مدنی بنیا وسیلہ

تہتر بتور تلہر مجرے کرن سویلے
روہی توں صدقے صدقے اُڈ کالے کاں رہیلے
غلمان خلد آہو سرخ و سفید پیلے
اللہ کریم ہر دا وچ روہی میل میلے

جھڑ بادلاں دے سائے کن مِن پھنگار وسدی
وحشت دے مور نچدے رحمت دی کوبج ہسدی

لشکار بجلیاں دے مُسکار وشت وادی
درجوش رود کوہی ہر بند وچ آبادی
تقدیر پئی چھکیندی تصویر مصطفےٰ دی
منظر ڈکھائے سارے احمد انیاں دی شادی

چالیس چھٹاں کوں چیڑ دے وگ تے وگدیاں ہن
چڑواہے بکریاں دے ہتھ وچ کوہاڑیاں ہن

قصبے رسول پور وچ آباد احمد آئی !
بیدار مغز دانا اعمال غیر فانی
خود دار با مروّت خوش خلق خاندانی
عالم ادیب فاضل الطاف آسمانی

بی اے بلوچ ایم اے الف اے توں کم نہ کوئی
نہ بھیاں قصے نمازاں روزی دا غم نہ کوئی

سہراب خان کورائی جید بلوچ خانے
مونس امیر بندہ رکھدا عظیم شانے

غیور خان بیحد جلیئے دِلاوراں نے
مہمان نواز بیشک مشہور در زمانے

جو اللہ والیاں دی ہت نوکری کریندے
پاکاں دے سُن مصائب روندا تے جگ رویندے

دُھندی مربعیاں وچ متاجری نظامے
راہکی ٹریکٹراں دی گجکار دھوم دھامے

چھل کیتی ٹوبھ ڈیہہ ہے انجن دی چھام چھامے

چارے دی تھوڑ کاہنی غلہ تاں عام نامے

جیباں مثال پریاں اُڈرن کٹوریاں ہن

کاریں دیاں بہاراں کئی بھتیاں لوریاں ہن

ہاتھی مثال بلدن وچ نسل ویاں گاہیں

گینڈے مثال گابے سالم چوپیندے مائیں

کن کیٹے پے کریندے پرواز یاں صلاحیں

رچدے نہ روح ڈیہدیں تھکدیاں نہیں نگاہیں!

اللہ کریم کینجھے تحفے عطا کریندے

اپنے پیاریاں کوں ایہہ نعمتاں بھجیندے

راجن پوری کمیٹی سب صاف ٹھیک ٹھاکے

ہے انتظام پورا ہر کوچہ نیک پاکے

مچھر نہ موش مکھی کوئی دِل اُچاکے

نالی نکاس ستھرے آئینہ فرش خاکے

فردوس دا نمونہ ہر سمت باغ باغن

تنظیم ہے مجیدیؔ[1] دِل غیر داغ داغن

[1] سیکرٹری عبدالمجید

انجن مشین فلمی ہے شاندار شاہی

مخدوم فنی قدر کوں ہے جیندا عشق جاہی

ڈیہدے ملک تماشہ مشکور مور ماہی

جنت نما نظارے مخلوق دی گواہی

ایں حُسن دے ملنگن قربان سے تتنگین
پریاں دے ناچ نازک داؤ دی رنگ رنگن

(۲۰)
کُل ڈیہہ جوان جملہ کیتی ہا کلے شکاری
جیپاں ٹرالیاں ہی ہر کوں مِلی سواری
راشن خوراک دا فرخوش بستر ے پتھاری
بندوقیاں کوں باقی ہرگز نہ انتظاری

یاراں توں گھن اجازت باخیر واپسی تھی
پی رات باسلامت ساکوں جتوئی آپہی

طباخی

مری کنوار طباخی آ

سنگ دِل یار طباخی آ
گھتی مار طباخی آ
ڈِتو بھاجی محض پروھتی
ہک ہڈی وسّل دی چُوھتی
مرچیں سارڑ گھتی ہے پوھتی
بے اعتبار طباخی آ

چھچھڑے رنگاں ہھن توں آویں
کالا پانی دیگ پکاویں
دُھانے ٹھوم دی دھونی لاویں
مُرے کنوار طباخی آ

جو آوے کڈھ لوتہ ونیدے گاہک تیڈے کھا اُبھکیندے

بھانڈے کُتے رہن لکیندے بقال مُروار طباخی آ

قہر پووی کیوں قہر کریندیں پیسے گھن حرام کھویندیں

پھُلکے پاپڑ کاغذ دا نگے

ڈُدھجا ڈیندا ہیوں ٹھانگے

بھوگ یتیم اساڈے بھانگے

سُن غدار طباخی آ

مری کنوار طباخی آ



اُٹھی جاگ غریبا!

اُٹھی جاگ غریبا پاسہ وَلا
سُتیں غافل تھی دہقان بھرا

کر قدم سبھے تیڈے یار گئے
بوہلی مار سمندر پار گئے

اُکھ بھال ذرا کجھ ویڈ بھنوا
اُٹھی جاگ غریبا پاسہ وَلا

رب محنت کھانا کہیں وی نہیں
کڈیں قدرت دشمن تھیندی نہیں

تقدیر تے رنج نہ تھی کملا
اُٹھی جاگ غریبا پاسہ وَلا

ہکے جہل یتیم خراب کیتو
لوڑی کپڑا بکھ بیتاب کیتو

رکھ علم دا شوق تے شان ودھا
اُٹھی جاگ غریبا پاسہ وَلا

سُتیں غافل تھی دہقان بھرا

"گوہگیر گھوڑی"

خدا بخش آنے ناں گوہگیر گھوڑی   توڑے تکھی ہووے مثل تیر گھوڑی

پیادہ ٹریں گل نہ گوہگیر پاویں   بنے ہر ویلے بھر ایہہ بے پیر گھوڑی

ٹرنیدا ہے ڈوڈہ کوچ کھڑ دیندی یکدم   گھتے پار سینہ تے نک چیر گھوڑی

اڑی باز منحوس مالک دی دشمن!   نہ منّے کوئی نیک تدبیر گھوڑی

جے ہکلوا گی تے تاں ڈھاندی پچھوتے   برابر مریسی بے تقصیر گھوڑی

اکھیں نال ڈٹھا ہیتم ایہہ تماشہ

آدت دار لکھی اے تحریر گھوڑی

"میں تے او.."

میں بلبل پر شکستہ ہاں نہ اُڈ سگداں، نہ رج سگداں
میڈا ایمان کامل ہے جو آہداں آکھ نیچ سگداں

میڈی کیری زمانے وِچ اکھیں دا لوز بن ولیسی
بلظ ہر زیچ نہیں سگدا پتنگاں جل کے نیچ سگداں

میڈے جذبات صادق ہن پسند آون یا نہ آون
میڈا تقویٰ توکّل ہے نہ کریں کوڑ کچ سگداں

گداگر ہیں نہیں پنساں نہیں بے خود خودی رکھداں

بلو چاں میں بچھوں اپنے نہ لا حشری تے پج سگداں

اکھیں کوں لا کے تھک مر چاں میکوں رووݨ نہیں آندا

جے روساں تاں لہو روساں نہ کو جھے کر نچ سگداں

میڈے پرواز وچ سوز سے میڈی آواز وچ سوز ے

بچا نہ چار کلھ سگداں نہ خود میں آپ بچ سگداں

کوہ آتش خیز خفتہ دی مثل محفوظ جذبے ہن !

جے جوش آیا تاں پھٹ سگداں شکل شعلے دی مچ سگداں

یتیم ادبی تخلص ہے میڈیاں سخنی بہاراں ہن !

ہس گل ہاں خار وچ دشمن دے نظریں کیویں رچ سگداں

کھجّی

عُرب دے مُلکوں سوغات آئی ہے　　نبی دے دیسوں برات آئی ہے

مجاہداں دی خوراک عربی　　اساڈے کیتے نجات آئی ہے

عرب دا میوہ عرب دا میوہ　　حیات آب حیات آئی ہے

نہ مَن کوں منظور غیر میوہ،　　جڈاں دی لنگری نبات آئی ہے

غذائے میدہ دوائے فاقہ　　مثال ماکھی صفات آئی ہے

پڑھایا کلمہ آ کافریں کوں۔　　عرب کنوں سوغات آئی ہے

تھئے بخت بیدار عاصیاں دا　　نبی توں گھن کے نجات آئی ہے

خدا خدا ہے نبی نبی ہے

ایہہ نوری چا کے نکات آئی ہے

سخی ایہہ میوہ سخی دا بخشہ

تمیز آئی ہے مساوات آئی ہے

جو آئی کر آس گئی نہ خالی!

اوہ ڈیہنہ کوں آئی کہ رات آئی ہے

یتیم کیویں بنڑا بنڑ نیدیں؟

ایہہ سخہ کیویں تیڈے بات آئی ہے

شخصیات

یا حضرت پیر بخاریؒ

سُن زاری کرم ہٹری دی ہے منزل پیش اَڑی دی
فریادے گھڑی گھڑی دی گُل پلڑو، ہنجڑوں جاری

یا حضرت پیر بخاری

ہمر بدل غماں دا کر کے سن کرکے دلڑی بھر کے
دم کرو دعائیں پڑھ کے سُکھ ہٹری تے کریماں ماری

یا حضرت پیر بخاری

ہر دیہ ملھے کو سہ ہیں تائے دم اُوکھا ماندا جی اے
کوئی آکھے تپ تلیھے نہ لہے حکیم بیماری

یا حضرت پیر بخاری

بے درداں دے ہتھ دِل ہے   نت ٹوک مذاق تے کھل ہے
نیئں تارہ پرے ساحل ہے   نہ عمل نہ سمل سواری!

یا حضرت پیر بخاری!

ہر ویکھے حالت خستی   تنگ دستی فاقہ مستی
لٹ کھا گئی وہم پرستی   امداد کرو سن زاری

یا حضرت پیر بخاری

سلطان توہیں عالم دا   درمان توہیں ہر غم دا
سامان توہیں مرہم دا   آزردہ دِل آزاری!

یا حضرت پیر بخاری

تو روندیں نین رہیندا ، بے آس دی آس پچھیندا !
تو بکھرے یار ملیندا ، رب نال تیڈی ہے یاری

یا حضرت پیر بخاری !

تو پیر برابر زندہ ! تو شمس شرع تابندہ
"سلطان شہر باشندہ" تو بخشی کریندا ساری

یا حضرت پیر بخاری

تو پیارا رب جلی دا ، دل بندڑا پاک نبی دا
من بندھڑا شیر علیؓ دا ، حسنینؓ اتوں جند واری

یا حضرت پیر بخاری

تیڈی حُب یتیم کوں یاد ے

فریاد، جیندی فریاد ے،

اَولاد وں بے اَولاد ے

توں بَھتی کریندا ساری!

یا حضرت پیر بخاری

امداد کردے سُن زاری

کرامت حضرت خواجہ امام بخش سیرانی
"مسمّاۃ صباحی"

ہک کملی مائی مستانی، بے پردہ پاگل دیوانی

ایہہ جٹی قوم سیالاں دی ہئی صورت جو ابدالاں دی
ہئی گاہلی چھ ست سالاندی ہس نام "صباحی" بیدانی
سہراں دی وچ رہ وسندی گاہ تروسیندی گاہ پیہہ دیندی
گاہ جنگلاں دے وچ بہہ دیندی بن بھولی بھوت بیابانی
کئی تن تے کپڑا پوشش نہ ہا گل چولا بوچھن دوشہ ہا

کئی خبر نہ ہئی کئی ہوش ہا   لوک آکھے آئی رخسانی

ہک روز حضورؐ دا دیرہ تھیا   اگواڑہ یتیم تے پھیرا تھیا

ہا نور تے دور اندھیرا تھیا   جتھ حضرت پاکؐ دی مہمانی

غل بیحد شور ہلارا تھیا   اوہ گاہلی آگئی نعرہ تھیا

دِل صورت ڈیکھ تے پارا تھیا   بیحالت حُلیہ انسانی!

فرمایا حضرت "کیا غل ہے؟"   کہیں عرض کیتا سئیں اُٹبل ہے"

جو بے پر خستہ بے گل ہے   بے ہوش سراسر عریانی

جو اللہ والے فرمیندن   اداول فرشتے ڈسیندن

جیں وقت دعا دے ہتھ چیندن   تھی ویندی ہے مشکل آسانی

فرمایا حضرت" یا اللہ! ایں بھلی ہوئی واکر بھلا
ہے ذات کریم تیڈی واللہ درکار ہے رحمت رحمانی"

فی الفور دیوانی بج ہیٹھی رُخ ڈیکھ وَلی کرج بیٹھی
تن زلفاں ستی کج بیٹھی واہ سیرانی! واہ سیرانی!

واہ فیض امام تونگر دے تھے بھورے نسری گھنگر دے
پا کپڑے ہاں لنگر دے! بن بیٹھی مائی وڈ شانی!

واہ پیر یتیم دے ڈیرا ہے! جو پھیرن جا تقدیرا ہے
دل ویندے راہوں تیرا ہے
خر ہنگین خام خراسانی!

حضرت خواجہ فریدؒ

"ذکر زباں فریدی توں میں گھولاں شاعر یکلّے"!

ہر شے دی ہے قسمت ڈکھری یک ہے نہ کئی شکلّے!
ہک عرشاں معراج لہن ہک مصر دکادِن نکلّے
ہک پتھّر پیا بت بنڑدا ہک حجراسود ما مکلّے
ہک سلطان تے ہک سائل ہک کھاوے ہک بیہہ تکّے
ہک سوہنا نہ ساگ لہے ہک اتھّر میوے پھکلّے

ہک وقت بݨ اقبال جہاں وِچ فلک ستارے نکلے

ہک بݨ فرزدِ فرید عقلاں وِچ پا تے مطلب نکلے

ادبی حد محدود نہیں ہر شاعر ہکا ہکلے نکلے!

ہر وِچ بݨ جذبات ادب دے ہر ہک دی اکھ نکلے

اپݨی اپݨی بولی دے وِچ ہیرا ادب دا پیا چمکے

ذکر زبان فریدی توں میں گھولاں شاعر نکلے

حسن ادب کوں قید نہیں لا قید بقا دا سکے

نہ کرسی نہ میز گولیندے نہ وقت بنگلے چکے!

روہی راوے راز پھلیندیں شاعر مول نہ تھکلے!

دُشت بیاباں گشت ہمیشہ ہک ہک مظہر تکے
نہیں ثبوت لباس ادبؔ دا خام خیال پُلکے
سیپیاں لعل جھنڑ ہندیاں ہردم موتی جھنڑن سندکے
قلم کلام یتیم تے دی گو نازک نام مُلکے!

●

تیں چن دی چاہ بے چین کیتا ودی مثل چکور چکاوندا ں
سے چیتے چرخ بند الڑیاں چاہ گُم وچ غوطے کھاوندیاں
تیں چن دیاں گھر گھر چاندڑیاں ہک میں بد بخت رساوندیاں
تُو وَدَ تو وَدَ چاکر در دل موڑ ناہیں گھتی تیڈی یتیم سڈاوندیاں

خان بہادر نواب کوڑے خان جتوئی

قصبے شہر جتوئی اندر قوم دی ہئی سرداری
گرد نواح ہر پاسے ہوکا شہرت شان ہزاری
خان بہادر ہیبت حشمت رکھدا ایس ہناری
دشمن خوفوں غائب ہندے رل گھر بار وساری
جامہ پوش بلوچ معظم پیچ عجب دستاری!
پا شلوار ٹہلدا ٹھم ٹھم چھکدی خوش رفتاری

شوق عمارت شاہی ہر دم الفت نال اُساری
چہرہ چاند برابر روشن پگ سرتے بکتاری!
کوڑے خان مجسٹریٹ سٹنڈا لیندا روز کچہاری
عادل خان عدالت والا تارک بے بزداری
عیش تمام سلامی عشرت لنگر دائم جاری
بے اولاد ہمیشہ مونجھا نہ کھلیا گل ناری!
جھوٹے فتناں نال محبت جوں شیوہ سرکاری
بخش گیا خیراتی فنڈ وِچ ڈھیر حصہ شاہ داری
گذر گیا سردار لکھینڑا آخر آگئی واری

گئی لڈ گے کئی لڈ وے نے کئی کر گئے کوچ تیاری

عاشق مدنی پاک محمدؐ ازل کنوں جند واری!

مومن مرد مداحی پنجتنؑ ہر ویلھے ہنج جاری

پیر فقیراں نال غلامی نال غریباں یاری

اَج تیئں یاد یتیم کرمندے ہک ڈینہہ تے سواری



علامہ اقبالؒ

••

بنڑ اقبال اقبال گیا اقبال دا چمکیا تارا
دُنیا کرا قبال گئی اقبال دا ڈیکھ نظارا

خواب ڈٹھا اقبال اول کہ پاک وطن پیا بنڑدے
ہک ڈینہہ بنڑ لاہور ولیسی اسلامی تخت ہزارا

سچا خواب تھیا اقبالی رب ڈتی منظوری
مرمر کے دل زندہ ہویا پاک وطن دا پارا!

امیر امان اللہ خانؒ

(والیٔ افغانستان)

•••

بندر خاص کراچی اندر، دِید پئی ہک شاہ تے
مرد امیر امان اللہ خان دین اسلام دے ماہ لے
ہا بیحد مخلوق دا میلہ ہک دیدار دی چاہ تے
روح دلول پیا صدقے تھیوے شاہ بے تاج کلاہ تے
صورت حال کنوں تھیا ظاہر اُوہیں تماشہ گاہ تے
چڑھی فرنگی عینک ہے افغانی دید نگاہ تے

ڈیکھ بغاوت قوم وطن دی کابل دی درگاہ تے!
تخت کنوں تھی تارک والی ویندا اپنی جاہ تے
آکھیس لائق ہمی ولایت پیا لائق شاہ تھیوے
تخت کنوں ہے تختہ بہتر قوم تباہ نہ تھیوے

گھول گھتاں ہیں وطن اتوں سلطانی تاج شاہانہ
گھول گھتاں ہیں قوم اتوں سبھ ترکہ مال خزانہ

"خانصاحب"

سردار غلام رسول خان جتوئی

(مرحوم)

جیناں دا جبین آکھاں، منوّر ماہ جبین آکھاں
اِہیں سردار سوہنے کوں ٹ ایں آکھاں تاں کیں آکھاں
بلوچی دیس دے اندر لہندا نور موراں دی
خطابی "خان صاحب" کوں اول کرسی نشین آکھاں

●●

مَرُدِ حُر

سردار سَیّد خان جتوئی

(مَرحوم)

خان بہادر بعد وراثت سَیّد جوان چھکائی
نادر شاہی حشمت والے جگمگ جوت جگائی

قوم اُتّے قربان ہمیشہ رحمت کرے سوائی!
کمیں کمُوڑے کرن دُعائیں کیا دھوبی کیا نائی

ہُن فرزند مطیع نت تابع رہندے سیس نوائی!
نیک مَتھا نصراللہ خاں دا پکڑ گیا روشنائی

یار اُروار تے رُوہی راوے دھم مہروار مچائی!

شائق شوق شکار ہمیشہ، گھمدا لاٹے لائی!

عبدحکیم احمدانی سیتی پھرے لب ط لڈائی!

کئی کئی راتیں بیلے گذرن پاہڑے رہن پکائی!

تُوتُہڑیاں شہنا نغارے دف دف، ڈھولک لائی

جھمراں لغرے نغرے ہونگاں جشن کندھی دریائی

جلسے تھیندے عیش لیندے نال پھرن حلوائی

حلوے مرغے قیمے زردے کرن کباب قصائی

مچھیاں تڑکن مشکی بھجدے میوے انت نہ کائی!

لودھاں دی کئی حد رہ گئی ہی ہل کڑ بٹلائی!

چھکن کئی بٹیر تازی پھِرن زبان کلائی!

کئی بوجے خونخوار روہیلے گولے ڈبنس گلائی

رفلاں دے کڑکار کرو کٹ کڑکڑ بجلی آئی!

دا آنور تروڑ جتامے نکھتے سر تے موہرے چائی!

کئی پھاتھے کئی پھٹے تھپکن مُرلیاں دُون سجائی

کئی مر گئے کئی مرن وے نیڑے خرخر گڑگڑ لائی

لوٹے لوٹے لائی ہل ہل سدھ نہ پیندی کائی!

کیتی کہیں یتیم نہ جو نصر اللہ مچائی!

رکھیندے نادری حشمت چھکیندے چال اُڈنگی

لے دیناں کافراں کیتے تکھّی تلوار ہے ننگی

مثل محمود بُت خانے بھنیندا سَید خاں رہ گیا

فرنگی دَور وِچ پاتی سزا تے جیل دی تنگی

میر عبداللہ دا جلی

قلم لکھ باادب شوقوں جنابِ میر عبداللہؒ

میڈی غفلت کنوں ہر دم میڈی تقصیر ہی نظرے

تصوّر دی کتاب اندر تیڈی تصویر ہی نظرے

جیویں رانجھن ہزارے کوں او جھنگ دی ہیر ہی نظرے

نکھیڑا تے وِچھوڑا خواب دی تعبیر ہی نظرے

جے سک ہووے ہنیں بھُل دیندا نامے میر عبداللہؒ

ہزاراں سینکڑے واری تمنا دی لگی بازی
ہلن بِھیا میر دا مشکل کیتی تقدیر ناسازی
تو ڈس اوسیں یا میں آواں روا ہے قرعہ اندازی
منٹر سندے دور دا جبل وچ مقامے میر عبداللہ!

بے عملی ہاں بے سمجھی ہاں تیڈی سک دا سامان تاں ہے
تیڈے لائق ہمنی بے شک بھیڑی تیڈے راہیں پیا قربان تاں ہے
تو محرم راز رقیباں دا میڈی دل وچ لکھ ارمان تاں ہے
بدبخت یتیم کوں کون آکھے تیڈی صدا جیں وچ شان تاں ہے

سردار حاجی نصر اللہ خان جتوئی مرحوم

خان رئیس اعظم نصر اللہ لائق مرد محلاں
رُکھدا شوق شکار شہانہ رہی راوے تھلاں
ہِل ہا بہ ہنگاماں ہی ہِل گھن لشکر دُلدلاں
طوطڑیاں شہر ناتغار سے دول وچ جن بھل بھلاں
نئے پابند ملاح موہانڑیں دریا کیا جھلاں!
تابع پیش میطع نت بیڑیاں بِرِدے باندے گھلاں
بالو بان دے راشن پکدے بھرن شکاری جھلاں

منگھ، سُرخاب تے چکوے بھجدے گھیو گھت بہہ تلاں

ندیاں کھیر وہائیاں صوبے مکھناں دی ہتی ہلاں

سب سامان مہیا یکجا بہنیں فروٹ تے پھلاں

ڈاہڈے مار شکاری وَلدے گھت ٹانگی فاسلاں

جیت پھرن بیہوش حراسا لئی لئی بوٹے کھلاں

لودھاں لودھن کالے کاہی آدے ولولاں

وات پٹی بٹیر چہکن خوف کنوں نہ ہلاں!

نے لوکاں وچ بیلے زلزل شور مثل زلزلاں

مثل غوغہ ہل شور غل ہر اک کرڈی ہر مَلاں!

لیراں ہر ٹسکاری کپڑے کیا مخمل ململاں !

وِچّی وانگ بندوقاں کڑکن گاج ڈِتّی رائفلاں

محسن مونس مالس موہن یاد آندن او گلاں

لُکھ ہیراں حیران جلوتے سسّیاں مومَلّاں

جیں ویلھے آیاد وِنجے ہیں وانگ پتنگاں جلّاں

نہیں نظر دا ناز بھریا ہنت نیر وہن روح جھلّاں

دُلدا پھر نہ حال ولے جیں پاسے قاصد گھلّاں !

باجھوں خان پُنّل لج پردر کون لہے آ کلّاں

درشن کیتے دلڑی گلیاں کوچے ملّاں !

مِلے متاں محبوب نکھڑ گیا کراں لبّی "اُٹ کُلاں"!

جِتھے وسدے خوش اہی ہو سنگ شالہ وِیچ رُلاں

رُلاں ساتھ رلاوے رب چا دل نہ واپس وُلاں

قلبی انجن فیل نہ ہوسی غیر مردڑن کُلاں

صادق عاشق طے کر سگدن حب والیاں مَنزلاں

تانگھ بگم آون دے دیکھے تاڑیاں کُو جُھلاں!

نہیں وسر دے وقت اوہے اوسنگتاں تے اڑ دلاں

ٹلسی موت یتیم نہ میں توں ہیں بھی مول نہ ہلاں

(۲)

شان والا نصر اللہ خان! شہر "جتوئی" دا سُلطان

ہر دم رہیس محمدی سایہ راضی جہیں تے حق ہمسایہ

سیّد محمد خاں کا حبایا! شالا رہی سلامت شان

مردِ مجاہد، مومن پکّا! مونس مالِنس طائف مکّہ

دِل دا نرم ملائم پکّا! رج سوھنا یوسف کنعان

نال غریباں رکھدا یاری لے دا ہیاں توں چندڑی واری

عادِل دی ہے روز کچاری قدر کرے ڈی سی کپتان

چور چکار ہمیشہ ڈر دے حشمت ڈیکھ مخالف مردے

حاسد ہر دم بازی ہر دے گھن موئے حسرت ارمان
پیر فقیر دا بردا باندا ! بردا پنجتن پاک دے ناں دا
جو عاجز بھی سائل آندا خوش بھی من ویندا احسان
مستک خالص حب دی لوڑی وِچ درگاہ بنوی منظوری
قسمت یاد قرب حضوری درد منداں دا ہے درمان !
گردش دور زمانے اندر سڑ دے رہے پجاری مندر
دارا دہر مثال سکندر رستم چھوڑ گئے میدان !
رب جہیں دے اقبال ودھاوے اوں ہستی کوں کون بھلاوے
آپ جگاوے کون بجھاوے ! بڑ ویندے راکھے طوفان

نذر محمد زور کمر دا — ادب سیتی ہر ویلھے دڑ دا
زیر امر سردار دا بردا — صاحب شرم حیا انسان
ڈوجھا خان سعید ستارا — دانش بحر والا شہ تارا
قوم وطن دا پانی ہارا — وَرد غزیباں ڈُچ گرداں
زور زور آور ظفر اللہ ہے — حسن ملیح سبحان اللہ ہے
ڈیکھن روپ ملائک اللہ ہے — یاد آویندے رب رحمان
واہ مشتاق مکمل ماہ ہے — ناز نزاکت اللہ گواہ ہے
خلق فدا ہے خویش ولیکا ہے — ڈیکھ جھلک دنیا حیران
حمد حمید ہمیشہ پڑھدا — گاہ ریس گاہ کاریں چڑھدا

کر پرواز عقاب اُڈر دا ! فلک دے باغ جری میدان
رکھدے شوق امیر شاہانہ علم ادب توں ہے بیگانہ !
تاج خودی بر سر سلطانہ پیتی رکھدے مے مستان
فیض فیاض ایاز نگینے یارت بخشی شاہ مدینے
رکھدا خان برابر سینے ہر ہیجڑے تے جند قربان
نت پیا صوبہ جھوک ساوے آپنے بنگلے آپ ہنڈھاوے
باغ سُہاوے میوہ کھاوے روز چھکاوے محل مکان !
نال ڈکھ ڈیکھے کہیں سبھوں درد دوا کھتی لگنس رَبّوں !
ہر مُوں مُوں ہر دا توں لبوں . نیک دُعا درگاہ یزدان

(تصنیف: ۱۹۵۰ء)

(۳)

خالصا جب نصراللہ خان جیں وقت شکار تے چڑھ ویندے
ہیبت، حشمت ڈیکھ شہانی حاسد ڈیکھ تے سڑ ویندے
کئی بندوقی سہنس شکاری کئی پیدل کئی شتر سواری
ہنڑ کن گھوڑیاں رنگدے ماہری منکر کلمہ پڑھدا ویندے
جیں ویلھے رن وچ ویندے کئی جیت جنگل دا گج ویندے گئی
نس ویندے کئی بھج ویندے کئی خان مقابل کھڑ ویندے
ہک ہک جیت تے ڈاہ ڈاہ ٹھکے جھر جنگل وچ پئے گئے ڈاکے
لہولہان شکاری کاکے گردے لئی پھڑ پھڑ ویندے

گھتی دُھم شکاری لوکاں ریئہ ہر پوٹے لئی لئی
دڑھ پھڑدھ پے گتی جھانبے لانی کڑوبندے

---

(۴)

جتوئی شہر دے اندر ساڈا سردار نصراللہ
غریباں دا یتیماندا ایہو غم خوار نصراللہ
غنی خلقاں دا سائیں ہیا سخی حاجی نمازی
وطن تے قوم دا خادم اساڈا یار نصراللہ

•

(۵۱)

نصر اللہ یار کاتے نی

تونڑیں جو شادیاں ہن   رونق آبادیاں ہن !
گھر گھر آزادیاں ہن!   آزاد مُنادیاں ہن !
پیوَ نہ بِھرادیاں ہن   راتیں سوادیاں ہن ،
ہو کے منادیاں ہن   ہیلاں ہوادیاں ہن !
پہلی بہار کاتے نی!
نصرُ اللہ یار کاتے نی!

کھُل پے کرن جے ہسدن   بدلے کرم دے دُسدن

لعلاں دے مینہہ برسدن منجھے مزار گُدن !
خود پے صیاد پھسدن سٹ دام زاغ لُدن
سو ہنے ضرور وسدن دِل سئے حسین کھسدن
جگ دا سنگار کاتے نی
نصراللہ یار کاتے نی

اللہ دی بے نیازی ! بے حال حیلہ سازی
مقسوم دا قصور ہے گذریا زمانہ ماضی
اعمال بے عمل ہن ! الغیب دی آوازی
سردار دو جہاں دا ، دِل آکھدی ہے راضی

پروردِگار گائے نی!

نصراللہ یار کائے نی

دانا عقیل سئے ہِن   قابل وکیل سئے ہِن

صاحب دلیل سئے ہِن   اصل اصیل سئے ہِن

صوبے تحصیل سئے ہِن   رتبے جلیل سئے ہِن

سوہنے شکیل سئے ہِن   گھوڑیاں تے فیل سئے ہِن

فضل شاہسوار کائے نی

نصراللہ یار کائے نی

دسدِن ایمان والے   عزت تے شان والے

جھنڈے نشان والے اُچے مکان والے!
ڈڈھی دوکان والے بخشش تے دام والے
رب دی امان والے مِٹھی زبان والے

یوسف نگار کائے نی
نصر اللہ یار کائے نی

ناز او نمازیاں دا! ہمراز غازیاں دا!
زائر حجازیاں دا! لائق اعزازیاں دا!
رُتبے درازیاں دا! مالک اراضیاں دا!
عادی فیاضیاں دا مُلّاں تے قاضیاں دا

خدمت گذار کائے نی

نصر اللہ یار کائے نی

بیوہ یتیم مَردِن ! سڈ مار دے بجھردِن

رُت رو کے نین تردن ہیراں مثال کردِن !

وَلول عدُو اُگردِن ڈینہہ خیر دے گذردِن

خوشیاں یتیم بھُل گیاں ساجن کیویں وسَردِن

دِل کوں قرار کائے نی

نصر اللہ یار کائے نی

دھوکے دَلالیاں ہِن حُب دے وَپار کائے نی

چرچے قوالیاں ہن رنگ راگ تار کائے نی
سودے تمام دکدن رونق بازار کائے نی
دیداں دیوانیاں کوں اوُنجھے دیدار کائے نی
اُر دار پار کائے نی
نصر اللہ یار کائے نی

ظاہر دے وِچ حجابن ! حائل بِنھے نقابن !
وِچ خواب تیڈے خوابن دِل ہاں نہ ہوں جوابن !
تقدیر دے حسابن ! ناراض کیوں جنابن !
تک نی کہیں دے پندی تو ڑیں جو کئی "لوا بن" !

نک ہے مہار کائے نی

نصر اللہ یار کائے نی

کیا سمجھاں میں کہیں کوں ! طوفان کوں یا مینہہ کوں
بلی کوں کم سنجانڑاں خونخوار غیر شینہہ کوں
غم ہے تاں تیڈا غم ہے روندا ں تاں تیڈے نینہہ کوں
ہوس ہاں وس نی لگدا چک پینداں بھیہہ بھیں کوں

ہیا کم تے کار کائے نی

نصر اللہ یار کائے نی

نذرو ، سعید ، مستن ! حاتم گدا پر ستن !

مشتاق خوش منیر ہے ظفر ہی دراز دستن!
عبدالحمید جانی"!! کوتاہ خیال پستن
فیاض خان اعجاز! نادان حُب شکستن!

پتلی ہے تار کائے نی
نصر اللہ یار کائے نی

تقدیر دے تقاضے اللہ جو بے نیاز ہے
رتبہ بہی دراز ہے! کوئیں سرفراز ہے،
ہمسر نہ کوئی بشر ہے امت کوں جیندا ناز ہے
کہیں دی ہے ریس کیا اتھ رب جہیں کوں چا نواز ہے

جاہ عذر عار کا ئے نی!

نصر اللہ یار کائے نی

خضر ہے غیور غازی بیدار ترک تازی!

عوغا سکندری ہے شوکت دی خود نوازی

آمر امیر احمد بے سر ہے سرفرازی

خوش قسمت فیض عالم صادق صبح حجازی

اندھی اندھار کائے نی

نصر اللہ یار کائے نی

حیدر علی سخی دے پچھڑے آزاد رہندن

گذران شان والی! ہر وقت شاد رہندن!
بے شر ایمان والے مومن کوں یاد رہندن
سوہنی بجا بجا کے جوڑی سواد رہندن
کوئی غم ازار کائے نی
شکر اللہ بار کائے نی

گل ہن چمن ہے ملت ماہین ہوندی
سارے ستاریاں دی جے ہکا لائن ہوندی
دل نہ بے چین تھیندی کیا سوہنی رین ہوندی
نہ پھر گرنتھ ہوندی نہ اتھ راماین ہوندی

او یار غار کاے نی
نصر اللہ یار کاے نی

صدقے یتیم، جھنڈڑی! یاراں مصطفےٰ توں!
قربان دین ایماں کل کنبے مرتضےٰ توں!
اسلام کوں بقا ہے شہداے کربلا توں
عباس پاس تھی گیا جو حکم تھیا خدا توں
جگدا پیار کاے نی
نصر اللہ یار کاے نی

دنیا یتیم فانی! کئی روز میہمانی

لڈ گئے ولی پیامبر پاویس خاکوائی!

غالب ہے موت ہر تے ہک رب ہے غیر فانی!

باقی بقا نہ کائی سٹ شاہ گے راجدھانی

درہم دینار کائے نی

نصر اللہ یار کائے نی

(۵)

خراب نصیبہ ساڈا خان لڈ گے جتوئی والا مرد میدان لڈ گے
غریباں دا والی یتیماں دا وارث بیکس عاجزاں دا نگہبان لڈ گے
رئیس معظم نمازی تے حاجی جہادی او پکا مسلمان لڈ گے
وفادار قومی مددگار مومن مداحی نبی دا ثنا خوان لڈ گے
پریشان گل ہن تے مایوس غنچے! چمن دا او بلبل غزلخوان لڈ گے
ایاز آ گئے ہتھ حریفاں دے (یار دے) دل آہدی ہے محمود سلطان لڈ گے
تماشے محل من ونڈار شروع ہن او حشمت او شاہی او ذیشان لڈ گے
نذر کوں ہے محمدؐ یہ تقوے سبھے سکھ صفا ڈے کے ارمان لڈ گے

•

وصال نامہ

حضرت پیر سید محمد عالم شاہ شہید

(بقائن شریف)

•

بھرا کوں ڈیکھو بھرا مریندا کوہاڑی ہتھ یا قتل کریندا

کڈھیندا کھڈرے پیا ساہ سید مریندا پیئے بے گناہ سید!
خدا بنڑیندے گواہ سید ہے عرش کرسی پیا کنبیندہ

میں بے گناہ ہاں نہ مار کاکا! میں ڈیساں منگ توں ہزار کاکا
نہ کر ظلم دے ایہہ وار کاکا جے سدھ ہوندی نہ اتھ پیر پیندا

میں بخش ڈِیساں جاگیراں جاہیں ۔ نہ پیساں وَل پیر اِتھ کڈاہیں
ہتھیساں جھبٹ گانڈھ سیج صباحیں ۔ خدا دا ناں مَن ہاں ہتھ بدھیندا
توں آہدا ہانویں ہے میڈی شادی ۔ گھتیندا ہانویں قسم خدا دی
خبر نہ ہم تیڈے وَر وہ دَغادی ۔ جے لاش تُر گڑی دے وِچ لڑھیندا
اخیر ویلھے کرے پُکاراں ! ۔ آ بابا سائیاں ! سفر تیاراں
ڈے بخش اُمڑی توں تُری دھاراں ۔ کُئی میڈ کا کا ہنیں مَنیندا "
پیا رو کے سید بھراکوں آکھے ۔ او دیس پوُنر الھو دا پا کے
تو خون میڈیدی میندی لاکے ۔ رہیں ہمیشہ خوشیاں مَنیندا
توں تُر گڑی تی ہک احسان لانویں ۔ لہو جزیرے عرب پُچالویں

اماں میڈی کوں کٹ نہ لاویں　　گیا ہاں سید سلام ڈیندا!
یعقوبؑ موسیٰؑ جے جیندا ہوندا　　ڈے نور ہوندا او اینجھا روندا
نہ یوسفؑ عالم کوں ولقہ پوندا　　تے بن محبّا در قبر ملیندا
نہ وار ڈِتڑا النصیب کھوٹے!　　چالاتش رولی بھرا دے ترولے
نہ بال ڈُکھدے اوندھڑے جھوٹے!　　رہیا او ہر پاسے جھاتیاں پیندا
کہیں اینجھا جھولہ خزاں دا گھلیا　　سوار ساوی دا لڑھ کے جلیا!
شہید آبی پنگھوڑے جُھلیا　　بھرا کوں ترتراہا ڈیہدا ویندا
شہید سیدلے دستہ جھنڑ یا!　　نہ کئی بہانہ بچن دا بنڑیا!
ہیں ڈیہنہ کیتے ہا امڑی جنڑ یا!　　ہوا کوں ہتھ بدھ سنیہے ڈیندا

کچھوں مگر مچھ نہ نیڑے اَوُن ! تکارا اپنے کوں مُونہہ نہ لاوُن
تے بردے آہو کنڈھی لِکاوُن ڈِسا سیّد کیوں نوتی الیندا
پیا نور نبوی تجلّے مارے جنازے شامل تھئے پنجے چارے
بلال لبیک نعرے مارے ! حسن حسینؑ پیا مونڈھے ڈیندا !
او بالکا سیّد سلوناں ماھی نہ جیندی جگ تے مثال آھی !
پیا مونڈے یارِ عدم ڈو راہی بچی نہ جندڑی رہیا بچیندا !
یتیم نہ رو خُدا دی مرضی اوں بے مثل کبریا دی مرضی

بھرا پیا کُسدے بھرا دی مرضی
نہ مر گیاں کوں اے کوئی ولیندا

پیر و مرشد

خواجہ سردار عالم سیرانی

(صاحب السیر)

سردار عالم سجاد میاں ہن گُر دیاں شکلاں یاد میاں

بے وس نکلے فریاد میاں نہ مردا روگ اندر دا ہے

ہنیس ڈسدا دین یقین میڈا دل رہ ویندے غمگین میڈا

لڈ گیا "محمد دین" میڈا

پل ہک ہک سال گذردا ہے، "گرُ چو چا ہے سو کردا ہے"

ڈکھ ڈھیر ادل غم پیا گھتی گے، خواجہ منظور جدا گھتی گے

سُن ڈخبراں ہوش ہوا اُٹھی گئے جگ فنائی سیل سفر دا ہے

گر جو چاہے سو کردا ہے

نہ مُروا روگ اندر دا ہے

میاں برق علی پوری

میاں "ابراہیم" آہدن تخلص برق تاتاری

فقیراں نال حُب رکھدے غریباں نال ہس یاری

وڈا خلقا ندا خلقا ئیں دیار پاک دی زینت

وزارت بعد سرداری چھکیندا پے زمینداری

سردار اللہ داد خان

امیر جتوئی

جتوئی قوم دا سہرہ ، "محمد اللہ داد" آیا!
جگر بھڑدے اکھیں بھڑدیاں جداں جو خان یاد آیا
امیراں دا امیر آکھاں فقیراں دا فقیر آکھاں
جیندے سر تو لنگوی سایہ مزا بن گیا سواد آیا

●

بہ جناب

مولانا نور احمدؐ خان فریدی

••

تورے دِل کوں شوقے قدم نبی بھرنیدے

پچھوئیں دا زورے ٹھکیڑا ترڑیندے!

ہجر کھادی ونیدے بریون پیاسٹرنیدے

جنھوں سینداں دامن وچھوڑا پڑیندے

تمنا اکھیں کوں ڈیکھن نور دی ہے

پندھیڑے دی پڈ ہوں دور دی ہے:

•

به خدمت

مجیدؔ بھٹی جاویدؔ

(خیرپوری)

خیرپوری مجید جاوید بھٹی کئی روز پکو وچ بھٹیاندے
قائم دین فقیر حقیر وانگے پانڑی بھرو حسینی مٹیاندے
پا زلف حضورؐ دے نیل میاں عادی نہرو زنجیر تے گٹیاندے
قربانیاں بعد یتیم جھٹن پھٹ چاک تھئے ڈُتیس بھٹیاندے

---

۵ مجیب فقیر خیرپوری (ضلع مظفرگڑھ)

سردار غلام مصطفیٰ خان جتوئی

تمندار جتوئی

زمانہ جانڑدے اینکوں بھرانویں دا بھرا آہدن
سخی ہے قوم پرور ہے لموچڑ راہنما آہدن
تمندار ہے جتوئی قوم دا سردار وڈشانہ!
اینکوں مردِ خدا آہدن "غلام مصطفیٰ" آہدن!

سردار نذر محمد خان

(چیف جتوئی)

•

نذر سا گی ہے نصر اللہ ، نظر دا ہے نظر والا
نذر دی نظر دیلوچ سمجھو جذبہ پدر والا
ہے پگ سردار کوڑے خاں دی این خان دے سر تے
فخر ہے قوم اپنی دا ، ایہو والی شہر والا

•

ملکہ تَرنّم نور جہاںؑ

گُھل بادِ صبا خطّۂ لاہور دے پاسے!
ملکہ ترنم کوں آکھیں وقت خلاصے

احسان ہے ایں پاک ولایت اُتے تیڈا
اسلام دے گلزار دی بلبل کوں ثنا ہے

(۲)

ہن راز فتوحات تیڈے ناز دے اندر
ہن زور عقابی تیڈے پرواز دے اندر
جذباتی اثر ٹھیک ہے آواز دے اندر
ہے سوز وطن پاک تیڈے ساز دے اندر

ڈوڑھے

ب بغل قرآن تے دِل دوارے من مندراں متھے محراب ڈِسدے

ہتھ تسبیحاں لئے جنہوں گل پائے دلیں درُودہ تے صاحب کتاب ڈِسدے

وطن، قوم اسلام تے رکھ رُتبہ عشق اللہ دلوچ بیتاب ڈِسدے

رکھیں خوف یتیم انہاں بگلیاں دا جیہڑے وِچ سمندر حباب ڈِسدے

چادر پاک اسلام دی پا آپاڑ کفر دی دھوتی

کوڈی کفر دے بدلے نہ ڈے دین دے ہیرے موتی

نہ بُت پوج چڑھا نذرانے نہ من غیر منوتی!

شان یتیم قرآن وڈا ست خارج پترے پوتھی

●

کُفّار یہود نصاریٰ تھرکے احمدؐ دے لب چولن تے،
مہتاب خجل غلمان پری حیران ملک گھنڈ کھولن تے
خود ذات خدا دی عاشق تھئی تیں عرب شریف دے ڈھولن تے
تیکوں ادّل قم قم کر عرش سڈایا جیندے مُکھ مرگئے ہن گولن تے
سوجان کراں قربان یتیم دے ایں مٹھڑے خوش بولن تے

●

تیڈے آون تے گل لاون دے احسان تھیسن جڈاں مرو لیساں
تیکوں یاد کریسیں حبّ ساڈی ارمان تھیسن جڈاں مر ولیساں
تیڈے سکھڑیں ساہ میڈی لاش اُتے قربان تھیسن جڈاں مرلیساں
سن درد نکیر یتیم والے حیران تھیسن جڈاں مرولیساں

•

بے عملی دی ہاں بے سملی دی ہاں تیڈی ہک والا سامان تاں ہے
میں بھیڑی تیڈے لائق ہمی تیڈے راہیں ساہ قربان تاں ہے
تو محرم راز رقیباں دا امیڈی دل دے وچ ارمان تاں ہے
بدبخت یتیم کوں کون آکھے تیڈی جبدائیں وچ شان تاں ہے

•

تیں چن دی چاہ بے چین کیتا ، ڈوہی مثل چکور چکاوندی ہاں
سُنجے چیتے چرخ ہنڈا لڑیاں چاہ غم دچ غوطے کھاوندی ہاں
تیں چن دیاں گھر گھر چاندڑیاں ہک میں بدبخت ہٹاوندی ہاں
آدے آوے چا کر درول موڑ نہیں کیتی تیڈی یتیم سڈاوندی ہاں

●

ستر سال زلیخا رُنی یوسف دے راہ تک تے
تھی باندی ہک یار دے ناں دی پل نہ بیٹھی تھک تے
جوبن حسن جوانی لدھس سوز ہجر وچ پک تے
رکھ یقین یتیم الویں متاں بھوڑ پویں کہیں تے

●

الف اللہ دا بنڑ بنے اللہ تیڈا اللہ ہوندا ہوی اللہ والیاں دا
اللہ دلاں دے راز کوں جانڑدا ہی اللہ ہوندا نوی ہاں کالیاں دا
اکھ رکھ سُنجانڑ پچھانڑ والی پتہ رکھ توں مُلیاں کالیاں دا
رکھیں جب رسول یتیم قابو ہتھ اکھا نویں ترھاں تالیاں دا

سُنڑے نہ کوئی سُنڑاواں کیکوں، جو کانگ نکلے یا کوک نکلے

ہے ہوک ہِک دی ہمیشہ سادی جے ہک مِلے پیا چھُوک نکلے

نظرِ حسیناں دی تیر گولی کہیں زانگ نکلے کوئی شُوک نکلے!

غریب سائل دی دھاڑ دھاڑائے دَرد بے باہر دِل مُلوک نکلے

حُسن دی پھُوک جفا دی ہوکے قصے دے عِشق وفا ختم ہے

نصیب کھوٹے خدا دی مرضی نبھیندے پئے ہیں اساڈا کم ہے!

مِلاں یار دا میلہ مُشکل جے تائیں خاک نہ تھیسیں
او تائیں حُور نہ مِلسی! جے تائیں آپ ہلاک نہ تھیسیں
نور نہ سمجھیں جے تائیں مدفی او تائیں پاک نہ تھیسیں
پتھر وانگ یتیم تھی ہڈسیں جے تائیں کاک نہ تھیسیں

●

یا سرورِ دو عالم پیتے رہنما بھلیندِن
خِضری لباس اندر گمراہیاں ڈیندِن
بِن بِن بلال بانگے خانے خدا دے اندر
ابلیس دی صفائی علمائے دین ڈیندن

●

قربان تیڈی ذات توں قربان یا علی
یزدان دا تو شیر شاہ مردان یا علی
وَدھ وَدھ ولیاں توں تیڈے کرامات معجزے
ہِک ساعت ہویوں چا ہلی گھر مہمان یا علی

●

نخر بازاں دی خر خصلت اورکھ نہ جانن گھوڑے
ضدی پیسہ نہ لاویں سر بیٹے قضیہ توڑے
کرن لڑائی خاک بھلا جن سمجھن واجھلوڑے
وچ پکوڑے ڈڈھ پالن ڈر ویندے ڈیکھ مکوڑے

●

رکدیاں گالھیں ہنیں حق تسبیح دیاں
کرسیاں بے چین میزاں بجذیاں
زر پرستو دولتاں نی پجدیاں
باہجھ قربانی نہ جاناں بجدیاں

●

لالے جی دی کاوڑ لوں وَل وَل چھُٹدی دھوتی
سینہ پیش تے پیر پچھوہیں ڈھیہ ڈھیہ پیندی سوٹی
ڈولے دَٹ اُلارے تکیں کھاوڑے پیا کھڑکیندا
اکھیں سُرخ سفیدی غالب لٹکے آہے جوٹی

●

دشمن تے کیا دوڑ کرے جو اُٹھدیاں بہندیاں سہکے
کھڑکے پیٹ تے دھڑکے دِل سُن ٹرسی توپ دے دہکے
چھال تلوار تلے تھیا پیدا مرد مجاہد غازی
ٹھہکے سُن سُن بھجتی چاوے گل تازہ جوں ٹہکے

●

چُپ کیتی تصویر مثل خاموش کلام نہ قیلے کہیں ڈیلے
کئی تقصیر اساں وِچ پے گئی ٹکر یا غیر وکیلے کہیں ڈیلے
نیناں نینہہ نبھاون بدلیاں فکر کنوں رنگ پیلے کہیں ڈیلے
مرسوں در دِیتیم کو کیندے ویس ڈتا کے نیلے کہیں ڈیلے!

●

لوکاں آکھیا لیلیٰ کوں ہے مجنوں تیڈا گھالا
ہر شے کوں وِدا آہدے لیلیٰ ہے بے ہوش اُباہلا
کنڈھیاں نال کر یندے گالھیں پچھدے حال حوالا!
ہنک یتیم مٹھی لیلےٰ کوں داغ نہ لادے کالا

●

ہک ڈینہہ لکڑ ہارے نے وَنج ماریا وَنْ کوں ٹُکاّ
بُبر نہ ہئی اول کملے کوں، کھڑے مجنوں بر وِچ سُکاّ
بسم اللہ آواز آیا آئیں لیلےٰ جھگڑا مُکاّ
عشق یتیمؔ اینکوں آہدن ہیا ہر کوئی وِدّے چُکاّ

●

گالھیں مہر محبت والیاں آپ خدا سکھلیندے
دار اُتے منصور آکھیا کیوں سُولی لوک چڑھیندے
نہیں "انا الحق" ہیں آہدا میکوں یار کھڑا اکھویندے
ہن حیات یتیمؔ او ہے جیڑھے ہک دے کھتی مر ویندے

بھل گئے مکتب درس دُھروں جنہاں پڑھی گرنتھ گُردِی
تسبیح تروڑ ٹھکا گل جنہوں لوٹ کرن پربھو دی
مسجد چھوڑ دوارے وَڑ گئے لا تلک متھے حق ہو دی
مست یتیم رہن مندر وچ پی شراب لہو دی

یار بد حسینڈے کیچی پٹکا ہوک ہی ورنج کیچے
کیچ کنوں مخلوق بھنی کئی سسّن پٹکے دا پیچے
پیچ دا پیچ لگا کیچاں کوں پیچ سکھن سر دے پیچے
یار یتیم دا ہر توں اعلے ہیا سب دُنیا ہیچے!

اَٹکے نین نہ ہٹکے سُولی دے سَر لٹکے
اصُلوں نہ دَل پی کرن تو ڑے مَارسُو گھُٹ وَٹکے
بنت بنت لویں نیاز کرن گَل کپڑا پیریں پَٹکے
نَس گے کیچ یتیم پنّل بھنبھور سَسی کوں سُٹکے

کاہیں دے رنگ بکھرے پے گیے تَلڑے ڈُتَن کُماٹڑیں
شاید راجھو جھوک لڈا گے کوئی بد خواہ الاٹڑیں
بھانڑیاں دے ڈَر بھاہن ڈُتن غم ناک ہمَجھاہ نماٹڑیں
مُنجھیاں رنگ یتیم رُنیاں اد کٹیاں ڈُتے پلانہڑیں

●

ایڈوں بانگ ملی ایڈوں یار آیا کیڑھی ہووے قضا نماز یارو
ایڈوں قُم باذن اللہ غوغہ ایڈوں حُسن مسیح اعجاز یارو
ایڈوں جوش جمال جلیل قدر ایڈوں جلوے حق تو ناز یارو
ایڈوں وار یتیمؔ "انا الحق" ہے ایڈوں بچیا زلف دراز یارو

●

رُخ گورا خونی خال تیرا اکھ کالی کجلا قہر ڈِٹھا ہیں
ایڈوں زلف سیاہ لب لال تیڈے تھے شامل شام تے سحر ڈِٹھا ہیں
ایڈوں توں روویں ایڈوں ہیں رووّاں وِچ موج ہنجوں دے بحر ڈِٹھا ہیں
نہ ڈِیہدیاں نین یتیمؔ تھکن تھے وارث حاسد زہر ڈِٹھا ہیں

کیا ڈٹھی پروانہ کملا وَل وَل شمع ڈو آندیں
جلوے شمع دے سیک ڈٹھیں سڑ ئیک تصدق جاندیں
غرض نہیں بے رحم شمع کوں تیر کلیجے کھاندیں!
بدن یتیم کباب تھیا اجاں گا نوں یار دے گاندیں

"میں میں" نہ کر بندہ رب دا "میں" دے گل تے کاتی
"میں" سلطان سکندر مارے "میں" مارے مست ہاتھی
"میں" منصور کوں سُولی چاڑھیا "میں" وچ ملک مواتی
"میں" کوں مار یتیم شتابی "میں" ہئی دشمن ذاتی

●

تروڑ پیالہ رشوت والا لہو غریب نہ پیتا کر
نازک زخم ضرورت دا چھُری دے نال نہ سیتا کر
شرع شریف نہ منکر نہ بھی فعل فضول نہ کیتا کر
جے اشراف یتیم بنڑیں تاں گھر گھن غیر نہ نیتا کر

●

آیا ساونڑ سوہنی رت سیتی پیاں کنڑیاں جگر اُگاریاں تے
لائی لانڑے بھاگ سوہاگ لدھا کنڈے سہرے باون کھاریاں تے
جھڑ ہسے تے بجلی مُسکا دے بھی رحمت وسدیاں ساریاں تے
بدبخت یتیم دے بھاگ سڑیے ڈھی بجلی کرماں ماریاں تے

●

ہک بھٹی بستی ہوتاں دے ڈُوجھا اُہر مہینہ پھٹے

ریت نتی پھٹ چاک کرے ، تُے ویٹے سٹے ہر پھٹے

اُوہو حکیم علاج کرے جیڑھا زخم مریض کوں پھٹے

پھٹ یتیم نی چھٹّن والا پیا مفت طبیب نہ پھٹے

●

ت، تدبیر نہ آئی یتکوں تقدیر اُتے رنج رہندیں

رب ہتھ پیر سلامت ڈِتے مفت نکما تھیندیں

کر مزدوری کھٹ کُٹ چوری صدمے بُکھ دے سہندیں

ہڈ حرام یتیم تھیوں ہن نیت کنوں پیا لہندیں

●

موسم چیتر بہار دی آئی بوٹیاں دے پھُل کِنّے
ٹھڈیاں ہیلاں جھڑ برساتاں ساوے پیل پِنّے
لحظے وِچ گُل نکھڑ گیا اَتے بلبل دے پَر بھَنّے
لا امید یتیم نہ تھی دل ساوے تھیسن بَنّے

●

کیا جانڑاں شان سلاماں دا ریچھ رانجھس خرس بہاڑی
جے ہتھ جوڑ سلام کرد تاں بونگن گرکن بھاڑی
آں آں کرکے گوڑن گھوین چا نلّا مارِن تاڑی
ڈیکھ یتیم تماشہ رِچھ دا مار بکّہ گھت ناڑی

•

سُن طعنے لوکاں دے لیتی اکھیں تے رکھ چُنّی

ڈاڈھی رُنّی

مجنوں میڈا ہوں سیانے دید نہ کہیں دی پُنّی

ڈاڈھی رُنّی

کر منظور گدھا ہم سوہنے میں جہیں کالی کُنّی

ڈاڈھی رُنّی

منگ یتیم دُعائیں صدقوں سوز دیندا ہے کھُنّی

ڈاڈھی رُنّی !

●

مجنوں آن موکاݨ ݙتی اُتے لا گل ہوت کوں رُناں
آکھیس ہے ارمان وݙا نوی جھیندیاں یار ݙو پُناں
دشمن یار بھرا ہوندن جپا کھوٹ کیتا ہے اُنہاں
ہُݨ ہے آس یتیم نہ بھتی سݙ یار جھبندے راہ بھناں

●

ݙاڈھیاں نال اڑا کے ویداں بے وس دِل پرتائی
سیج سوہاگ دا لالچ کیتس نہ تھی لادیں ماݨی
چیڑھی نال رُلی شہبازاں تند رہی نہ تانی
غرق یتیم تھئے سَہ تارے ہک دریا لکھ گھاݨی

●

تھل وِچ پئی تڑپھندی سسّی خان پنل ڈو تانگھے

پیر پھلوہے چھلکن چھالے اوکھے راہ اڑانگھے

جان لباں تے تربہہ حشر دی چولی سوہا گھانگھے

ڈاہ یتیم ونجائے پیرے نہ ڈسدے ہئے لانگھے

●

آساہی کر لیکھا مجرم ہیں کھیواں یاتو کھتی

ڈیکھ ساکوں یاد وٹ متھڑے کر ہندی شکل پروکھتی

لوکاں کوں درشن تے ملدیں طاق ولا پٹ چوکھتی

روز یتیم کوں ساڑے ڈیندیں پوکھتی تے رکھ پوکھتی

●

اُکھ پھڑکے رُوح ہُڑکے لُڑکے خواہ سانوں پیا گھُڑکے

رہن شالا پھٹ ساوِ حُب دے کوئی نہ دارُوں ہُڑکے

ہُڑکے یا نہ ہُڑکے دارُوں ہکواری سائیں مُڑکے

ساڑ یتیم حجاب ہجر دے پاڑ گھتیاں بُرقعے،

●

چناں باجھ نہ چاندنی تاریاں باجھ نہ رات

سجناں باجھ نہ شادیاں باجھ نہ گھوٹ برات

پُتراں باجھ اندھاریاں جھڑ بن نہ برسات

عِشق جنہاں کوں رد لیا پُچھ نہ ذات صفات

●

وَنگو وَنگ دِیاں ڈاڑھیاں ڈاڑھیاں بانو بان
ڈاڑھی پاک رسُولؐ دی، ڈاڑھی شاہ مرداںؓ
سِکھ وی ڈاڑھی سانبھ دے رکھدے نہیں ایمان
بِن حُب مدنیؐ پاک دے ڈاڑھی ہے نقصان

●

بگلے کرن عبادتاں رہن کندھی دریا!
سارا تکا ہک پیر تے منگدے رہن دُعا
ربّا! مچھّی بھیج کئی سا ڈا رزق پُچا
ایہہ وَت کہیں نماز ہے، مکر، فریب، ریا

●

حُب سینے صندوق دے اندر جوڑ رکھی ہم گوجھی

راز محبت فاش تھیا اسمان تے پھر دن سوجھی

ہجر دالی پے پیش گئی کئی ڈینہ رو ہیلی روجھی

سمجھ یتیم سوہاگ بناں ساکوں ہُور وی ڈسدی ہے گوجھی

●

بڑی بلا ہے جاہل بندا

جاہل آدم رچھ توں گندا

نہ ہے علم اللہ دا سوہاں

اندھے کوں کجھ نظر نی اندا

•

عرفی فکر مخالف نہ کر رازق ہر تو اُو دیتے
رزق فقیراں کم نہ تھیندا لکھ بھونکن پے کُتے
حُب رکھ پاک محمدؐ قابو حاسد کوں لا جُتے
جاگ یتیمؔ سوہاگ لگی او گذر گئے جو سُتے

•

جداں درِ حسینؓ دے یاد آندن دل ہل ویندن ہاں لگ ویندن
ہک فاقہ تے پیاتس غالب ارمان کنوں ساہ سک ویندن
بے فیض بری دریاواں توں لب پاک تے خالی ہک ویندن
تک شان یتیمؔ حسینؓ والا رو وہ پھٹ ویندن ون جھک ویندن

●

نہ کر مُلّاں وعظ نصیحت، عشق وڈا بہزورے
والی عشق ولایت جیدا، عشق دی منزل ہورے
عشق نماز تے عشقے روزہ، عشقدی دُکھری لوڑے!
عشق یتیم پڑھیندا ایہاسی، عشق پچھیندا توڑے

●

بعد وفات کسی دے یارو آ عاشق قبر تے کھڑدا
واہ کسی میکوں رل گیوئی کھڑا رو رو فاتحہ پڑھدا
نال اکھیں دے ڈیکھن ہا میڈا آپ کرنگھہ اُجڑدا
سوز یتیم جُدائی وِچ مر دلیاں سڑدا سڑدا

●

دُس نہ بدلا بے وقتا تیڈی گاج کنوں ہاں پھڑ کے
بجلی دے لسکار کنوں جی کنبے جیڑا اتھڑ کے
قسمت سیتی یکیاں کنڑ کاں ڈے نہ جھنڑ کاں دڑ کے
رحمت منگ یتیم ربوں اے دور جھتوں دل کڑ کے

●

ڈیکھ شمع دی سرخی کوں کہیں عاشق ماریا طعنہ
ناحق خون کیتی دنیا تے دید والا دیوانہ
واہ شمع تیڈی بے انصافی مار گھیتو پروانہ
رہسی روز یتیم حشر تیں درد بھریا افسانہ

●

شمع غریب جواب ڈِتّا ایہہ سمجھ دا یار قصور ے
جیں تَن لگڑی سو تن جانڑے کیا جانڑے جو دورے
ییں کیا چیز نِکاری شمع ہِیا شعلہ نُورے
مُرے یتیمؔ دوئی نہ جے تیئیں میلا نا منظورے

●

باغ حسن سرسبز رہی کیوں ماری قاتل کانی
باغ تیڈے دا بُلبُل ہَم نہ ہُم طوطا نقصانی
ہے خوشبو پھلاں تے عاشق بھنور غریب روحانی
مرے یتیمؔ تاں گھولیا جا ہک مانڑے یار جوانی

●

دُر تیڈے کوں چھوڑ نہ ولسیاں مَر ولسیاں کھپ کھپ تے

کُتیاں کوں ہتھ نال کھواویں ماس میڈا کپ کپ تے

دل وَل ڈھسی قدماں وِلوچ بدن میڈا ٹپ ٹپ تے

مَراں یتیم تیڈے راہیں وِنج پیر پووے کہیں سپ تے

●

یارب نصیب شہادت کر اسلام دے راہ تے ساہ نکلے

بے دین لعین تے غالب رکھ چا بھار جگر میڈی بھاہ نکلے

خوش تھی مدنی منظور کرے حوراں دے موہوں واہ واہ نکلے

دل عید یتیم کوں تھکدی ہے قربان تھیوے آہ نکلے

●

لڑ پیا زور لڑا کا لڑکا ، نال اُساڈے لڑ کے
گھڑی گھڑی گھنڑیال سُناوے کوڑ نُویں گھڑ گھڑ کے
پھڑک پوّوے پھڑ کاوے پھڑ کے باہنہ مروڑی پھڑ کے
کھڑ کے روز پٹائے کھڑ کے پتّر حیاتی کھڑ کے
اُڑی ہوئی جند نکل نہ ویندی اُڑی کرے اڑ اُڑ کے
اُڑ کے ہجر حرامی ہڈیاں ہار گیئم اڑ اڑ کے
جگر یتیم ہنیں او ساڈے ساہ کڈھن جھل دُڑ کے

●

پنچھی مسافر اُڈ گیا ● آہو ہوا تھی کدّ گیا
اُکھ رو رو ڈُتّا ہاں ہڈ گیا کنڈا کلیجے پُڈ گیا
داروں نہ تھیا کاری نہ تھئی
یاروں کنوں یاری نہ تھئی

مِٹھڑا نام ہے پنّل میڈے دا مِٹھڑا شہد نباتوں
گلہ کرے زبان کسی دی ساڑ گھتاں کڈھ واتوں
باندی ذات بلوچاں دی میڈا صوبہ ذات صفاتوں
بے ادبی ہے گھر دھوبن جے آکھاں قبلہ آتوں
ہٹک یتیم نہ مرساں میں کہیں صورت پچھ دے راہ توں

درد جداں بݨ بے حد ویندن داروں لگدن دم کوں!
ڈیندے درد پیاریاں کوں رب درد ڈتے آدمؑ کوں
درد ڈٹھے یعقوبؑ نبی جیں عیر نہ سمجھا غم کوں
درد اندی سُدھ ازل کنوں ہئی سیّد عرب عجم کوں
درد یتیم حسینؑ کوں ملئے یا خاتونؑ اعظم کوں

دردان آن دھمال گھتی پے در تے چنیّاں چھڑ دے زوری لڑ دے
بازوں بھن بھن بازیاں ڈیون بغل مروڑ دے لہر ڈے زوری لڑ دے
جیں پاسے موہنہ پھیر نساں رکھ ویراگوں آ گھڑ دے زوری لڑ دے
درد یتیم دوا گھتی لگن درد اساڈی دھڑ دے زوری لڑ دے

"چھپڑی دا گھر"

میڈا وطن ! ، پیارا وطن !

••

قصہ نذر ہے مختصر، دریا دی بھر، ہا "بوٹا" سر
ہک سرتے ہا چھپڑی دا گھر گھر بے پناہ ننگا مگر

میڈا وطن، پیارا وطن

دریا دی سیڑھ آئی زور کر سانوں ہینے دی لہر
بوٹے کوں سٹیا ہر دے بھر چھولی توں چھولی پیا بھنور
خونی چکر تحت الثرٰی کڈیں بڈو نچے کڈیں آوے تر
دریاندا ویلاں شور شر نہ جانڑدی ترا
مشت پر زمرد جیہے بچھو مندے تے وکھاں اُگھے نہ

میڈا وطن پیارا وطن

چیڑے شکستے دی صدا آ اڈ کے آہندڈی بچا
بے چار کجھ ڈیسی خدا ککھاں دا گھنسوں گھر بنا

جنگل نہ خالی از خطر ڈینہہ رات خطرہ بیشتر
بازاں دے جھٹ شِکرے لغر تاڑن تلوں نیلے نہر
دجلی دا ڈکھ وامینہہ دا ڈر ہتھ با دعا اللہ دے دَر

میڈا وطن پیارا وطن

ہِک سَرتوں اُڈے سرا اُتے کرناز ناقص پَر اُتے
دریا بڑی دی بحر اُتے خوش مست خنگل بر اُتے
قربان اپنے نر اُتے لجپال ور شوہر اُتے
اپنے شہنشاہ وَر اُتے سائیں اُتے سَرور اُتے
صدقے وِنجے سُندر اُتے راضی رضا پرور اُتے

ڈو کے الالی راز آشنا اُہدے ہنیں اینکوں وفا
رو نہ ڈ ڈا آ دیں تاں آ غرقابیاں زل کے بنجا
کشمیر دی تمثیل کیا جنت کنوں ہے گھر سوا

میڈا وطن پیارا وطن

چیڑی دی چوں چوں چشم تر کندھی نہ آوس کئی نظر
آپھڑ تے غش آبی سفر ٹوہلی تے شل تھئی بےبصر
نظرے نہ وَر اوتاں حور وچ آنڑ بے ہن ڈُو پہر
بُڈڑے وچن لخت جگر لختِ جگر نورِ نظر
نورِ نظر میڈے پسر میڈا وطن پیارا وطن

پُٹ وات وِیڑھ سبھار آئے   باغوں پلیتر تے اُدرسے
مُلیاں تے گوجاں ڈُنڈ بلاتے   چیتر وڑ بگ لُم ڈھینگ ہٹے
پُٹ وات ہنیں پر ہلاتے   ہلیں کُرل نیزے ڈُسائے
جُلماں لوانگاں ساہ سکائے   ڈُنبھرے لیتے چیترے مُونہہ ڈُھٹے
کُمیاں کچھوں کچھ تر ہیے   میڈا وطن پیارا وطن

رَبّ دو عالم مَن وَہائی   حاجت روا حاجت روائی
مشکل کُشا مشکل کشائی   کرنی ہے تاہیں کیوں دیر لائی
حضرت حسینا! آمد   تیڈے سوا بلی دا۔ نہ کئی

جیکر گھتیندی مار وائی   ہے ہے نہ تھیندی اج نبھتی
تندی بحر جوں جوں سوائی   میڈا وطن پیارا وطن

غل آسمان کوں کٹ گیا   نقشہ تمام پلٹ گیا
بھنڈے دی صورت ہو گیا   ڈو حصے دریا بٹ گیا
رخ زود بحر الٹ گیا   کجھ ہٹ گیا کجھ گھٹ گیا
بوٹا باساحل اوٹ گیا   تھیا بنا سٹ مٹ گیا
چھٹ عاشقاں دا چھٹ گیا   میڈا وطن پیارا وطن
تقوی کیتا جیں رب اتے ، غالب بلائیں سب اتے

سرائیکی زبان کی یکی ہزار سالہ

شعری و ادبی

کاوشوں کا تفصیلی و تحقیقی تعارف

سرائیکی زبان و ادب

از خامہ

محقق بے بدل مورخ بے مثل ماہر لسانیات صوفی عبدالمجید ناز فریدی

(شارح دیوان فریدؒ)

ایک مدت سے سرائیکی زبان کے شیدائیوں کو ایک ایسی محققانہ کتاب کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی جو سرائیکی زبان کے آغاز، نشوونما، بناوٹ، گرامر اور شعری و نثری ادب پر سیر حاصل معلومات فراہم کرے

الحمد للہ کہ

سرائیکی اکیڈیمی ملتان کی گذارش پر جناب ناز فریدی نے اس کام کا بیڑا اُٹھایا اور اب انکی یہ شاہکار تصنیف تکمیل کے مراحل سے گذر کر طباعت کے مراحل میں آگئی ہے اور عنقریب شائقین کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

جتوئی بلوچوں کا ایک بہادر، غیور اور باعلم قبیلہ ہے اور

نواب سردار کوڑیخاں اس قبیلے کے گل سرسبد تھے

سردار کوڑے خانؒ

اور

تاریخِ قومِ جتوئی!

ترتیب و تدوین

امیر البیان میر حسان الحیدری خان چانڈیو

نواب کوڑے خان جتوئی مرحوم ایک محسنِ قوم معمارِ ملت اور مخیر سردار تھے جنہوں نے قوم کے نادار بچوں کی تعلیم اور ملی بہبود کیخاطر تقریباً پندرہ ہزار ایکڑ اراضی وقف کی تھی، نواب مرحوم کئی دینی مدارس کے بانی تھے، اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ اور خواجہ غلام فریدؒ کے حلقہ بگوش بھی، وہ سرائیکی زبان کے قادر الکلام اور صاحبِ طرز شاعر بھی تھے، سرائیکی کے نامور محقق امیر البیان نے کلام کو چند قدیم نایاب نسخوں کی مدد سے مرتب فرما کر مدون کیا ہے اور اس پر ایک بسیط و بصیرت افروز مقدمہ بھی لکھا ہے یہ نایاب دیوان اور قوم جتوئی کی مکمل و مفصل تاریخ زیرِ طباعت ہے جو عنقریب بازار میں آجائے گی:۔

ہمدرد پریس بنز منڈی روڈ نزد چوک شہیداں ملتان